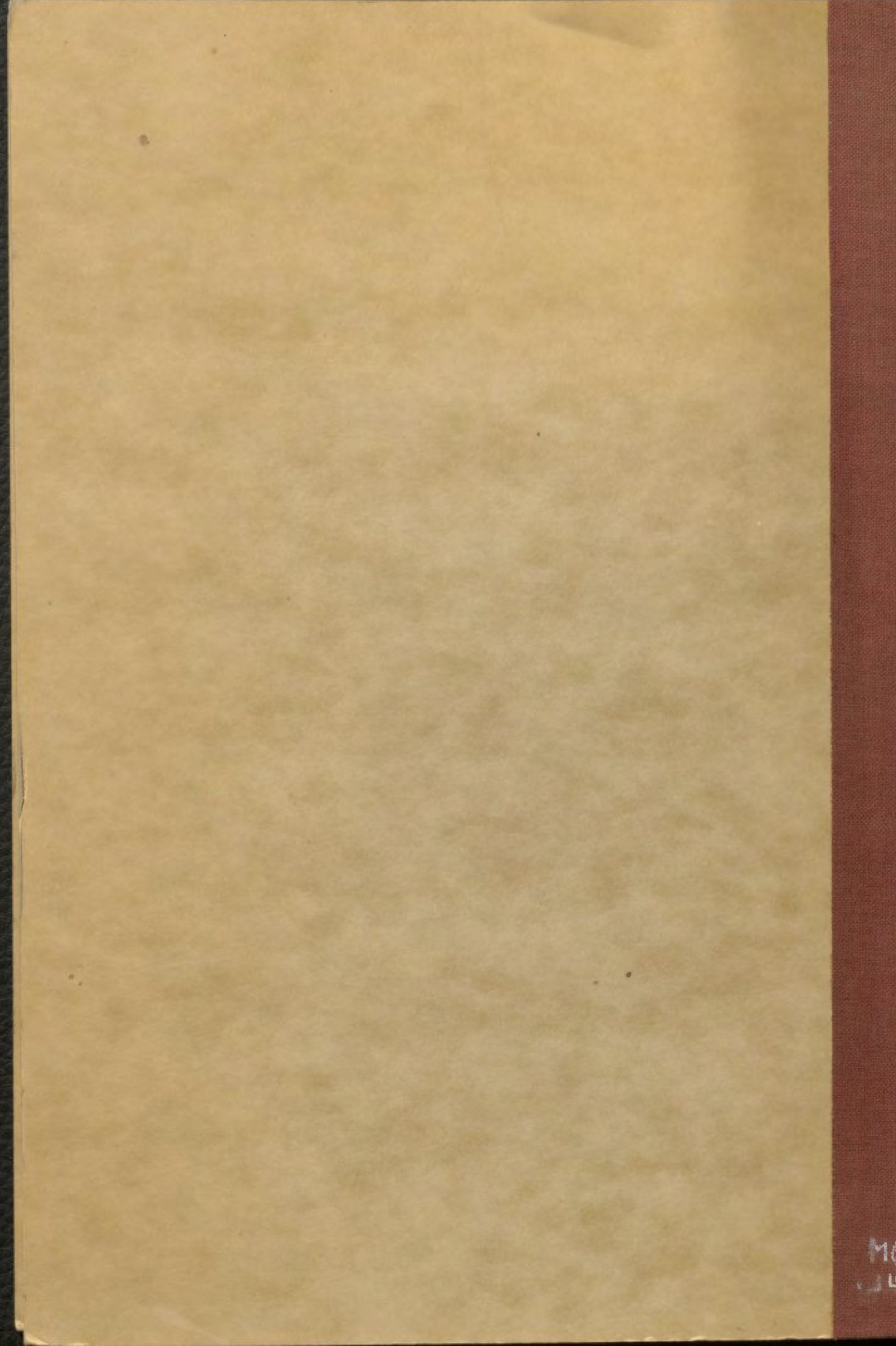



McGill University Libraries
3 101 841 662 $

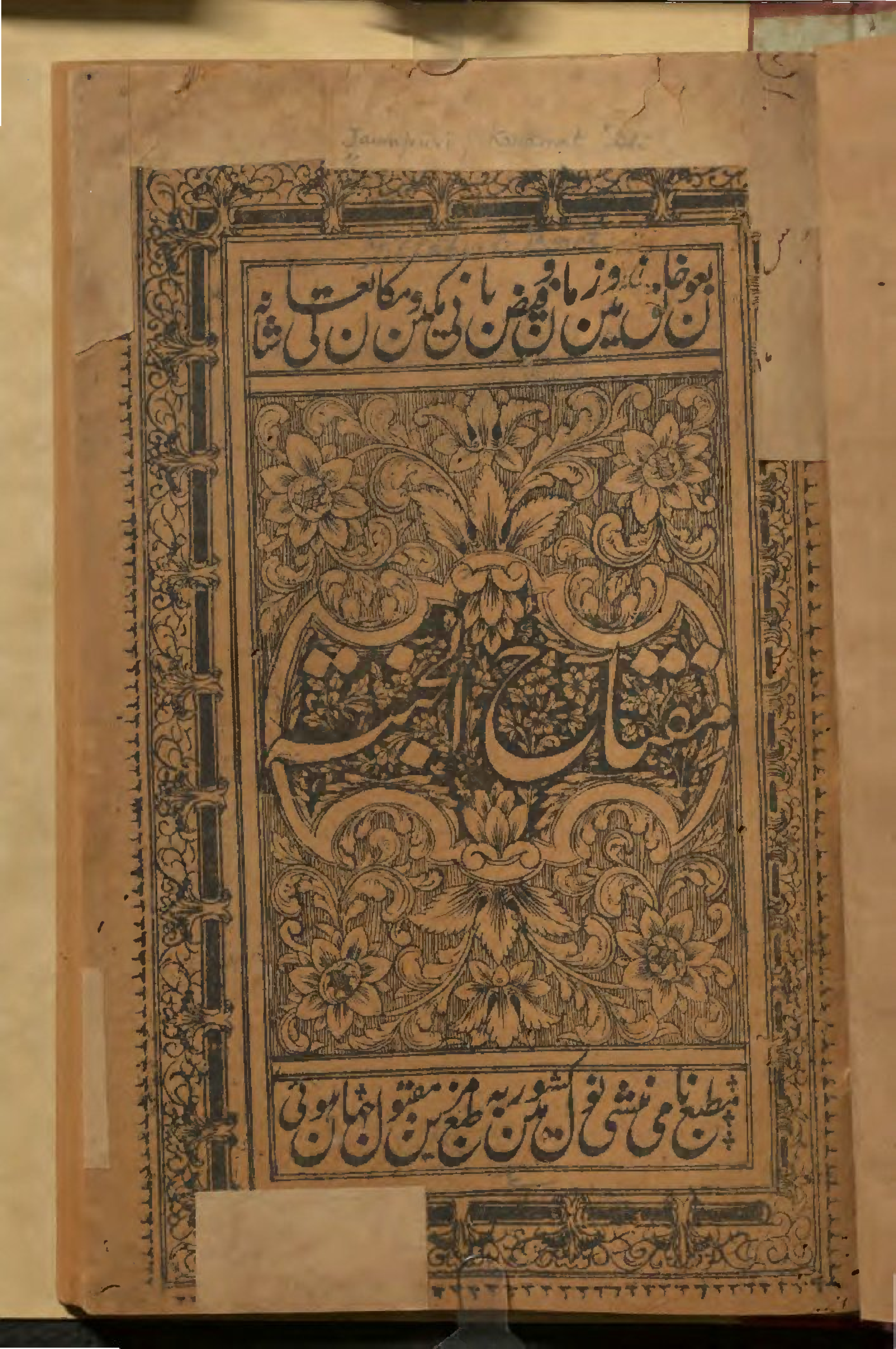





Bro-Dart
of Canada, Ltd.
6 Edmondson St.,
Brantford, Ontario
made in Canada

مفتاح الجنة


raries
$



بعون خالق زمین و زمان فیض بانی مکین و مکان طبع ثانیہ
مفتاح الجنت
مطبع نامی منشی نولکشور میں بزیور طبع سے مقبول انام ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کے واسطے ہے اور وہی ہے حمد اور ثنا کے لائق جو تمام عالم کا پالنے والا ہے
اور وہ بڑا مہربان ہے اور نہایت مہربانی کرنیوالا اور اپنے مسلمان بندونکو جو اوسکے عذاب سے
ڈرتے ہین اور اوسکے حکم کے موافق کام کرتے اور اوسکے فرمانے کو برحق جانتے بہشت مین لیجاونگا
اور اونکو وہان ایسی نعمتین بخشیگا کہ جسکا بیان کرنا نہایت مشکل ہے غرض یہ کہ وہ نہایت خوش رہینگے
اللہ سے اور اللہ اونسے راضی رہیگا اور وہ جو وہان چاہینگے اونکو وہان سب کچھ ملیگا مگر اوسمین سے
تھوڑا سا مسلمانون کی خوشی کیواسطے ہم بیان کرتے ہین اور وہ یہ ہے کہ مسلمانون کیواسطے
بہشت مین خاصے باغ ہین اور خاصی نہرین جسکے پانی مین طرح طرح کی خوشبو آتی ہے اونکے باغونکے
درختونکے تلے سے اور اونکے محلون کے نیچے سے بہی جاتی ہین اور میوے اون باغونکے
نہایت لذیذ ہین ہر رنگ کے مزے اور خوشبو کے ہین اور اونکے آرام کیواسطے وہان خاصے تخت
ہین جنمین جواہر جڑے ہین اور اونکے لباس وہان ہرے ہرے ستھرے ریشم کے

ہونگے اسواسطے کہ جتنے بہشتی مرد اور عورتین ہونگی وہ سب گورے گورے جوان جوان خوبصورت
خوبصورت یہان تک کہ عورتین سولہ برس کی اور مرد تینتیس برس کے ہوکر اوٹھینگے اگرچہ دنیا مین
بڈہی عورت یا کنواری لڑکی یا بڈہے مرد اور کالے اور بدصورت بہی ہونگے اور گورے بدن سبز رنگ
نہایت زیب دیتا ہے اور زیور سونے اور چاندی کے اوسپر پہنینگی اور عورتین اپنے مردونکے ساتھ
اور مرد اپنی عورتونکے ساتھ خوشیان کرینگے اور اگر لڑکی کنواری مری ہوگی اور بہشت مین جاویگی تو اللہ تعالے
اوسکا بہی کسی بہشتی مرد سے نکاح کردیگا اسطرح بے عورت کے مرد کو جورو بہی ملے گی اور مردونکے واسطے
سوا اپنی عورتون کے اور بہی عورتین سنہری کشادہ چشمین نیچی نگاہ والی اپنے مردونکی عاشق اور
اونکو کبہی نہ کسی جن نے چہوا نہ کسی آدمی نے جیسا کہ لعل اور موتی ہوتا ہے اس نزاکت کے ساتھ اللہ تعالے نے
اونکو وہان خیمون مین نگاہ رکہا ہے اور میوے بہشت کے ایسے ہین کہ کہانیوالا اگر لیٹا یا بیٹہا یا
کہڑا ہووے اور چاہے کہ ہم وہ کہاوین میوے کا درخت سر جہکادے وہ فراغت سے کہا لیوے اور
خدمتگار بہشتیونکے لڑکے ہونگے سونیکے بالے کانون مین پہنے ہونگے اور اگر تو اونکو دیکہے تو سمجہے کہ یہ
موتی ہین چہان کیے ہووے کو کہ اسوقت سیپ سے نکلے ہین اور کسی نے ابہی تک چہوا بہی نہین ہے
لیے اوٹہے کوزے اور آبخورے اور پیالے شراب پاک اور میٹہے پانی سے بہر کے لیے پہرینگے اپنے مالکون
کے پاس اور اونکو اوس شراب کے پینے سے سر درد نہووے اور نہ بیہوش اور بے عقل ہوئین اور وہی
لڑکے خدمتگار میوے لیے پہرینگے جو جو میوے کہ اون بہشتی لوگونکو پسند آوینگے اور جس جس میوے پر خواہش
کرینگے اور مرغونکے گوشت جو نہایت نرم ہوتے ہین جس قسم کا چاہینگے خواہ کباب خواہ شوربا اور وہ
خدمتگار اونکے پاس حاضر کرینگے اور پانی مین بہشت کے خوشبو کافور کی ہے اور بعضے مین سونٹہ کی اور
بعضے مین مشک کی اور دودہ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹہا اور اونکے پاس آوینگے پیالے
شیشے چاندی کے اور پیالیان چہوٹی چاندی کی اونکے پیاس کے موافق نہ تو پانی کم ہو نہ زیادہ [illegible]

کی احتیاج ہووے ہر رستہ کہ پھیرنا پڑے اور وہ چاندی ایسی صاف ہے کہ مثال شیشے کے
اندر کی چیز باہر سے نظر پڑے غرض اس ناز و نعمت کے ساتھ بہشت مین تکیہ لگائے تختون پر بیٹھے رہینگے
اور آرام کرتے اور بہشت مین نہ تو گرمی ہووے اور نہ جاڑا وہان ہوا ایسی خاصی دل بہاتی اور
روشنی آفتاب سے بڑھ کے ہوگی اور گرمی ندارد اور اللہ تعالے کا دیدار بہشتیونکو نصیب ہوگا
سب نعمتون سے افضل اوسکی خوشی دیکھنے ہی سے معلوم ہوگی انشاء اللہ تعالے اور اللہ تعالے
اپنے کافر بندونکو خوب بھکے ہوتے ہین اور اوسکے حکم سے مونہہ موڑتے ہین اور کلمہ شہادت کا زبان پر
نہین لاتے اور نمازونکو ادا نہین کرتے اور زکوٰۃ نہین دیتے اور جن پر حج فرض ہے حج ادا نہین کرتے
اور روزہ رمضان کا نہین رکھتے اور جو حکم اللہ تعالے کے ہین اوس سے باہر رہتے اور گناہون مین
گھسے رہتے دوزخ مین ڈالے گا ایسی دوزخ کہ اونکے بدنکے چمڑے کو گلا ڈالیگی پر جان نہ نکلے گی اور
دوزخ کا عذاب بھی قابل بیان کے نہین ہے غرض یہ کہ عذاب پر عذاب اور مار پر مار پڑیگی مگر تھوڑا سا
اوسکا بھی بیان کرتے ہین جسمین کہ لوگ کان سے روئی غفلت کی باہر نکالین اور چوکنّے ہو جاوین سو دوزخ
کا احوال یہ ہے کہ دوزخ پر اللہ تعالے نے اونیس ۱۹ فرشتے متعین کیے ہین اور اونمین سے ایک کا نام
مالک ہے وہ سردار ہے اٹھارہ ۱۸ فرشتونکے ساتھ بیٹھا ہے وہ فرشتے اسقدر بڑے ہین کہ اونکے
ایک کندھے سے دوسرے کندھے تک برس دنکی راہ ہے اور اونکے منہ سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے
اور اونمین کا ایک فرشتہ چاہے تو ایک ہاتھ سے ستر ہزار کافر کو دوزخ مین جسطرف چاہے پھینک دیوے
اور تمام آدمی اونمین سے ایک فرشتے کی دیکھنے کی طاقت نہ رکھینگے اونکے برابری یا لڑائی یا زور کا
تو کیا ذکر ہے اور وہ سب فرشتے جو دوزخ کے نگہبان ہین اونکی بات بہت کڑی ہے اور کام اونکا نہایت
سخت نہ تو اونسے دوزخیونکو قوت سے لڑائی کی اور نہ اونکی مار سے مجال ہے بھاگنے کی اور نہ وہ سب رشوت
لیوینگے کہ کچھ نرمی کرین یا اللہ کا حکم ٹالین اونکو جو اللہ تعالے نے فرمایا ہے وہی کیا کرتے ہین اور کافرونکو

ہاتھ پکڑکے ستر ستر گز کی زنجیروں مین کستے اور اونکا ہاتہونکو گردنون پر باندہتے ہین اور دہکتی آگ مین جہوک دیتے
ہین اور اوس روز اونکا کوئی وہان حمایتی نہووے گا کہ اونکی حمایت کرے اور عذاب نکرنے دے اور اپنے
طور پر باندہین گے اور جلاوین گے اور جس طرح باوینگے مارینگے کسی سے کچہ بن نآویگی اور دوزخیونکو
وہان کچہ کہانا نہ ملیگا مگر پیپ جو دوزخیونکے بدن سے بہتی ہے یا سینڈہ کہانیکو پاوینگے تب اوسی سے
شکم بہرینگے مارے بہوک کی اللہ تعالے دوزخ مین اونپر بہوک کا عذاب بہی مقرر کریگا کہ مارے بہوک کے
سینڈہ کہا جاوینگی اور اوسکے اوپر گرم پانی پیوینگے ایسا گرم پانی کہ اوسکی بہاپ سے مونہہ کا گوشت پگہلکے
مین گلگر گرپڑے گا اور اللہ تعالے اونپر ایسا عذاب پیاس کا غالب کریگا کہ جسوقت وہی گرم پانی اونکو
دکہلاوینگے مارے پیاس کے بہت سا پی جاوینگے اور پیاس نجاویگی جسطرح بالو کی زمین پر کہ پانی پڑتا ہے اور سوکہ
جاتا ہے اوسیطرح جیسے پانی گرم بہت سا پیوینگے مگر پیاس نجاویگی سو یہ تو تہوڑی سی بات ہے اس سے
بہی بڑہ کے دوزخ کا عذاب ہے جہانکا کہانا پیپ اور سینڈہ ہے اور پینا گرم پانی اور سایہ چاہین
آگ کے پہاڑ کا یا سیاہ رنگ کی دہوین کا جو نہایت گرم ہے نہ اوس سایہ مین ٹہنڈک ہی اور نہ آرام او
اگر ہوا چاہین تو گرم ہوا ہی جسکی گرمی ناک مین گہس جاوے اور دماغ کو بہسم کرڈالے اور اگر آگ سے پناہ مانگین تو
پانی مین ڈالے جاوین جو تمام بدنکو گلاڈالے سو ایسے مکان کے عذابکی بیان کہان ہوسکتا ہی اسیطرح جیسے عذاب پر
عذاب اور رنج پر رنج ہے اب آدمیونکو مناسب ہے کہ جس اللہ نے بہشت مسلمانونکے واسطے بنایا ہی اور
دوزخ کافرونکے واسطے سو اوس اللہ پر ایمان لاوین اور اوسکا حکم بجا لاوین اور اوسکی حمد کرین آب اللہ تعالے
کی حمد کے بعد فقیر گنہگار درود اور سلام بہیجتا ہی اوسکے رسول مقبول پر جو بخشانیوالے امت کی ہین اور رہ
والے اچہی راہ کی اور امت پر مہربان جان اور دل سے اور پیدا ہوا سبکے پہلے اور اونکا آنا دنیا مین
ہوا سب نبیوں کے بعد ظہور اونکا اور اونکے بعد کوئی نبی نہوگا اونہین کا دین قیامت تک جاری رہیگا
اور اونکی چاریار پر درود و سلام جو حضرت ابوبکر صدیق رض اور حضرت عمر رض خطاب اور حضرت عثمان رض ذوی النورین

اور حضرت علی رضی بن ابی طالب ہیں رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین کہ سب چاروں صاحب سوای حکم اللہ اور
رسول صلعم کے کچھ نہیں کرتے تھی اور ہمیشہ دین محمدی کو جاری کرتے اور جان اور مال سے دین پر فدا رہتی اور
اونکی اولاد پاک پر جو حضرت امام حسن رضی اور امام حسین رضی اللہ تعالی عنہما اور ان صاحبزادونکی والدہ
جو لڑکی ہیں محمد رسول اللہ صلوات اللہ علیہ کی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا اور حضرت کی دو چچا
بزرگ پر حضرت حمزہ اور حضرت عباس ہیں رضی اللہ تعالی عنہما اور حضرت کی سب اصحاب پر رضوان اللہ
تعالی علیہم اجمعین اب بعد اسکے بیان کرتا ہے فقیر گنہگار اپنے گناہوں سے شرمسار اور اللہ کی رحمت اور
پیغمبر کی شفاعت کا امیدوار خاکسار علی متقی جونپوری مشہور کرامت علی اللہ بخشے اوسکی گناہونکو جو اوسنے کیے ہوں
اور توفیق دے توبہ کی اور اب گناہ نہ کرینگے اور خوش رہے اللہ تعالی اوسکے والدین اور اوسکے اوستادوں سے
جنھونکے سبب سے دین کا علم آیا اور اوسکے پیر سے جو نائب رسول رب العالمین کے اور دین محمدی کی گھر کے
چراغ روشن ہیں حضرت سید احمد جسکے چہرے کی روشنی سے کفر کی تاریکی ایسی بھاگتی ہے جیسے کہ صبح ہونے سے
رات اور اونکی زیارت سے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے کہ بیت جہاڑے سے درخت نکے تیے اور نگاہ پاک
اوس ولی پاک کی دل کی میل چھڑا دینے کے واسطے صابون کا خواص رکھتی ہے اور شغل تعلیم کرنا اوس
شیر عبادت کی میدان کا دل کے مورچے چھڑانے کے واسطے صیقل ہے حق ہے اوس سے بہت کرہ سکے
کہیں زیادہ حضرت کا رتبہ ہے اور سچ تو یہ ہے کہ ہمکو بھلا اوس عارف ربانی کے درجے اور مرتبے پہچاننے
کی عقل اور معرفت کرنیکی طاقت کہاں اور خوش رہے اللہ اوسکے سب مریدوں سے اور سب مسلمان مردوں
اور عورتوں سے اور سبھوں پر رحمت کرے اور گناہ بخشے آمین یا رب العالمین اور وہ بیان یہ ہے
کہ جب اس فقیر علی جنے جمعہ کی نماز پڑھائی اور اپنی طاقت کے موافق معنی قرآن شریف اور حدیث کے
بیان کرنے شروع کیے تب اللہ تعالی کے کلام کے اثر سے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حکم کی
برکت سے بہت سے مسلمان دین پر مضبوط ہوے اور اذان اور نماز فوت ہوتی لگی اور مسلمانوں کی عورتیں

بہی بہت سی اللہ کی ہدایت سے نماز پڑہنے لگین تب اس فقیر عاصی نے چاہا کہ ایک رسالہ چہوٹا سا
جسمین مسئلے ضروری روزے نماز کے سب ہووین زبان ہندی مین جو آسانی سی عورتوں اور مردون
کی سمجہہ مین آوین لکہنا چاہیئے اور اس بات کو موجب بہتری اپنی کا اور پڑہنے والونکا سمجہہ کے اس رسالے
کی تئین معتبر کتابونسے جسطرح شرح وقایہ اور فتاوی محیط اور ہدایہ اور فتاوی مختصر شافی اور مختصر قدوری
اور کنز اور شرع اور اونکی غیرہ سے خوب تحقیق کرکے ان کتابون مین سے نکالکے اس رسالے مین لکہا ہے
اور اس رسالی کو نہایت ہندی سیدہی زبان مین جو عورت مرد کی سمجہہ مین آوے بیان کیا اور کچہ فقیر کو غرض
ریختہ اور رنگینی سے نہین ہے اور نہ فقیر شاعرونکے زمرے مین ہے اسیواسطے فقیر نے اپنی شہر کی زبان مین لکہا
جسمین کسیکو مشکل نہ معلوم ہووے اور اس کتاب کا نام مفتاح الجنتہ رکہا ہے اب امید ہے بزرگوں کی
عنایت سے کہ اس کتاب کی تئین اپنے لڑکونکو پڑہاوین اور اپنی عورتونکو اگر پڑہی ہووین تو انکے تئین
مرد پڑہاوین کیونکہ مرد سب بات کی محرم اپنی عورتون کے ہوتے ہین اور اگر کسیکی عورت نہ پڑہی ہووے تو مناسب
ہے کہ اوس عورت کو قرآن شریف پڑہانا شروع کرے اور جب وہ قرآن کی لفظین آپ سے پڑہنے لگے
تب اسمین سے مسئلے جو عورتون کے فائدے کے ہین اور اوسکا بوجہنا نہایت ضرور ہے خط قرآنی مین لکہہ کر
پڑہاوے تو انشاء اللہ تعالے یقین ہے اللہ کے فضل سے کہ تہوڑے دن مین خبردار ہو جاوے اور دونو
فائدے پاوے ایک فائدہ قرآن پڑہنے کا اور دوسرا مسئلہ جاننے کا اور غرض اس عاصی کی اس رسالے کے
لکہنے سے یہی ہے کہ عورتین ہندوستان کی خصوصاً اس دیار کی جو حیض اور نفاس اور استحاضہ کے مسئلے سے
نہایت نادان ہین بلکہ ہرگز واقف بہی نہین وہ واقف ہو جاوین سو مناسب ہے کہ ونکے مرد ان سبہون کو
پڑہاوین تاکہ وہ سب خبردار ہوکے بخوبی اچہی طرح سے نماز اور روزہ ادا کرین اور اونکو سمجہا دیوین کہ تم
جب فراغت سے بیٹہو تب اپنے پڑوس کی عورتین پڑہی اور جو ان لڑکیونکو جمع کرکے مسئلے سنایا کرو کہ اسکا
ثواب اللہ تعالے تمکو بہت سا دیوے گا اور یہ عبادت مین اللہ اور رسول کی خوشی ہے اور عورتونکو خبردار

کرنا فرض ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اٹھائیسوین سیپارے سورہ تحریم مین یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اوسکے معنے یہہ ہین کہ اے مسلمانو نگاہ رکھو اپنی جان کو گناہ ترک کرنیکے سبب سے اور نگاہ رکھو اپنی جورو اور لڑکون کی جان کو نصیحت کی باعث سے اوس آگ سے کہ جسکی چیلیان آدمی اور کافر اور پتھر ہین تو اب مسلمانون کو مناسب ہے کہ آپ بھی گناہون کو ترک کرین اور اپنی جورو اور لڑکون کو بھی دین کی باتین سمجھاوین جسمین وہ سب اور آپ بھی آگ سے بچے رہین اور بہشت مین جا کے بسین اور اگر پڑھا بھی نہ سکین تو اس رسالہ کے مسئلے پڑھ پڑھ کر اون عورتونکو سنایا کرین اور اس رسالے مین اکثر باتین جنکا نام لینا زبان ہندی مین کر یہ معلوم ہوتا ہے اوسکی ہندی نہین کی زبان عربی مین لکھا ہے کہ ہندی پڑھانیوالے سمجھا دینگے اور اس رسالہ کے تئین بہت مختصر کیا تاکہ لکھنے پڑھنے مین مشکل نہ معلوم ہووے ؛

## باب پہلا

ایمان کے بیان اور نماز کی فضیلت مین اور اس باب مین دو فصلین ہین **فصل پہلی ایمانکے بیان مین** جانو تم سب اے یارو کہ ایمان سر ہے سب نیکیون کا اور جڑ ہے سب عبادتونکا اور کوئی نیکی اور عبادت بغیر درستی ایمان کے درست نہین ہے اور ایمان کے دو رکن ہین اقرار کرنا زبان سے اور دل سے سچ جاننا اون سب چیزون کو کہ پیغمبر ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی پاس سے لائے ہین کہ وہ سب سچا اور درست ہے اور ایمان دو طرح پر ہے ایمان مجمل اور ایمان مفصل اور ایمان مجمل یہ ہے کہ کہے اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِهٖ اسکے معنی یہہ ہین کہ ایمان لایا مین اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے نامون اور صفتون کے ساتھ ہے اور قبول کیا مینے اوسکے سب حکمونکو اسکا خلاصہ یہ ہے کہ قبول کیا مینے دین مسلمانی کو اور جو کچھ کہ اوسمین ہے اور بیزار ہوا مین کفر اور کافری سے اور جو کچھ کہ اوسمین ہے اور دین مسلمانی حق ہے اور دین کفر جھوٹا ہے اور کلمہ طیب اور کلمہ شہادت کا بھی یہی مطلب ہے کلمہ طیب یہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود بندگی کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بھیجے ہیں۔ اور کلمہ شہادت یہ ہے اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود بندگی کے لائق نہیں حال یہ ہے کہ وہ اپنی صاحبی میں اکیلا ہے کوئی ساجھی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے ہیں اور اوسکے بھیجے اور ایمان مفصل یہ ہے کہ کہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ایمان لایا میں اللہ تعالے پر اور اوسکے سب فرشتوں پر اور اوسکی سب کتابوں پر اور اوسکے سب پیغمبروں پر کہ پہلے اونکے حضرت آدم صفی اللہ ابو البشر صلوات اللہ تعالے علیٰ نبینا وعلیہ اور آخری اونکے پیغمبر ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید البشر ہیں بلکہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے عبد اللہ کے ہیں اور عبد اللہ بیٹے عبد المطلب کے اور عبد المطلب بیٹے ہاشم کے اور ہاشم بیٹے عبد المناف کے۔ وہ پیغمبر ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برحق تھے اور سب پیغمبروں سے افضل اور امت پر مہربان اور تمامی پیغمبروں کے سردار اگر کوئی ہمارے پیغمبر کے بعد دعوی پیغمبری کا کرے تو جھوٹا ہے یہی دین قیامت تک جاری رہے گا اور ایمان لایا میں قیامت کے دن پر اور نیکی اور بدی کے پیدا کرنے پر کہ سب کا پیدا کرنیوالا اللہ تعالے ہے اسواسطے کہ جب ثابت ہوا کہ سب چیزونکا پیدا کرنیوالا اللہ تعالے ہے تو پھر بندونکے کام کا پیدا کرنیوالا بھی اللہ تعالے ہے مگر اللہ تعالے ایمان اور بندگی اور نیکی سے راضی ہوتا ہے اور کفر اور گناہ سے ناراض اور مرنے کے بعد زندہ کرنے پر ایمان لایا میں اور ہمارے نزدیک اکیلا ایمان مجمل ہی درست ہے مگر بعضوں کے نزدیک بغیر ایمان مفصل کے ایمان درست نہیں سو بہتر یہ ہے کہ ایمان مفصل لاوے تاکہ سبکے نزدیک ایمان درست ٹھہرے اور یہ بات کو جاننا چاہیے کہ رکن اصلی ایمان کا دل میں یقین کرنا ہے ان سب چیزوں کو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے پاس سے خلق کی طرف لائے ہیں لیکن اقرار کرنا زبان سے شرط جاری کرنے حکموں کی ہے دنیا میں

پر اگر کوئی آدمی دل میں یقین کرے اور زبان سے اقرار نکرے تو وہ آدمی مومن ہووے اللہ کے نزدیک اور کافر
ہووے خلق کے نزدیک اور جو آدمی زبان سے اقرار کرے اور دل میں یقین نہ کرے تو وہ آدمی مومن ہووے
خلق کے نزدیک اور کافر ہووے اللہ کے نزدیک تو ایسے آدمی کو منافق کہتے ہیں اور جو آدمی کہ دل میں
یقین رکھتا ہے اور زبان سے بھی اقرار کرتا ہے تو وہ آدمی مومن حقیقی ہے اور بے شبہہ وہ مومن پاک ہے
تو مناسب ہے آدمی کو کہ دل میں یقین رکھے اور زبان سے بھی اقرار کرے تا کہ مومن حقیقی ہووے اور ایمان
کی سب شرطوں میں سے ایک شرط یہ ہے کہ اللہ پر اور قیامت کی احوالوں پر بے دیکھے ایمان لانا اور یقین جاننا
اور اللہ کے حلال کو حلال جاننا اور اللہ کی حرام کو حرام بوجھنا اور جو آدمی کہ اللہ کے حلال کو حرام اور
حرام کو حلال جانے تو وہ آدمی کافر ہوتا ہے نعوذ باللہ منہا اور حکم ایمان کا یہ ہے کہ جب کوئی کافر ایمان لاوے تب
جان مارنے اور غلام بنانے سے پناہ پاوے اور کسی کو روا نہووے کہ اوسکی جان اور مال پر مزاحمت کرے
اور اوسکو بے حکم شرع کے رنج دینا حرام ہے اور عاقبت میں وہ دوزخ کی ہمیشہ کے عذاب سے خلاص پاوے

**فصل دوسری نماز کی فضیلت میں** جانو تم اے مسلمانو کہ ایمان کے بعد سب عبادتوں کی
سر نماز ہے اور نماز دین کا کھنبا ہے جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ
فَمَنْ اَقَامَهَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ تَرَکَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّیْنَ اسکے معنی یہ ہیں کہ نماز دین کی تھونی ہے
جو شخص کہ نماز کو ادا کرے تو ایسا ہے کہ اوسنے اپنے دین کو قائم رکھا اور جو شخص کہ نماز کو ترک کرے تو ایسا ہے
کہ اوسنے اپنے دین کو خراب کیا سو مناسب ہے مسلمانوں کے تئیں کہ نماز ادا کریں کہ جسمیں دین قائم رہے
اور نماز کی بزرگی ظاہر ہے زیادہ بیان کرنے سے طول ہوگا اور نماز بہشت کی کنجی ہے اور نماز کی کنجی پاکی
بغیر پاکی کے نماز درست نہیں ہے اور پاکی کئی قسم کی ہے ہم سب قسم بیان کرینگے انشا اللہ تعالے

## دوسرا باب طہارت کے بیان میں

اور اس باب میں تین فصل ہیں **پہلی فصل وضو کے بیان میں** جس وقت آدمی چاہے کہ

اور یہ اوسوقت مین ہے کہ جب ہاتھ مین کوئی ناپاکی نہ معلوم ہووے اور اگر ناپاکی ہاتھ مین معلوم ہووے تو ایسا بچا کے دہووے کہ جسمین برتن ناپاک نہوجاوے خلاصہ یہ ہے کہ جس اونگلی مین ناپاکی معلوم ہووے تو اوسکو نہ دوباوے یا کسی دوسری طرح بچاوے جسمین برتن وغیرہ ناپاک نہوجاوے کیونکہ یہ بچانا فرض ہے یہ مسئلہ شرح وقایہ مین سے لکھا اب بیان سنت وضو کا کرتے ہین پہلے دونون ہاتہ گٹے تک دہونا تین بار اور اوپر جو بیان کیا سو اسی کا بیان تہا اسمین ایک فائدہ نکلا اور بات ایک ہی ہے اور دوسرے نام اللہ کا لینا وضو شروع کرنیکے وقت نام لینے سے یہ مراد ہے کہ یہ لفظ کہے بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ اِنَّ الْاِسْلَامَ حَقٌّ وَالْکُفْرَ بَاطِلٌ اَلْاِسْلَامُ نُوْرٌ وَالْکُفْرُ ظُلْمَۃٌ تیسرے مسواک کرنا اور مسواک تلخ درخت کی ہووے اور لمبی ایک بالشت کی اور موٹی چھنگلیا کے موافق اور چوتھی کلی کرنا تین بار اور پانچوین غرغرہ کرنا یعنی اوسی پانی سے جو کلی کے واسطے منہ مین لیا ہے اور چھٹے ناک مین پانی مین ڈالنا اور ساتوین داڑہی کا خلال کرنا صورت اوسکی یہ ہے کہ داڑہی کے نیچے سے اونگلی اوپر کو لیجاوے اور اوپر سے نیچے کو نلاوے اور اٹھوین خلال کرنا ہاتہ اور پیر کی انگلیون کا اور نوین تین تین بار دہونا ہر بدن کا اور دسوین مسح کرنا تمام سر کا ایکبار اور گیارہوین مسح کرنا دونون کان کا اوسی پانی سے جو سر کے مسح سے بچ رہا ہے ہاتہ مین دوسرا پانی نہ لیوے اور بارہوین نیت کرنا اور تیرہوین ترتیب وضو کی نگاہ رکھنا یعنی پہلے منہ دہووے بعد اوسکے دونون ہاتہ تب بعد اوسکے سر کا مسح بعد اوسکے دونون پاؤن اور چودہوین پے بہ پے دہونا بدن کا یعنی ایک بدن دہووے وہ سوکہنے نہ دے کہ دوسرا دہووے اور پندرہوین استنجا کرنا پتھر یا ڈھیلے سے اور پانی سے دہونا افضل ہے اور فتوی یہی ہے کہ پانی سے دہونا سنت ہے اور یہ سنت اوسوقت ہے کہ وہ مکان درم شرعی سے کمتر ہووے اور اگر زیادہ تر ہووے تو اوسوقت اوس مکان کا دہونا فرض ہے اور اگر درم شرعی کے برابر تر ہووے تو اوسوقت دہونا واجب اور استنجا کرنیکی ترکیب اور درم شرعی کا اندازہ آگے بیان ہوگا انشاء اللہ تعالے اور مستحب وضو مین دو چیزین ہین پہلے داہنے طرف سے بدن کا دہونا شروع کرنا اور دوسرے مسح کرنا گردن کا اگر وضو مین چار چیزین ہین پانی سنتیں

بسخت مارنا اسقدر کہ چھینٹ پڑے اور بے عذر بائیں ہاتھ سے منہ مین پانی ڈالنا اور دنیا کی بات کرنا وضو کے
درمیان اور تین بار سے زیادہ بار بار دہونا

## دوسری فصل وضو ٹوٹنے کے بیان مین

جو چیز کہ
... نور اوسے باہر آوے یعنی آگے اور پیچہے سے تو وہ چیز وضو کو توڑتی ہے آگے سے کیا چیز جسطرح سے پیشاب
اور منی اور مذی اور ودی اور پتھری اور ہوا خواہ قبل سے نکلے خواہ دبر سے **فائدہ** مذی ایک پانی ہے کہ شہوت
کی حالت مین باہر آتا ہے اور اوسکے باہر آنے سے شہوت زیادہ ہوتی ہے اور منی اوسکی الٹی ہے کہ
اوسکے گرنے سے شہوت کم ہوتی ہے اور ودی ایک پانی سفید ہے کہ پیشاب کے بعد باہر نکلتا ہے
اور پیچہے سے کیا چیز جسطرح سے غلیظ اور ہوا اور کیڑا اور بدن سے خون اور پیپ اور پہوڑے کے پانی کا نکلنا اور
بہنا اوس مکان تک کہ جسکا دہونا غسل اور وضو مین فرض ہے وضو کو توڑتا ہے یہانتک کہ اگر کسی نے
سوئی بدن مین گڑوئی اور لہو بھر آیا مگر بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا یا آنکھ مین خون نکلا مگر آنکھ کے باہر نہ بہا تو وضو
نہ ٹوٹے گا یا ناک مین سے لہو بند ہا ہوا ... کے واسطے کیڑا جو نکلے تو وضو نہ ٹوٹیگا اور قے کا آنا منہ بھر کے
خواہ کہانا ہووے خواہ پت خواہ پانی اور اگر خون ... قے کرے منہ بھر کے تو وضو ٹوٹیگا اور اگر خون بستہ
قے کرے تو اس حالت مین اگر خواہ تہوک سے کم ہووے تو وضو نہ ٹوٹیگا و گر خون اور تہوک برابر ہے
تو وضو ٹوٹیگا اور اگر خون تہوک سے بہت ہے تو خواہ مخواہ ٹوٹتا ہے اور اگر قے منہ بھر کے کی خواہ بلغم کی
تو وضو نہ ٹوٹیگا اور نیند اوس شخص کی لیٹا ہے یا کسی چیز پر تکیہ لگائے سو گیا اسطرح پر کہ اگر وہ چیز ٹال لیوین تو گر پڑے
وضو توڑتی ہے اور نماز مین اگر سو جاوے تو وضو نہیں ٹوٹتا کہڑا ہو یا بیٹھا رکوع مین ہو یا سجدہ مین اور بیہوشی
سے وضو جاتا ہے اور دیوانگی سے اور مستی سے جسکو ہندی مین نشہ کہتے ہین اور نشے مین وضو تب ٹوٹتا ہے کہ
اوسکی چال مین فرق آوے اور ہنسنا قہقہہ مار کے نماز ... بالغ کا جس نماز مین رکوع اور سجدہ ہے وضو کو توڑتا ہے
اور اگر لڑکا نماز مین ہنسا تو وضو نہ ٹوٹیگا اور اگر جنازیکی نماز مین یا تلاوتکی سجدہ مین کوئی ہنسا بالغ یا لڑکا
تو وضو نہیں ٹوٹتا ہے بلکہ جسمین ہنسے وہ باطل ہو جاوے یعنی جنازیکی نماز اور سجدہ تلاوت کا باطل ہو جاوے

اور ہنسی کی تین قسمیں ہیں پہلی قسم قہقہہ کہ آپ سنے اور جو اوسکے پاس ہے سو بھی سنے تو اس سے نماز باطل
ہوتی ہے اور وضو بھی ٹوٹتا ہے اور دوسرا ضحک کہ آپ سنے اور اوسکے پاس کا آدمی نہ سنے تو اوس سے
نماز جاتی رہتی ہے اور وضو رہتا ہے اور تیسرا تبسم کہ نہ آپ سنے نہ دوسرا اگر دانت سفید ہوئیں تو اوس سے نہ وضو
جاوے نہ نماز باطل ہووے اور مباشرت فاحشہ وضو کو توڑتی ہے اور اوسکی یہ معنی ہیں عورت اور مرد دو
ننگے ہووین اور مرد کا اندام نہانی عورت کے اندام نہانی کو چھووے اور اندر نجاوے اور نہ انزال ہووے تو اوس سے
وضو ٹوٹیگا اور اگر مرد عورت کو چھووے یا عورت مرد کو یا زخم میں سے کیڑا اگرے یا مرد کے پیشاب کے سوراخ سے
کیڑا اگرے یا زخم سے گوشت گرے یا عورت کی پستان میں سے دودھ نکلے یا کسیکے تھوک یا ناک یا آنسو یا پسینا
نکلے تو ان سب صورتوں سے وضو نہیں ٹوٹتا

## تیسری فصل غسل کے بیان میں

غسل میں تین چیز
فرض ہیں کلی کرنا اور ناک میں پانی کرنا اور تمام بدن دھونا یہاں تک کہ اگر کسی نے آٹا سانا اور آٹا ناخن کے اند
ر رہا اور غسل کیا تو درست نہیں ہے کیونکہ اوس مقام میں پانی نہ پہونچا تو ہندا سبب ہے کہ پانی ناخن میں ہی پہونچاوے
اور اگر ناخن میں میل ہے یا مٹی سانی اور ناخن میں مٹی بھری ہے تو غسل درست ہے کیونکہ میل اوسی مقام سے
پیدا ہے اور مٹی میں پانی پہونچ جاویگا اور اسیطرح اگر مہندی کا رنگ ہے یا تیل ملا ہے بدن میں اور غسل کیا تو
درست ہے اور اگر کان میں بالی ہے اور جانا کہ بغیر بالی کے پھرائے نہ پہونچیگا تو بالی کو پھراوے اور اگر جانے
کہ بغیر پھرائے پہونچیگا تو نہ پھراوے اور اگر بالی اوتاری گئی اور اوسکا سوراخ بند ہو گیا مگر تھوڑا سا باقی ہے
اسطرح پر کہ اگر پانی پہونچاوے تو پہونچے اور اگر غفلت کرے نہ پہونچے تو پانی پہونچاوے اور
زیادہ تکلف نکرے کہ لکڑی یا دوسری چیز سے پہونچاوے اور اگر ہاتھ میں انگوٹھی تنگ ہووے تو اوسکے
نیچے بھی پانی پہونچاوے اور جسکا ختنہ نہوا ہووے تو وہ بھی پانی چمڑے کے اندر پہونچاوے اسیطرح
اگر پیشاب نکلا اگر چمڑے کے باہر نہوا تو وضو نٹوٹیگا اور جو نکلا حکم باہر کا ہے اور بدن ملنا فرض نہیں ہے اور
احتیاط کرے کہ تمام بدن تر رہے اگر ایک بال نتر رہیگا تو غسل درست نہوگا اور شافعی کے مذہب میں غسل میں [illegible]

گٹے تک دہونا اور سارا اندام نہانی غسل کے پہلے دہونا اور پہلے ناپاکی دہونا اگر لگی ہوئی ہو اور وضو کرنا جسطرح
نماز کیواسطے کرتا ہے مگر پانون نہ دہووے پہر جاری کرے پانی بدن پر تین بار تب پانون کو دہووے دوسرے
مکان سے ٹل کر یہ اوسوقت کا مسئلہ ہے کہ جب ایسی جگہ پر ہووے کہ پانی جو بدن سے گرے تو وہان جمع ہووے
اور اگر چوکی یا پتہر کی تختے پر ہوئی تو پانون اوسی مکان پر وضو کے ساتہ ہی دہووے اور مستحب ہے
غسل مین بدن کا ملنا مسئلہ اور چوٹی کا کہولنا اور تمام چوٹی کا تر کرنا عورتون پر
فرض نہین ہے جسوقت کہ بال کی جڑ بہیگے کفایت ہے چوٹی نکہولے اور یہ حکم فقط عورتون کیواسطے ہے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے موافق کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حق مین فرمایا تہا یکفیک اذا بلغ
الماء اصول شعرک اسکے یہ معنی ہین کہ کفایت کرتا ہے تجکو جبکہ پہونچے پانی تیرے بالونکی جڑ مین اور جس عورت
کی چوٹی گندہی ہووے تو اوس حالت مین اوسکو پانی پہونچانا تمام بال مین فرض ہے اور اگر کوئی مرد
چوٹی گوندہی ہوئی تو اوسکو چوٹی کہولنا اور تمام بال مین پانی پہونچانا فرض ہے اگر ایک بال خشک رہیگا
تو ویسی ہی ناپاکی باقی رہیگی اور موجب غسل کا جس سے غسل فرض ہوتا ہے نکلنا منی کا کود کر شہوت سے ساتھ
جاگتے مین ہوئی خواہ سوتے مین یعنے منی گرتے وقت شہوت ہوئی یہانتک کہ اگر منی بے شہوت ہے تو غسل
فرض نہووے اور سوتے مین جو ہوتا ہے اوسکو احتلام کہتے ہین اور احتلام مین عورت اور مرد دونو کیواسطے ایک
ہے یعنی غسل فرض ہوتا ہے احتلام سے عورت کو ہوئی خواہ مرد کو اور غائب ہونا حشفہ کا عورت کی اندام نہانی مین
اگرچہ انزال نہووے عورت مرد دونو پر غسل فرض کرتا ہے اور دبر مین غائب ہونے سے بھی دونو پر غسل فرض ہوتا ہے
نعوذ باللہ منہا اور دیکہنا منی یا مذی کا کپڑے مین سوا اوٹہکے غسل فرض کرتا ہی اور حیض اور نفاس کے خون کا موقوف
ہونا غسل فرض کرتا ہی اور حیض و نفاس کا بیان آگے آویگا انشاء اللہ تعالی اور چار غسل سنت ہین پہلا جمعہ کا دوسرا
عیدین کا تیسرے عرفہ کے روز کا چوتہے احرام کے وقت حاجیونکی تئین اور دو غسل واجب ہین پہلے مردیکا غسل دینا
واجب ہے دوسرے غسل کرنا اوس آدمی کو کہ پہلے کافر تہا اور جنب تہا اور اب مسلمان ہوا واجب ہے

اور اگر پاک رہا ہووے تو غسل واجب نہین اور تین غسل مستحب ہین کافر مسلمان ہووے اور وہ ناپاک نرہا ہووے تو اوسکو غسل کرنا مستحب ہے اور اوس لڑکیکا غسل کرنا کہ بے نشانی بلوغ کی جسطرح احتلام وغیرہ ہے اوسپر حکم بالغ ہونیکا دیا جاوے یعنی پندرہ برس کی عمر ہونیکے سبب سے اوسکو بالغ کا حکم دین اور غسل شب برات مستحب ہے

چوتھی فصل پانی کی بیان مین جس سے وضو درست ہوتا ہے۔ وضو درست ہی مینہ کے پانی اور چشمے کے پانی اور برف سے جب اوسطرح سے ہوئی کہ اوسکے دھونے سے ناپاکی چھوٹ جاوے یعنی ایسا پتلا ہو کہ پانی کیطرح بہے اور ڈلے کے بندھے برف سے وضو درست نہین اور اگرچہ ان پانیون کی تینون صفتون مین سے کوئی صفت بدل گئی ہووے بہت روز کی رہنیکے سبب یا کسی پاک چیز کے ملنے سے جسطرح جیسے مٹی یا زعفران یا صابون ہے تو وضو درست ہی اور تین صفتین پانی کی یہ ہین رنگ اور بوی اور مزہ یہ ہے کہ اگرچہ مٹی یا زعفران یا صابون کے ملنے سے پانیکا رنگ بدل گیا یا بوی یا مزہ بدل گیا تو وضو درست ہوگا اور مٹی کہنے مین جو چیز کہ زمین کی جنس سے ہے سب داخل ہوگئین جسطرح جیسے بالو یا پتھر یا سرمہ اور زعفران اور صابون کہنے سے یہ غرض ہے کہ وہ چیز بذات آپ پاک ہووے یا اوسکے ملنے سے کوئی چیز پاک کیجاوے اور بہتے پانی سے وضو درست ہی اگرچہ نجاست پڑی ہووے اور نجاست کے پڑنے سے بہتا پانی ناپاک نہین ہوتا جبتک ناپاکی کا کوئی اثر اوس پانی مین ظاہر ہووے اور اگر نجاست کا رنگ یا بوی یا مزہ بہتے پانی مین معلوم ہووے تو وہ بھی ناپاک ہوجاتا ہے اوس سے وضو کرنا درست نہین اور جو پانی کہ سست بہتا ہووے مگر گھاس اور پتی کو بہاوے تو وہ بھی داخل ہے بہتے پانی مین اور جب ایسے پانی سے وضو کرے سست بہتا ہی تو اسطرح سے بیٹھے کہ غسالہ وضو کے پانی مین نہ ملے یا پانی کے اوپر ہاتھ نہ پھیرے یعنی غسالہ کو بہنے دیوے تب دوسرا پانی لیوے اور غسالہ کہتے ہین بدن کی دھوون کو مسئلہ اور جب چھوٹا حوض ہووے اسطرح کہ ایک طرف سے اوسمین پانی آتا ہے اور دوسری طرف سے بہتا تو اوس حوض مین سب طرف وضو درست ہی مسئلہ اور درست ہے وضو اوس پانی سے کہ جسمین جانور پانی کا پیدا ہونے والا مرا ہووے جسطرح مچھلی یا مینڈک وغیرہ اور اس کہنی مین تا نکلے ستنہ والے جانور جو پانی مین پیدا ہوتے ہین اور پانی ہی مین رہتے ہین نکل گئے جسطرح بطخ یا مرغابی اسواسطے کہ ا

مرنے سے پانی نجس نہوگا اور جسکی بہنے والا لہو نہین ہے جسطرح مچھر یا مکھی وغیرہ تو اونکی مرنے سے بھی پانی نجس نہین
ہوتا اور وضو نہین درست ہے اوس پانی سے کہ درخت یا پہل سے نچوڑا جاوے اور نہ اوس پانی سے کہ اوسکا
پانی کی طبیعت کسی دوسری چیز کے ملنے سے جاتی رہے اور طبیعت پانی کی کیا ہے کہ پتلا ہونا اور بہنا خلاصہ اسکا
یہ ہے کہ کوئی دوسری چیز پانی مین ملے اور پانی پر غالب ہووے اسطرح کہ گاڑہا ہو جاوے اور نہ بہہ سکے او
سرکہ ہے اور اوس پانی سے کہ پکنے سے گاڑہا ہو جاوے جسطرح شوربا مگر گرم پانی سے درست ہے اگر پانی گرم کرین
کچھ چیز نہ ملاوین اور نہ بند ہے پانی سے جسمین نجاست پڑی ہووے مگر جب وہ دردہ ہووے یعنی لنبے مین دس گز
ہووے اور گہرائی اوسکی اسقدر ہووے کہ چلّو سے زمین نہ کہلی وے تو اس سے وضو درست ہے اگرچہ نجاست
پڑی ہووے اوسکا حکم بہتے پانی کے موافق ہے اور اگر اوس حالت مین نجاست کسیطرف نظر آتی ہے تو دوسری طرف
وضو کرے اوسطرف وضو نکرے اور اگر کوئی نجاست اسطرح کی پڑی ہے کہ معلوم نہین ہوتی جسطرح سے پیشاب
تو سب طرف سے وضو درست ہے اسواسطے کہ اوسکا حکم بہتے پانی کا ہے تہوڑی سی نجاست پڑنے سے ناپاک
نہین ہوتا مگر جب اوسمین نجاست کا رنگ یا بو یا مزہ معلوم ہوگا تب وہ بہی ناپاک ہو جاویگا اور یہی حکم بہتے
پانی کا ہے اور آب مستعمل سے وضو درست نہین اور آب مستعمل کہتے ہین جو وضو کرنیوالے کے بدن کے دہوون کو

**پانچوین فصل کنوئین کے بیان مین** اگر کسی کنوئین مین کوئی ناپاک چیز پڑ گئی یا کوئی جانور چہوٹا یا بڑا
گر کر مر گیا اور پہول گیا خواہ ریزہ ریزہ ہو گیا یا اوس مین آدمی یا بکری یا کتا مر گیا تو ان سب صورتون مین
تمام پانی کنوئین کا نکالا جاویگا اگر نکال سکینگے اور جس کنوئین مین [illegible] نسکینگے اس سبب سے کہ اوسمین
بڑا سوتا ہے اسقدر کا کہ پانی نکالا جاتا ہے اور پہر چلا آتا ہے تو اوس وقت مین اسقدر پانی نکالیو
کہ دو مرد جنکو پانی کا اندازہ معلوم ہووے وہ کہدین کہ پہلا پانی سب نکل گیا اور امام محمد رحمۃ اللہ نے
اوسکا اندازہ دوسو ڈول سے تین سو ڈول تک رکہا ہے تو اگر کوئی کنوان اسطرح کا ہووے اور کوئی
آدمی اندازہ نہ کر سکے تو دوسو ڈول یا تین سو ڈول پانی نکال ڈالے کنوان پاک ہو جاوے

اور اگر کبوتر یا مرغی یا بطی مرے یا اوسکے مانند کوئی جانور تو چالیس سے ساٹھ ڈول تک نکالے کا حکم ہے
اور اگر چوہا یا گوریا یا اوسکے مانند اور کوئی جانور مرے تو بیس سے تیس ڈول تک نکالنے کا حکم ہے یہ اوس وقت
مین ہے کہ نہ تو پھولے ہون نہ ریزہ ریزہ ہوئی اور اگر پھولے ہین یا ریزہ ریزہ تو اوسکا حکم دوسرا ہے جو
لکھ چکے اور اس جگہ اوس ڈول سے مراد ہی کہ نہ چھوٹا ہووے نہ بڑا میانہ ڈول ہووی اور اوسکا اندازہ
یہ ہے کہ ایک صاع کی برابر ہووی مسئلہ مکھی اور ٹڈی اور مچھر اور مینڈک اور مچھلی اور اوسکی مانند کی مرنے
جسکے بدن مین بہتا لہو نہیں ہے کنوان ناپاک نہین ہوتا مسئلہ اور کنوان نجاست کی گرنیکے وقت سی ناپاک ہوتا ہے
اگر اوسکے گرنے کا وقت معلوم ہووے اور اگر اوسکے گرنے کا وقت معلوم نہووے تو اوسکا یہ مسئلہ ہے
کہ مثلا مرا ہوا چوہا یا کوئی دوسرا جانور کنوین سے نکلا تو اگر وہ پھولا نہین ہے تو جس شخص سنے اوس سے
وضو یا غسل کیا ہووے تو وہ ایک رات دن کی نماز دوہراوے اور اگر پھولا ہے یا ریزہ ریزہ ہوا تو تین
دن کی نماز دوہراوی اور یہ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک ہے اور امام ابو یوسف وامام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک
جسوقت سی کہ وہ جانور معلوم ہو اوسیوقت کی نماز دوہراوے پہلی نماز دوہرانا کچھ حاجت نہین ہے
اسواسطے کہ احتمال ہے کہ اوسیوقت چیل یا کسی دوسرے جانور نے ڈالا ہووی خلاصہ یہ ہے کہ پہلا مسئلہ احتیاط
کیواسطے ہے اور دوسرا حرج کے دفع ہونیکے واسطے چھٹی فصل جوٹھے کے بیان مین جوٹھا آدمی
اور گھوڑیکا اور جسکا گوشت کھایا جاتا ہے پاک ہے اور جوٹھا کتے اور خوک اور چار پایے شکار کرنیوالیکا
ناپاک اور جوٹھا بلی اور مرغیکا جو چھوٹی پھرے اور شکاری چڑیون کا اور جتنے جانور کہ گھر مین گھسے رہتے ہین
مکروہ ہے اور جوٹھا گدہے اور خچر کا مشکوک ہے مشکوک کی یہ معنی ہین کہ نہ تو پاک کہہ سکین اور نہ ناپاک اگر مشکوک
پانی کے سوا دوسرا پانی موجود نہووی تو اسی سے وضو کرے اور تیمم بھی کرے خواہ وضو کی پہلے
خواہ پیچھے اور اگر پانی مکروہ ہووے تو فقط وضو کرے ساتوین فصل تیمم کے بیان مین جب
کوئی شخص پانی کی قدرت نہ رکھے اس سبب سے کہ اوس شخص سے ایک کوس کے فرق پانی ہو یا

سعر اور خنصر اور بنصر اور ہتھیلی سے دہنی ہاتہ کی پیٹھ کو انگلیونکے سرسے کہنیون تک مسح کرے تب تب بہتے ہاتہ کی پیٹھ کو مسبحہ اور ابہام سے مسح کرے انگلیونکے سر تک اور اسیطرح سے دہنی ہاتہ سے بائین ہاتہ کو مسح کرے اور تیمم مین بہی تین فرض ہین نیت کرنا اور منہ کا مسح اور دونون ہاتہونکا مسح اور فقط دو بار ہاتہ مارنیکا حکم ہے اور دو بار کفایت کرتا ہے لیکن جبکہ انگلیونکے اندر غبار نہ پہونچا ہووے تو تیسری بار ہاتہ ملکے انگلیون مین خلال کرے اور اگر ایک شخص کو حاجت نہانیکی ہووی اور وضو بہی نہووے تو دونون کیواسطے ایک تیمم کفایت ہے مگر نیت دونون کیواسطے کرے اور اگر ایک ہی کیواسطے نیت کی تو دوسرے کا تیمم نہو مثلاً غسل کیواسطے نیت کی تو وضو کا تیمم نہوا یا وضو کیواسطے نیت کی تو غسل کا تیمم نہوا تو مناسب ہے کہ دونو کیواسطے نیت کرے مگر تیمم ایکہی کفایت ہے اور تیمم کرنا زمین پاک سے درست ہے اور جو کچہ کہ زمین کی جنس سے ہے اوسپر بہی تیمم درست ہے جسطرح خاک اور بالو اور پتھر اور ہرتال و ریگ اور سرمہ اور بہی بہیٹ مین ہے مسئلہ تیمم کرنا پتہر پر درست ہے اگرچہ اوسپر گرد نہ جمی ہووی اور گرد پر بہی اور کچی اینٹ پر تیمم کرنا درست ہی اور جو چیز کہ زمین کی جنس سے نہین ہے اوسپر تیمم درست نہین جسطرح چاندی اور سونا مگر جبتک کہ یہ بہی گلائی نہووین اور مٹی مین ملی ہووین تو تیمم درست ہے مسئلہ اور گیہون اور جو پر تیمم درست نہین ہے اور اگر انپر ہی غبار ہووی تو درست ہے مثلاً ایک شخص نے دیوار گرائی یا گیہون ناپے اور اوسکے منہ اور ہاتہ پر گرد جمی اوسنے تیمم کیطرح پر منہ اور ہاتہ کو اوسی غبار سے مسح کیا تو تیمم درست ہے اور اگر کہڑے پر تیمم درست نہین اور اگر ایک زمین پر پہلے نجاست تہی اور اب اوسکا اثر جاتا رہا اور وہ زمین سوکہ گئی تو اوس زمین پر تیمم درست نہوگا اور نماز درست ہوگی اور اگر کپڑے پاک پر یا دوسری چیز پر گرد جمی ہووی تو اوس سے تیمم درست ہی مسئلہ اور اگر کوئی شخص قید مین ہووے اور پانی نپاوے وضو کیواسطے مثلاً ایک قیدی ہووے کہ اوسکو کافر وضو کرنے سے منع کرے یا ایک شخص ہے کہ اوسکو کسینے کہا ہے کہ اگر وضو کرے گا تو تجکو قتل کرونگا تو اس صورت مین تیمم کرے اور نماز ادا کرے لیکن جب وہ منع کرنیوا

چلا جاوے یا عذر دفع ہو جاوے تب نماز کو دوہراوے اور اگر قید ہووے کسی مکان میں اور وہاں نہ تو پانی ملتے
نہ مٹی پاک تو اگر مقدور ہووے تو کسی چیز سے زمین یا دیوار کو کہودے اور تیمم کرکے نماز ادا کرے اور
اگر کہودنی بھی نہ سکے تو ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز تب نہ پڑہے بلکہ پانی یا پاک مٹی کی انتظار
کرے اور ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ نمازیوں کی مشابہت پر اشارے سے نماز پڑہے اور
جب عذر دفع ہووے تب نماز دوہراوے اور یہ مسئلہ محیط میں ہے مسئلہ اگر کوئی آدمی اسطرح کی مکان پر
جاوے کہ وہاں نہ تو پانی ہے اور نہ خاک تمام کیچڑ ہے مثلاً پانی برسا نہ تو اسقدر جمع ہوا کہ وضو کرسکے
اور نہ خاک باقی رہی کہ تیمم کرے تو کپڑے یا بدن میں کیچڑ لگا دیوے جب سوکہہ جاوے تب اوس
سے تیمم کرے اور اگر کسیکو امید ہے کہ پانی ملے گا تو مستحب ہے کہ نماز کی تاخیر کرے آخر وقت تک
اور اگر اول وقت میں تیمم سے نماز پڑہ لی پہر پانی پایا اور وقت باقی ہے تو نماز نہ دوہراوے اور
جسکو شبہہ ہووے کہ پانی نزدیک ہے تو اوسکو ایک تیر کی پہونچ تک پانی ڈہونڈہنا واجب ہے اور تیر کا اندازہ
تین سو گز سے چار سو گز تک ہے اور ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جس وقت کہ پانی ایسے مکان پر ہووے
کہ اگر وہاں جاوے اور وضو کرے تو قافلہ چلا جاوے اور اوسکی آنکہہ سے غائب ہو جاوے تو اوس وقت میں تیمم
درست ہے اور وہاں نہ جاوے غرض یہ ہے کہ عاجزی کیوقت میں تیمم درست ہے اور تیمم کرنا نماز کیوقت میں اور
وقت ہونے سے پہلے درست ہے مسئلہ اور جسوقت بہت سا بدن جنب کا زخمی ہووے یا بہت سا بدن
محدث کا زخمی ہووے اور تہوڑا سا اچہا تو اوس حالت میں تیمم کرے اوس اچہے بدن کو نہ دہووے
اور اگر سب بدن اچہا ہووے اور تہوڑا زخمی تو تمام اچہے بدن کو دہووے اور زخم پر مسح کرے خواہ غسل ہووے
خواہ وضو اور باقی مسئلہ زخم پر مسح کرنے اور پٹی پر مسح کرنیکا آگے لکہینگے ان شاء اللہ مسئلہ اور جب تک کہ تیمم باقی رہے
ایک ہی تیمم سے فرض اور نفل ہو جاوے سو ادا کرے اور جو چیز کہ وضو کو توڑتی ہے تیمم کو بھی
توڑتی ہے اور پانی پر قادر ہونا بھی تیمم کو توڑتا ہے مثلاً بیمار تہا اور اب آرام ہوا یا جنگل میں تہا

اب پانی ملا اوسکے کام کے موافق یعنی محدث ہو تو وضو کے لائق اور جنب ہو تو غسل کے لائق واللہ اعلم
بالصواب **آٹھوین فصل موزون پر مسح کرنیکے بیان مین** مسئلہ جو شخص کہ موزہ پہنے ہوئے اوسے
پانون کا دہونا فرض نہین ہے پانون دہونیکی جگہ پر موزون پہ مسح فرض ہے اور تحقیق کیو اسطے مسئلہ اور
مسح موزیکا محدث کیواسطے ہے جنب کے واسطے نہین یعنی جو کوئی کہ جنب ہو کرتا ہے اس سبب سے
کہ اوسکا وضو ٹوٹ گیا ہے اوسکے واسطے مسح موزیکا درست ہے اور جسکی تئین حاجت نہانیکی ہے وسکے
واسطے مسح موزیکا درست نہین اور مسح موزیکا ہاتہ کی تین انگلیونکی برابر فرض ہے اور اسمین کوئی دوسری چیز
فرض نہین اور سنت اوسمین یہ ہے کہ پانون کی انگلیون کے سر سے مسح شروع کرے اور پہیلا کے پنڈلی تک لیجاوے
اور مسح کیوقت ہاتہ کی انگلیون کو کہلی رکہے سمٹی نرکہے اور مستحب اوسمین یہ ہے کہ انگلیونکا خط موزے پر
ظاہر ہووے صورت اوسکی یہ ہے کہ سر کا مسح کرکے دوسرے پانی سے ہاتہ کو تر کرکے دہنے ہاتہ کی انگلیونکو
دہنے پانون کے موزون پر رکہے اور بائین ہاتہ کی انگلیونکو بائین پانون کے موزے پر رکہے اور دونون
ہاتہون کی تئین پانون کی انگلیون سے پنڈلی تک کہینچے اور انگلیونکو کہلی رکہے اور مسح ایکبار کفایت ہے دو تین بار
سنت نہین اور موزے کے اوپر کی طرف مسح کرے تلوے کیطرف نکرے اور موزہ اسطرحکا ہووے کہ ٹخنونکو
چہپاوے اور اگر موزے کا منہ کشادہ ہووے اسطرح پر کہ اوپر سے پانون نظر پڑے تو کچہ مضائقہ نہین لیکن
جب پانون کی تین انگلی کے موافق ٹخنا کہلا ہووے تو اس موزے پر مسح درست نہین اور جرموق پر بہی مسح
درست ہے اگر چمڑیکا ہووے اور جرموق اوسکو کہتے ہین جو موزیکے اوپر پہنا جاتا ہی تا کہ موزہ
نجاست اور کیچڑ کے لگنے سے بچا رہے اور پاتابہ پر بہی جو سخت بنا ہووے کہ بغیر باندہے پنڈلی پر کہڑا رہے اور
گر نہ پڑے مسح درست ہی اور مسح موزیکا تب درست ہوگا کہ جب حدث کیوقت پورے وضو پر پہنا ہوگا گو کہ پہننے
کیوقت پورا وضو نہ ہو مثلاً ایک شخص نے پہلے پانون دہویا اور موزہ پہنا تب باقی بدنکو دہویا تو وضو پورا ہوا
اور مسح درست ہوگا کیونکہ حدث کیوقت مین پورا وضو پایا گیا پہننے کے وقت مین پورا وضو ہونا شرط نہین ہے کہ پورا

وضو کرلے تب موزے پہنے اور مسح کی مدت مقیم کیواسطے ایک رات دن ہے اور مسافر کیواسطے تین رات دن
جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے یمسح المقیم یوما ولیلة والمسافر ثلثة ایام ولیالیها
یعنی چاہیئے کہ مسح کرے موزے پر مقیم ایک رات دن اور مسافر تین رات دن اور مدت مسح کی حدث کے وقت سے
شمار کیجائیگی مثلاً ایک شخص نے فجر کیوقت وضو کیا اور موزہ پہنا اور اوسکا وضو ظہر کیوقت تک رہا اور اوس
وضو سے ظہر پڑھی اور بعد ظہر کے اوسکا وضو ٹوٹا تو دوسرے روز کی ظہر تک اوسکی مدت ہے اور جب مدت مسح کی تمام
ہوئی اور اوسکا وضو ہے تب پاؤں دہونا فرض ہووے فقط پاؤں کو دہو ڈالے تمام وضو کرنا ضرور نہیں اور
مسح موزے پر عورت مرد دونوں کیواسطے ہے اور جو چیز کہ وضو کو توڑتی ہے مسح کو بھی توڑتی ہے اور موزیکا اوتارنا
خواہ دونوں اوتارے خواہ ایک ہی اور مدت کا تمام ہونا مسح کو توڑتا ہے اور دونوں پاؤں بھی دہونا فرض کرتا ہے
یعنی اگر وضو ٹوٹا اور موزہ نہیں اوتارا ہے خواہ مدت تمام نہیں ہوئی ہے تو اوسصورت میں وضو کرے اور مسح کرے موزہ پر
اور اگر موزہ اوتارا یا مدت تمام ہوئی تو اوسصورت میں اگرچہ وضو ہے مگر دونوں پاؤنکا دہونا فرض ہوگا فقط پاؤں دہووے
تمام وضو ضروری نہوگا اور اسیطرح اگر پانی گیا موزہ میں خواہ ایک ہی کے اندر اسقدر کہ تمام پاؤں دہو گیا خواہ
بڑا حصہ پاؤنکا تر ہوا تو یہی حکم ہے یعنی دونوں پاؤں دہووے اور مناسب ہے اس حکم کا یاد رکھنا کہ اگر ایک موزہ میں
خواہ ایک ہی میں پانی گیا اور سب پاؤں خواہ بڑا حصہ پاؤنکا دہو گیا تو ان صورتوں میں دونوں پاؤں دہونا ہوگا
اور اگر موزہ میں پانی گیا اور اوسکا پاؤں تر ہوا تین انگلیوں کے برابر یا کم اوس سے تو اس صورتمیں مسح باطل
نہوگا اور یہی محیط میں لکھا ہے اور بڑا حصہ ایڑی کا پنڈلی کیطرف باہر نکلنا بھی حکم موزہ اوتارنے کا رکھتا ہے اور جو موزہ
کہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے موافق پھٹا ہووے تو اوسپر مسح درست نہیں ہے اور اگر کم پھٹا ہووے
تو درست ہے اور اگر اسطرح سے پھٹا ہووے کہ اوسمیں چھوٹی تین انگلی پاؤنکی ڈالنے سے جاوے مگر اوس سے
اسقدر پاؤں بغیر کہولے کہلا رہتا ہے تو اوسپر مسح جائز ہے اور اگر اسطرح پر پھٹا ہووے کہ ہر وقت بند رہے مگر چلنے کے
وقت کہلے اوسقدر یعنی تین انگلی کے برابر تو اوسپر مسح جائز نہیں ہے اور اگر ایک موزہ میں بہت جگہ پھٹا ہو

کہ مسح کرنے سے تین انگلی کے موافق ٹھہرے تو اوسپر مسح درست نہین اور اگر وہ نو موئے پھٹے ہووین اور دو تو
جمع کرکے اسقدر ٹھہرے تو مسح درست ہی ایک موزیکا پھٹنا اسقدر مسح کو منع کرتا ہے اور عمامہ پر اور ٹوپی اور
برقع اور دستانہ پر مسح درست نہین ہے نوین **فصل پٹی اور زخم پر مسح کرنیکے بیان مین** مسئلہ
مسح کرنا پٹی پر جو ٹوٹے عضو پر باندہی جاتی ہے درست ہے اور اگر پٹی چنگی ہونیکے پہلے گر پڑے تو مسح
باطل ہووے اور اگر زخم چنگی ہونیکے بعد پٹی گرے تو اوس مقام کا دہونا فرض ہووے پہر اگر اوسکا
وضو ہووے تو فقط اوسی مقام کو دہووانے اور دوسرے مقام کا دہونا ضرور نہین اور اگر مسح کرنا پٹی پر
بہی ضرر کرے تو اوسکا ترک کرنا جائز ہے اور اگر ضرر نکرے تو مسح ترک کرنا جائز نہین ہے اور اسمین یہ
شرط نہین ہے کہ پٹی طہارت کیوقت باندہی ہووی اگرچہ بے طہارت باندہی ہووی مسح درست ہی خواہ
محدث ہووے خواہ جنب مثلاً ایک شخص غسل کرتا ہے جنابت کا اور اوسکے ہاتہ مین پٹی بندہی ہے
اور مسح کرتا ہے پانی سے پٹی پر تو جائز ہے مسح کرنا اور یہی محیط مین ہے مسئلہ اور مسح پٹی پر اوسوقت
درست ہے کہ اوس عضو پر مسح نکر سکے خلاصہ یہ ہے کہ اگر اوس عضو کے دہونے سے ضرر ہووے
تو مسح کرے عضو پر اور اگر عضو پر بہی نکر سکے اس سبب سے کہ اوسکو پانی ضرر کرے یا پٹی بندہی
ہووے اور اوسکا کہولنا ضرر کرے تو پٹی پر مسح کرے اور جسوقت کہ سب عضو پر مسح کر سکے تو اوسوقت
پٹی پر مسح درست نہین مسئلہ اور جس کسیکا بدن پہٹا ہووے اور اوسکے دہونے سی عاجز ہووے
تو اوسپر پانی ڈہاوے اور اگر پانی بہی ہاتی نسکے تو مسح کرے اور اگر مسح بہی نکر سکے تو اوسکے گرد کو دہووے
اوسکو چہوڑ دیوے اور کسیکا ہاتہ پہٹا ہووے اور وضو سے عاجز ہووے تو کسیکو چاہیے کہ وضو
کرا دیوے اور اگر نہ دیکہا ہے اور تیمم کرے تو جائز ہے اور جب کسیکے پانو کی بوائی پر دوا لگائی تو
دوا اوسی دوائی پر پانی ڈہالوے اور جب پانی ڈہالنیکا دوا اوپر دوا اگر پڑی تو اگر چنگے ہونے سے
دوا گری ہے تو اوس مقام کو دہووے اور اگر بغیر چنگے ہونے دوا گری ہووے تو نہ دہووے اور جب

کسی شخص نے فصد لی اور سر گدی رکھی اور پٹی باندھی تو اگر وہ شخص بغیر دوسرے کی مدد کے آپ ہی پٹی کھولے
اور باندھ نہیں سکتا ہے تو پٹی کھولے اور گدی پر مسح کرے پٹی پر جائز نہوگا اور اگر بغیر دوسرے کی مدد کے کھولنے
باندھنے نہیں سکتا ہے تو اوسی پٹی پر مسح کرے اور اگر پٹی کھولنا اور پٹی کے نیچے جو اچھا بدن ہے اوسکا دھونا
زخم کو ضرر کرے تو پٹی ہی پر مسح جائز ہے اور اگر ضرر نکرے تو پٹی کو کھولے اور اچھے بدنکو دھووے اور گدی پر
مسح کرے اور اگر پٹی کا کھولنا ضرر نکرے مگر اوسکا اوٹھا لینا زخم کی جگہ سے زخم کو ضرر کرے تو پٹی کو کھولے
اور اوس جگہ سے نہ اوٹھاوے اور پٹی کے نیچے جو اچھا بدن ہے اوسکو زخم کی جگہ تک دھووے پھر پٹی کو باندھے
اور زخم کی جگہ پر مسح کرے اور اگر اوسکا کھولنا باندھنا مشکل ہووے جیسا کہ ہم لکھ چکے تو پٹی پر مسح کرے
اور اسطور پر یقین جو بدن کہ اچھا ہے کھولنے کے بعد پٹی کی گرہ کے نیچے اوسکا دھونا بھی ضرور نہیں ہے اوسپر بھی
مسح کفایت کرتا ہے اسواسطے کہ اگر اوسطرف دھوویگا تو پٹی تر ہوگی اور اوسکی تری فصد کی جگہ پر پہونچیگی اور
ہر پٹی کی سب پر مسح شرط ہے کہ تمام کھلی اور پٹی پر مسح کرے اور جب پٹی یا انگلی پر مسح کیا پھر اوسکو کھولا اور اوٹھایا
اوس مقام سے اور پھر باندھا تو مناسب ہے کہ مسح بھی پھر کرے اور اگر نکیا تو مضائقہ بھی نہیں ہے اور اگر پٹی یا انگلی
زخم سے گر پڑی اور دوسری پٹی یا انگلی اوسنے بدلی تو بہتر یہی ہے کہ مسح بھی پھر کرے اور اگر نکیا تو مضائقہ
بھی نہیں ہے اور تین بار اوسپر مسح کرنا کچھ شرط بھی نہیں ہے بلکہ ایکہی بار کفایت ہے اور اوسکے واسطے کچھ نیت مقرر نہیں

## دسویں فصل حیض اور نفاس اور استحاضہ اور معذور کے بیان میں مسئلہ

حیض وہ خون ہے کہ عورت بالغ کی رحم سے بغیر درد کی نکلتا ہے اور وہ عورت سن ایاس کو نہ پہونچی ہووے
اونکا بیان صاف صاف کرتے ہیں انشاء اللہ تعالےٰ عورت بالغ کے یہ معنی ہیں کہ وہ عورت نو برس کی ہو وے
اور اگر نو برس سے کم عمر کی لڑکی خون دیکھے تو وہ حیض نہیں مثلاً چھ برس کی لڑکی یا سات برس کی خون دیکھے تو وہ حیض نہیں
بلکہ بیماری ہے اور جب نو برس کی لڑکی نے خون دیکھا تب وہ حیض ہے اور وہ بالغ ہوئی مسئلہ اور جو خون
کہ رحم سے نہ ہووے تو وہ حیض بھی نہیں ہے اور اسیطرح جو خون کہ رحم سے مرضکے سبب سے آوے

مثلاً درد ہووے تو وہ بھی حیض نہین ہے اور حیض کا آنا مقرر کیا ہے سن ایاس تک اور سن ایاس کا اندازہ
یہ ہے کہ عورت ساٹھ برس کی ہووے پھر اگر عورت سن ایاس کے بعد کچھ دیکھے تو وہ حیض نہین ہے مگر جب
سیاہ رنگ خون یا خوب سرخ رنگ خون دیکھے گی تب وہ بھی حیض ہوگا اور اگر زرد یا سبز یا مٹی
کے رنگ خون دیکھے گی تو وہ استحاضہ ہے اور بہت کم مدت حیض کی تین دن اور اوسکی رات ہے
اسکی یہ معنی ہین کہ تین روز گذرنے ہین جو رات آگی ہووے اور یہ معنی نہین ہین کہ تین ہی رات اور تین ہی روز
ہووین مثلاً ایک عورت نے شنبہ کی فجر کو خون دیکھا اور دوشنبہ کے روز آفتاب ڈوبتے وقت خون موقوف ہوا
اور اسمین تین روز اور دو ہی رات گذری تو یہ حیض ہے اور بہت زیادہ مدت اوسکی دس دن ہین جیسا کہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَقَلُّ الْحَیْضِ لِلْجَارِیَةِ الْبِکْرِ وَالثَّیِّبِ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ وَلَیَالِیْهَا وَاَکْثَرُهٗ عَشَرَةُ اَیَّامٍ
اسکی یہ معنی ہین کہ بہت کم مدت حیض کی عورت کو اسطے خواہ کنواری ہووے خواہ مرد دیکھی ہوئی تین روز اور
اوسکی رات اور بہت زیادہ مدت حیض کی دس روز مسئلہ حیض سے پاک ہونیکو طہر کہتے ہین اور بہت کم مدت
طہر کی پندرہ روز ہین اور زیادہ کی حد نہین ہے اور طہر کہتے ہین اوس پاکی کو کہ عورت دو حیض کے بیچ دیکھے مثلاً
ایک عورت نے رمضان مبارک کی پہلی تاریخ کو خون دیکھا اور دس دن کو وہ صاف ہوئی اور پھر شوال کی پہلی
تاریخ کو خون دیکھا تو یہ جو بیس روز دو حیض کے درمیان مین گذرے ہین اسکو طہر کہتے ہین مسئلہ حیض والی عورت
حیض کی مدت مین جس رنگ کا خون دیکھے سوائے سفیدی خالص کے تو وہ حیض ہے اور حیض کے خون کے چھ رنگ
ہین سرخ اور سیاہ اور زرد اور سبز اور تیرہ رنگ اور مٹی کی رنگ تیرہ اوسکو کہتے ہین کہ سفیدی مائل ہووے
اور مٹی کے رنگ اوسکو کہتے ہین کہ سیاہی مائل ہووے مسئلہ حیض کی مدت مین دو خون کے بیچ مین جو پاکی
دیکھے تو وہ پاکی بھی حیض مین داخل ہے مثلاً ایک عورت کی عادت تھی کہ اوسکو چھ روز حیض آتا ہے اور
اوسنے دو روز خون دیکھا اور دو روز پاک رہی تب پھر دو روز خون دیکھا تو وہ دو روز بیچ مین پاک رہی ہے
وہ دو روز بھی حیض مین داخل ہین اور اوسکو طہر متخلل کہتے ہین اور حیض کا یہ حکم ہے کہ عورت حیض والی

بیان آگے لکہتی ہین انشاء اللہ تعالی اور یہ کہ وہ ہے قرآن شریف کا چہونا اوسکی تین آیتین ہے اور نفاس
وہ خون ہے کہ لڑکا پیدا ہونیکے بعد آوے اور اوسکی کم مدت کی حد نہین ہے اور اوسکی بہت زیادہ مدت
چالیس روز ہین اور اگر جو دو لڑکی پیدا ہوئین ایک پہلے اور ایک پیچھے تو پہلے لڑکے پیدا ہونیکے بعد سے
نفاس ہے اور اگر حمل گر جاوے اور بعضا عضو اوسکا بنا ہووے تو وہ بہی لڑکا ہے اور وہ عورت بہی نفاس والی ہے
اور حیض نفاس کا ایک ہی حکم ہے جیسا کہ لکہ چکے ہین جو حیض کیواسطے ویسا ہی نفاس کیواسطے بہی ہے
اور جس عورت کا خون موقوف ہوا حیض اور نفاس کی بڑی مدت کی حد یعنی دس روز کے بعد حیض موقوف
ہوا اور چالیس روز کے بعد نفاس موقوف ہوا تو اوس عورت سے غسل کے پہلے جماع درست ہے اور جو عورت
کہ دس روز سے کم مین حیض سے صاف ہوئی اور چالیس روز سے کم مین نفاس سے صاف ہوئی تو اوس
عورت سے غسل کے پہلے جماع درست نہین ہے مگر جب اوسقدر وقت گذر جاوے کہ اوسمین غسل کر سکے
اور تحریمہ نماز کا باندہ سکے تو اتنی دیر کے بعد اوس سے جماع درست ہے اگرچہ غسل نہ کیا ہووے مگر نماز
بے غسل درست نہین ہے اور جب کسی عورت کا خون موقوف ہووے دس روز سے کم مین یعنی تین یا چار یا
پانچ یا چہ یا سات یا آٹہ یا نو روز مین اور اوسکی عادت سے کم ہووے مثلاً اوسکی عادت تہی نہرنے وقت اور
یہ خون موقوف ہوا ظہر کے وقت تو اس صورت مین واجب ہے کہ غسل مین دیری کرے نماز کے آخر وقت تک
اسواسطے کہ شاید پہر خون آجاوے کیونکہ اوسکی عادت کے پہلے موقوف ہوا اور اتنی دیری نکرے کہ وقت
مکروہ ہو جاوے بلکہ وقت مستحب تک دیری کرے اور اگر خوف نماز جانیکا ہووے تو غسل کر کے نماز پڑہ لیوے
ایسا نکرے کہ نماز فوت ہو جاوے مسئلہ اگر ایک عورت لڑکا جنی اور دس روز یا زیادہ مین پاک ہوئی تو اوسکو
چاہیے کہ نماز پڑہا کرے اور روزہ رکہے اور منتظر نرہے کہ چالیس روز گذرین اور جو بعضی عورتین چالیس روز سے
کم مین پاک ہوتی ہین اور نماز نہین پڑہتی ہین جبتک کہ چالیس روز نہین گذر جاتے ہین یہ اونکی نہایت غلطی ہے ایسا
ہرگز نکیا چاہیے مسئلہ اور جو خون کہ حیض کی کم مدت یعنی تین روز سے کم مین بند ہوا یا اوسکی بڑی

رت یعنی دس روز سے زیادہ ہوی یا نفاس چالیس روز سے زیادہ ہووے یا حاملہ عورت خون دیکھے تو وہ
سب استحاضہ ہے یا جو عادت کہ اوسکے حیض اور نفاس کی پہچان کی ہے اوس سے زیادہ ہووے
تو وہ بھی استحاضہ ہے مثلاً ایک عورت کی عادت حیض کی سات روز تھی اور اوسنے بارہ روز خون دیکھا
تو یہ پانچ روز جو سات روز کے بعد ہین استحاضہ ہے اور وہ سات روز حیض اور ایک عورت ہے کہ اوسکی
عادت نفاس کی تیس روز تھی اور اوسنے پچاس روز خون دیکھا تو یہ بیس روز جو تیس روز کے بعد ہین استحاضہ
ہے اور وہ تیس روز نفاس ہے اور یہ حکم معتادہ کے واسطے ہے معتادہ اوسکو کہتے ہین کہ جسکی عادت حیض
اور نفاس کی ہووے اور جو عورت ایسی ہے کہ اوسکو کبھی حیض اور نفاس نہین ہوا تھا اور وہ بالغہ ہوئی
تو استحاضہ مین یعنی اوسکا خون زیادہ روز تک جاری رہا تو اوسکے واسطے حیض ہر مہینے مین دس روز ہین اور
جو خون کہ دس روز سے زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے اور نفاس اوسکے واسطے چالیس روز ہے اور باقی
روز جو چالیس سے زیادہ ہین وہ استحاضہ ہے اور استحاضے کا یہ حکم ہے جس عورت کو استحاضہ ہووے وہ
نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور اوسکا شوہر جماع کرے مسئلہ عورت استحاضہ والی اور جس شخص کے زخم ہووے
اسطرحکا کہ اوسمین سے خون یا پیپ بہے جاوے یا کسی شخص کے پیشاب بہا جاوے یا ناک سے خون بہا
جاوے یا اوسکے شکم سے بے اختیار ہوا چلے جاوے اور اوسکو قدرت ضبط کی نہووے یا اسطرحکا
دوسرا آزار ہووے تو ان سبکا یہ حکم ہے کہ یہ سب ہر نماز کے وقت مین وضو کرین اور اوسی وضو سے
فرض نفل جو چاہین سو ادا کرین جبتک کہ وقت نماز کا باقی ہے ان سبھونکا وضو بھی باقی ہے اور جب وقت
گذر جاوے ان سبھونکا وضو بھی ٹوٹ جاوے دوسری نماز جو آنے والی ہے اوسکے واسطے دوسرا وضو
کرین اور ان سبھونکا وضو وقت کے جانے سے ٹوٹتا ہے اور وقت کے آنے سے نہین یعنی اگر ظہر
کے وقت آنیکے پہلے معذور نے وضو کیا اور وضو کے بعد ظہر کا وقت آیا تو اوسکا وضو نہ ٹوٹا اور اگر ظہر کے وقت
مین وضو کیا اور ظہر کا وقت جاتا رہا تو اوسکا وضو بھی جاتا رہا اور ایسے آدمی کو معذور کہتے ہین اور

جو کچھ لگا ہووی تو چھوٹ جاوے تو اسطرح بیان کرنے مین شراب اور پیشاب وغیرہ نکل گیا کیونکہ شراب
اور پیشاب بہنے والا تو ہے مگر پاک نہین اور دودھ اور تیل وغیرہ بھی نکل گیا کیونکہ یہ سب بہنے والے بھی ہین
اور پاک بھی ہین مگر اونکے دھونے سے جو کچھ لگا ہوگا تو نہ چھوٹیگا مسئلہ اور وہ نجاست کہ جسمدار نہووے
یعنی خشک ہونیکے بعد اوسکا نشان معلوم نہووے جسطرح شراب اور پیشاب وغیرہ تو اسطرحکی نجاست
اگر بدن مین لگی ہووے تو تین بار دہونا کفایت ہے اور اگر کپڑے مین لگی ہووے تو تین بار دہوی اور ہر بار
نچوڑے اور یہ شرط ہے کہ تیسری بار خوب سا نچوڑے اپنی قوت کے موافق اور جو چیز نچوڑنیکے قابل نہووی جسطرح
چٹائی اور جاجم وغیرہ تو اوسکو تین دہووے اور دہو کے چھوڑ دے اسقدر کہ سب پانی ٹپک جاوے
اور جب ٹپکنا موقوف ہوجاوے تب پہر دہووے اور چھوڑ دیوے یہانتک کہ ٹپکنا موقوف ہوجاوے
اسیطرح تین بار کرے مسئلہ اور موزہ اور جوتہ زمین پر رگڑنے سے پاک ہوتا ہے اگر اوسمین جسمدار ناپاکی لگی ہو
مثلا غلیظ اور گوبر وغیرہ اور زمین پر اسقدر رگڑے کہ ناپاکی سب چھٹ جاوی اور اگر جسمدار ناپاکی نہووی جسطرح پیشاب
وغیرہ تو فقط دہونے سے پاک ہوتا ہے مسئلہ اگر کپڑے یا بدن یا دوسری چیز مین منی لگجاوے تو دہونے سے
پاک ہووے خواہ منی خشک ہووے خواہ تر اور خشک منی ملنے سے بھی پاک ہوتی ہے اور جس چیز مین
ناپاکی نہ اثر کرے جسطرح شمشیر اور چھوری اور آئینہ اور تانبے کی دیگ اور جو چیز کہ مثل اسکے ہے زمین
ملنے سے پاک ہووے یا دہونے سے اور زمین اور اینٹ کا فرش سوکھ جانے اور نجاست کا اثر
مٹ جانے سے پاک ہوی اور اوسپر نماز پڑھنا درست ہے مگر تیمم درست نہین اور درخت اور گھاس
جبتک زمین پر کھڑی رہین تبتک اگر نجس ہوجاوین تو سوکھنے سے پاک ہوئین اور جب کاٹی جاوین تب
اگر نجس ہوجاوین تو بغیر دہوے پاک نہوین

## بارہوین فصل نجاست کی قسم اور اوسکے حکم کی بیان مین

اور نجاست دو قسم ہے غلیظہ اور خفیفہ مسئلہ غلیظہ کہتے ہین جس ناپاک کو جسطرح شراب اور آدمی کا پیشاب اور
پاخانہ اور منی اور قے اور خون اور پیپ اور سب پلید اور سب گوہ یہ سب نجاست غلیظہ ہے اور صاحب مجلا اور صاحب شرع

وقایہ کا بھی یہی قول ہے اور فتاوی مختصر شافی مین بھی یہی ہے مسئلہ اور جس جانور کا گوشت حرام ہی اوسکا
پیشاب اور گوہ نجاست غلیظہ ہے جسطرح گدہا اور بلی اور چوہا وغیرہ اور مرغی کا نجاال اور بط کا بھی غلیظ ہے اگرچہ انکا
گوشت حلال ہے مسئلہ اور خفیف کہتے ہین کم ناپاک کو گہوڑیکا پیشاب اور جسکا گوشت حلال ہے اوس جانور کا پیشاب
جسطرح گائی اور بکری اور اونٹ وغیرہ اور نجاال اون چڑیونکا بھی جنکا گوشت حرام ہی جسطرح باز وغیرہ خفیف ہے مسئلہ اور نجاال
اون چڑیونکی جنکا گوشت حلال ہے تو وہ مگر جس نجاال مین بدبو آتی ہو تا کہ جسطرح نجاال مرغی اور بط کی جسپلکہ
ہم اوپر کہہ چکے مسئلہ اور کبوتر اور تیتر اور مور اور گوریہ وغیرہ کا نجاال پاک ہے مسئلہ اور نجاست غلیظ سے درم شرعی کے
موافق معاف ہے اور اگر درم شرعی سے زیادہ ہووے تو نہین یعنی اگر نجاست غلیظ درم شرعی کے برابر لگی
ہووے اور نماز پڑہ لیوے تو معاف ہے اور زیادہ مین نہین معاف اور درم شرعی کا اندازہ ہتیلی کی غار برابر ہے
یعنی ہتیلی جب کشادہ کرے اور پانی لیوے تب جہانتک پانی ٹہہر رہے وہی غار ہتیلی کا ہے مسئلہ اور نجاست خفیفہ
کپڑیکے چوتہے حصے سے کم تلک معاف ہے اور جب چوتہا حصہ پورا ناپاک ہووے تب نہین یعنی جبتک کپڑا
ناپاک ہے چوتہے حصے سے کم تب تک نماز اوس کپڑے سے درست ہی اور جب چوتہا حصہ پورا ناپاک ہوا تب نماز
درست نہین مسئلہ اور مچھلی کا خون ناپاک نہین ہے مسئلہ اور گدہے اور خچر کا لعاب پاک چیز کو ناپاک نہین کرتا
اسواسطے کہ وہ مشکوک ہے اور پاک چیز کی پاکی شک سے نہین جاتی مسئلہ اور پیشاب کرتے وقت جو سوئی کی
نوک برابر چھینٹ پڑے تو وہ کچھ چیز نہین ہے مسئلہ اور جس کپڑیکا استر ناپاک ہووے تو اوسکے ابرے پر نماز
درست ہے مسئلہ اور جس بچھونیکا ایک کنارہ ناپاک ہووے اوسکے دوسرے کنارے پر نماز درست ہے
خواہ اوسکے ایک کنارے کی ہلانے سے دوسرا کنارہ ہلے خواہ نہ ہلے کیونکہ وہ بچھونا بجای زمین کے ہے
اور یہ مسئلہ فتاوی مختصر شافی مین ہے اور یہی شرح وقایہ مین بھی ہے مسئلہ اور اگر ایک کپڑا پاک ہووے اور
اوسمین ناپاک کپڑا ایسا کہ بہو رکھا یا گیا ہووے اور اوس ناپاک کپڑیکی تری اس پاک کپڑے مین لگی ہووے مگر اسقدر تری
آئی ہووے کہ نچوڑنے سے نہ نچڑے تو اوس پاک کپڑیکو ملکے اوپر نماز درست ہے اور اگر ایک کپڑا پاک بہیگا ہوا

سوکہے مکان پر جو مٹی اور گوبر سے لیپا ہے رکہا گیا تو اوس کپڑے پر نماز درست ہے اور اگر کسی شخص کے
کپڑے کا ایک کنارا ناپاک ہو گیا اور اوس شخص کو بہولا اور اوس شخص نے کوئی کنارہ اوس کپڑے کا بغیر ٹہرائے
ہوئے دہو ڈالا تو وہ کپڑا پاک ہے کیونکہ مسئلے کی طرح مثلاً ایک شخص نے گیہون پر گدہے دونوری چلائے اور گدہے
نے اوسپر پیشاب کیا اور اوس گیہون کے دو حصے ہوئے اور اوس گیہون کے مالک دو شخص ہین دونون شخص نے
اپنا اپنا حصہ لے لیا مثلاً دس من تہا ایک ایک نے پانچ پانچ من لیلیا تو اس صورت مین دونون حصے پاک ہین اسواسطے کہ
احتمال ہے دونون کی تہین کہ دوسرے کے حصے مین نجاست ہوگی یا اوس مین سے کچہ کسی فقیر کو دیا تو اس صورت مین
بہی سب پاک ہے اسواسطے کہ احتمال ہے کہ نجاست اوسمین گئی اس پاکی کا اعتبار ضرورت کیواسطے سے ہے
تاکہ حرج نہووے تیرہوین فصل استبرا اور استنجا اور استنقا کے بیان مین پیشاب کے بعد
تین بار کہنکارے اور اوس عضو کی جڑ کے پاس سے نرم نرم تین بار دبا دے گا ہی کی ایستادن کیطرح اور اوس
عضو کے سوراخ کو زمین یا کلوخ پر مسح کرے جسمین جو پیشاب باقی ہووے وہ نکل جاوے اور کلوخ لیکر ٹہلنے
کا مسئلہ ہو شرح اور اور فتاوی حجت لکہا ہے کہ مناسب ہے وضو کرنیوالے کو ٹہلنے کے بعد استنجا کرے اسواسطے
کہ شاید اوسکے پیشاب کی مکان سے کچہ نکلے تو پہر وضو دوہرانے کا محتاج ہووے مسئلہ اور اس ٹہلنے مین
اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ چار سو قدم ٹہلے اور بعضے تین سو قدم اور بعضے دس قدم اور بعضے کہتے ہین کہ
جتنے برس کی اوسکی عمر ہووے اتنے قدم اور بعضے کہتے ہین کہ زمین پر پانون [illegible] اور کہنکارے [illegible] پانون کو بائین [illegible]
[illegible] بائین پانو کو [illegible] زمین نیچے خواہ اونچے سے نیچے کو اوترے لیکن صحیح یہ ہے کہ آدمیون کی
طبیعت مختلف ہے جسمین جسکی تسلی ہو جاوے کہ اب ہم پاک ہوئے وہی معتبر اور درست ہے
کہ وہ اسطرح استنجا کرے اسواسطے کہ ہر ایک اپنے آدمی اپنے احوال سے خوب خبر رکہتا ہے مسئلہ بعد اوسکے
پانی سے تین مرتبہ اوس عضو کو بائین ہاتہ سے دہووے اور تینون مرتبہ بائین ہاتہ کو بہی دہووے کیونکہ یہ مستحب ہے
اور اگر پانی میسر نہو تو استبرا فقط کلوخ ہی کفایت ہے اور اوسکو استبرا کہتے ہین اور یہی فتاوی مختصر شافی

بین

مین بھی لکھا ہے کہ اوسکو استبرا کہتے ہین یعنے جو پیشاب باقی ہے اوس سے پاکی طلب کرنا اور غائط سے
فراغت ہونیکے بعد نجاست پاک کرنیکو استنجا کہتے ہین اور غائط کہتے ہین پاخانہ کو صورت اوسکی یہ ہے
کہ اگر احتیاج غائط کی رکھتا ہوئے تو پہلے آستین اوٹھا لیوے بعد اوسکے بائین ہاتھ مین تین کلوخ یا کم
زیادہ لیلیوے اور پاخانہ مین جاوے اور جب پاخانہ مین جاوے تب پہلے بایان پانو رکھے
اور پاخانہ پھرتے وقت قبلے کیطرف منہ اور پیٹھہ نہ کرے اور جس چیز پر خدا تعالی کا نام لکھا ہوئے یا قرآن مین
سے کچہ لکھا ہووے تو اوسکو اپنے ساتہہ نہ لیجاوے اور پاخانہ پھرنیکے پہلے کلوخ درست کرلیوے اور ننگے سر نجاوے
اور پاخانہ مین آنیکے پہلے وقت شیطان کی شرارت سے اللہ تعالے کے ساتہہ پناہ مانگے اور کہے اَعُوْذُ
بِاللّٰہِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور پاخانہ پھرتے وقت بائین پانو پر
زور کرے جسمین جلدی فراغت ہوئے اور جس جگہ ناتر پھرے اوس جگہ پانی سے استنجا نہ کرے اور اگر میدان
مین ہوئے تو آدمیون سے دور جاوے جس مین کسیکی نظر نپڑے اور جس جگہ پر بیٹھیگا وہان پر پہونچنے
کے پہلے ستر نہ کہولے اور آدمیون کے بیٹھنے کی جگہ پر اور میوہ دار درخت کے نیچے پاخانہ پھرنے نہ بیٹھے
اور ہوا کے مقابلے پر اور بلندی کیطرف پیشاب نکرے اور آفتاب اور مہتاب کیطرف بھی نہ دیکھے فرشتون کی تعظیم
کے سبب سے جو اوسپر مقرر ہین اور جب پاخانہ پھر چکے تب کلوخ لیوے اسطرح پر کہ مرد ہوئے تو گرمی کے
دنون مین پہلے کلوخ کو آگے سے پیچھے کو لیجاوے اور دوسرے کلوخ کو پیچھے سے آگے
کو لاوے اور تیسرے کلوخ کو پہر آگے سے پیچھے کو لیجاوے اور اگر زیادہ کی حاجت ہوئے تو زیادہ لیوے
اسواسطے کہ استنجا کرنا تین کلوخ سے سنت ہے اور اسمین کچہ عدد نہین مقرر ہین خواہ تین سے کم مین صفائی
ہوئے خواہ زیادہ مین غرض صاف ہونیسے ہے اور کلوخ اسطرح لیوے کہ پاک بدن پر نہ پہنچے اور گرمی کے
دنون مین اسواسطے آگے سے پیچھے کو لیجانا لکھا کہ خصیہ گرمی مین لٹک آتا ہے اوسمین کچہ لگ نجاوے اور جاڑے کے دنون مین گرمی کے
اولٹی کرے یعنی پہلا کلوخ پیچھے سے آگے کو لاوے اور دوسرا آگے سے پیچھے کو لیجاوے اور پہر تیسرا پیچھے سے

آگی کو لاوی کیونکہ جاڑے مین خصیہ نہین لٹکتا ہے اوسمین لگنے کا خوف نہین ہے اور پہلا کلوخ پیچھے سے آگی کو لاوی
زیادہ صفائی ہوتی ہے اور اگر عورت ہووے تو ہمیشہ پہلا کلوخ آگی سے پیچھے کو لیجاوے اسواسطے کہ اوسکی اندام نہانی مین
نہ لگے اور دوسرا پیچھے سے آگی کو لاوے اور تیسرا آگی سے پیچھے کو لیجاوے اور عورت کیواسطے کلوخ لینے مین گرمی جاڑا برابر ہے
ہمیشہ اسیطرح پر کیا کرے اور کلوخ کے بعد پانی سے آبدست کرنا ادب ہے جب چاہے کہ پانی سے استنجا کرے
تب کشادہ ہو کر بیٹھے اور پہلے ہاتہ کو دہوئے تب بعد اوسکے اونگلی کی پیٹ سے آبدست کرے خواہ
ایک اونگلی خواہ دو خواہ تین مگر اونگلی کی نوک سے آبدست کرے کیونکہ اوس سے بواسیر ہوتی ہے اور جب
آبدست کر چکے تب پھر دوسری بار ہاتہ دہوئے مسئلہ اور بہت زیادہ عدد استنجا کے سات مرتبہ ہین اور
بہت کم تین مرتبہ اور پانچ مرتبہ بھی ہے اور بعضے عالمون نے کہا ہی کہ اسقدر دہوئے کہ اوسکے دلکی
تسلی ہو جاوے اور بائین ہاتہ سے آبدست کرے مسئلہ جسوقت نجاست درم شرعی سے زیادہ اوسکے
مقام کے گرد بکر دلگی ہوئی تو اوسوقت استنجا کرنا پانی سے سنت ہی اور اگر درم شرعی سے زیادہ لگی
ہوئی تو اوسوقت استنجا کرنا پانی سے فرض ہوئی اور اگر درم شرعی کی برابر لگی ہوی تو اوسوقت استنجا کرنا
پانی سے واجب ہوئی ولیکن افضل یہی ہی کہ پانی سے استنجا کرے مگر جو مقام ایسا ہووے کہ وہان پر پانی سے
آبدست کرے تو آدمیونکی نظر اوسکے عورت پر پڑتی اور اوس سے بدن چہپ نسکے تو اوس مقام مین کلوخ
پر کفایت کرے آبدست ترک کرے تا کہ بدن کہولنے سے فاسق نہوی مسئلہ اور استنجا کرنا پتھر اور مٹی
کے ڈہیلے اور خاک اور ریگ اور لکڑی اور نمدے اور روئی اور پرانے کپڑے سے روا ہے اور ہڈی اور
ٹھیکرے اور شیشہ اور پکی ہوئی اینٹ اور گھاس اور کوئلے سے اور اوس چیز سے کہ ناپاک ہے جسطرح گوبر اور
اوس چیز سے کہ کہانیکی ہے جسطرح نمک اور داہنے ہاتہ سے اور کاغذ سے اگرچہ سفید ہووے اور اپنے
کپڑے سے اور تر لکڑی اور تر پتھر سے مکروہ ہے مگر ضرورت کیوقت سوا اے گوبر اور کاغذ کے ان سب چیزون سے
اور داہنے ہاتہ سے درست ہے مسئلہ کنز العباد مین لکھا ہے کہ کاغذ سے اگرچہ سفید ہووے

استنجا نہ کرے اسواسطے کہ کعبہ کی تعظیم کرنا اسلام کے ادب سے ہے اور استنجے کے بعد تھوڑا
کپڑے سے پانی کو پونچھے تا کہ زانوں پر نہ ٹپکے اور یہ ادب ہے اسکو استنقا کہتے ہیں **تیسرا باب**
**نماز کے بیان میں** اور اس باب میں تین فصلیں ہیں **پہلی فصل نماز کے وقتوں کے**
**بیان میں** فجر کی نماز کا وقت صبح صادق ہے اور صبح صادق ایک چوڑی سفیدی ہے کہ وہ
آسمان کے کنارے پر ظاہر ہوتی ہے اور اوس وقت سے جب تک کہ آفتاب نہ نکلے وقت باقی رہتا ہے
اور وہ سفیدی جو ظاہر ہوتی ہے اوسکو صبح کاذب کہتے ہیں وہ رات میں داخل ہے فجر کی نماز
کا وقت نہیں ہے اور ظہر کی نماز کا وقت آفتاب ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک کہ ہر چیز کا سایہ
اصلی چھوڑ کے اوسکا دونا ہووے یہ ایک روایت میں ہے امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے اور دوسری روایت امام
ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے یوں ہے کہ جب تک کہ سایہ ہر چیز کا سایہ اصلی چھوڑ کے اوسکے برابر ہو وے
اور یہی قول ابو یوسف اور محمد اور شافعی رحمہم اللہ کا ہے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے اور سایہ اصلی کی
معرفت انشاء اللہ تعالی بیان کرتے ہیں مسئلہ جب کوئی ارادہ کرے کہ سایہ اصلی پہچانے تب ایک
جگہ برابر زمین پر ایک لکڑی کھڑی کر کے گاڑے اور اوس لکڑی کے سائے کے سر پر ایک نشان کر دیوے
پھر جب تک کہ سایہ کم ہوتا ہے تب تک معلوم کرے کہ آفتاب سر پر نہیں آیا اور جب کہ سایہ نہ کم ہووے
اور نہ زیادہ تب اوسکی تعیین استوا کہتے ہیں اور وہی سایہ اصلی ہے اور یہ ٹھیک دوپہر کو ہوتا ہے
اور فتاوی مختصر شافی اور شرح ہدایہ میں بھی لکھا ہے اور ملک العلما قاضی شہاب الدین رحمہ اللہ نے
لکھا ہے کہ سایہ اصلی اوس سائے کو کہتے ہیں کہ جہاں سے کم ہونا سایہ کا موقوف ہووے اور
زیادہ ہونا شروع ہووے اور یہی مضمون ہے جو لکھے گئے خلاصہ یہ ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ
دونا ہو اسایہ اصلی چھوڑ کے اور دوسری روایت کے بموجب جب ہر چیز کا سایہ اوسکے برابر ہو اسایہ اصلی
چھوڑ کے تب وہ ظہر کا آخر وقت ہے پھر اوس وقت سے عصر کا وقت شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک

کہ آفتاب نہین ڈوبتا اور جب آفتاب ڈوبتا ہے تب مغرب کا وقت شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک
کہ شفق غائب نہین ہوتی اور شفق کہتے ہین اوس سرخی کو جو آفتاب ڈوبتے وقت کی بعد پچھم طرف ظاہر
ہوتی ہی اور اوسکو ہندی مین سیندوری کہتے ہین یعنی جبتک کہ سرخی رہتی ہے مغرب کا وقت بھی رہتا ہے
اور جب سرخی مٹ جاتی ہے تب مغرب کا وقت بھی جاتا ہے اور اوسوقت سی عشا کا وقت شروع ہوتا ہے
اور باقی رہتا ہے جبتک کہ صبح صادق نہووے اور وتر کا وقت عشا پڑہنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے
اور باقی رہتا ہے جبتک کہ صبح صادق نہووے مسئلہ اور وتر اور عشا کا وقت ایک ہے لیکن ان دونو مین
ترتیب لازم ہے کہ پہلے عشا پڑہے تب وتر پڑہے اسواسطے وتر کو پہلے نہین پڑہتے ہین **بیان وقت
مستحب کا** اور مستحب ہے فجر کی نماز شروع کرنا اوسوقت کہ صبح روشن ہوی مگر ایسے وقت شروع
کرے کہ چالیس آیت یا زیادہ اوسے با قراءت پڑہ سکے اور اگر اوسکے وضو مین فساد ہووے تو پہر
وضو کرکے اوسیقدر دوہرا سکے جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ
اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ۔ روشنی مین ادا کرو فجر کی نماز کے تئین بیشک روشنی مین ادا کرنا فجر کا بزرگ زیادہ
مزدوری اور ثواب کیواسطے اور مستحب ہے ظہر کی تاخیر کرنا گرمی کے دنون مین جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ جسوقت سخت ہوی گرمی پہر سرد کرو نماز کو
یعنی نماز ظہر مین تاخیر کرو تا گرمی کم ہو جاوے اور صحیح بخاری مین الصلوٰۃ کی جگہ پر بالظہر ہے معنی ایک ہی
ہین یعنی سردی کرو نماز ظہر مین فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ اسواسطے کہ سختی گرمیکی دوزخ کی جوش
کرنیسے ہی اور مستحب ہے تاخیر عصر کی ہمیشہ مگر اسقدر تاخیر نکرے کہ آفتاب کا رنگ بدل جاوے
اور آنکہ مین چوندہی نہ لگے کیونکہ اسقدر تاخیر مکروہ ہے اور مستحب ہی عشا کی ثلث رات تک یعنی رات کی
تہائی تک اور آدہی رات تک تاخیر عشا کی مباح ہی اور بعد آدہی رات کی تاخیر کرنا بغیر عذر کی مکروہ اور
مستحب ہے تاخیر وتر کی آخر رات تک اوس شخص کیواسطے جو اپنے جاگنے پر اعتماد رکہتا ہی اور جسکو جاگنے کا

اعتماد نہین ہے وہو نیکے پہلے ادا کرے اور مستحب ہے ظہر کی نماز جاڑے کے دنون مین اول وقت ادا کرنا اور
مغرب کی نماز مستحب ہے ہمیشہ اول وقت ادا کرنا مگر بدلی کے روز اور مستحب ہے بدلی کے روز اول وقت ادا
کرنا عصر اور عشا کا اور باقی سب نماز کی تاخیر کرنا **بیان اون وقتونکا جسمین نماز درست نہین ہے**
**اور مکروہ ہے** **مسئلہ** آفتاب نکلتے وقت اور جب آفتاب سر پر آوے یعنی ٹھیک دوپہر کیوقت اور آفتاب
ڈوبتے وقت نماز اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازے کی درست نہین ہے مگر اوسی روز کی عصر اگر کسی سے اسقدر
تاخیر ہوگئی ہوی کہ ایک رکعت کا وقت باقی ہوی تو آفتاب ڈوبتے وقت درست ہے لیکن اسقدر تاخیر نکیا
چاہیے کیونکہ اسقدر تاخیر مکروہ ہے جیسا کہ لکھ چکے **مسئلہ** جسنے ایک رکعت عصر کی پائی اوسنے عصر پائی ولیکن
اور سب نمازین ان تینون وقتونمین نہین درست ہین اور مکروہ ہے نفل پڑھنا جب امام جمعہ کا خطبہ پڑھنے کو
اوٹھے اور بعد صبح صادق کے جبتک کہ آفتاب نہ نکلے اور عصر کی نماز پڑھنے کے بعد سے جبتک کہ نماز
مغرب کی نہ ادا کرے نفل مکروہ ہے مگر دو رکعت سنت فجر کی اور جو نماز فوت ہوئی ہے اوسکا ادا کرنا
اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازے کی درست ہے ان دونون وقتونمین یعنی بعد صبح صادق کے اور بعد
عصر پڑھنے کی مغرب پڑھنے تک لیکن امام جب خطبے کو اوٹھے تب اوسوقت یہ سب بھی مکروہ ہین اور
دو فرض ایک وقت مین نہین ادا کیے جاتے ہین بغیر حج کے دو فرض کے یعنی کہ ظہر اور عصر اور مغرب اور
عشا ایکوقت مین ملا کے پڑہے اور جو نماز کہ فوت ہے اوسکو جسقدر چاہے ادا کیے اوسکا ذکر نہین ہے اس
مقام مین **مسئلہ** اور جو عورت کہ پاک ہوئی حیض یا نفاس سے عصر کیوقت مین تو وہ عصر پڑھے اور عشا کے
وقت مین تو وہ عشا پڑھے **مسئلہ** اگر ایک لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا آخر وقت مین اور وقت باقی
نہین ہے مگر اسقدر کہ تحریمہ باندھے تو اوسوقت کی نماز کی قضا پڑھنا اون دونون پر واجب ہے
اور اگر ایک عورت کی تئین آخر وقت مین حیض ہوا تو اوسپر اوسوقت کی نماز کی قضا پڑھنا نہین واجب ہے
**سوال** اسمین کیا مصلحت ہے کہ رات اور دن مین سترہ رکعت نماز اللہ تعالے نے فرض کی آٹھ رکعت

ہوتی ہے اور سات رکعت رات کو اور دو رکعت صبح کی وقت کہ تو یہ انہاین ہے اور نماز رات مین حکمت اب
دنکی آٹھ رکعت کی سبب سے آٹھ دروازے بہشت کے کشادہ ہوتے ہین اور رات کی سات رکعت
کی سبب سے ساتون دوزخ کی دروازے بند ہوتی ہین اور فجر کی دو رکعت کی سبب سے دنکی گناہ اور راتکی گناہ
بخشے جاتی ہین اور فتاوی مختصر شافی مین یہی لکہا ہے

## فصل دوسری اذان اور اقامت کی بیان مین

مسئلہ اذان کہنا پانچ وقت کی نماز اور جمعہ کی نماز کیواسطے سنت موکدہ ہی مردونکی حق مین اور عورتون کی
حق مین سنت نہین اور نفلون کیواسطے اور جنازے اور عیدین کی نماز کیواسطے سنت نہین اور اذان
کہنا نماز کیوقت مین سنت ہے وقت کے قبل اور وقت کی بعد سنت نہین ہے اور اگر وقت کی پہلی کوئی اذان
کہے تو اوسکو پھر دوہرا لیوے اور امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک فجر کی نماز کیواسطے
اخیر آدہی رات مین اذان کہنا روا ہے اور وہ شخص اذان کہے کہ جو وقت پہچانتا ہووے تا کہ ثواب اذان
کہنے کا پاوے اور اذان کہتے وقت قبلے کی طرف متوجہ ہووے اور اپنے دونون انگلیان دونون
کانومین کرے اور جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ پر پہنچے تب منہ دہنے طرف پھیرے اور جب حَیَّ عَلَی الفَلَاح پر پہنچے
تب منہ بائین طرف پھیرے اور لفظین اذان کی مشہور ہین اور فجر کی اذان مین حی علی الفلاح کی بعد الصلوۃ
خیر من النوم دو مرتبہ کہے اور اذانکی لفظ جدا جدا کہے اور پھر ٹھہرکے اور اگلے سے نکہے اور کوئی حرف
اذان مین سے کم نکرے اور اذان کے درمیان مین کوئی حرف زیادہ نکرے اور حرف کا زبر اور زیر اور
جزم اور مد وغیرہ راگ کیواسطے زیادہ کم نکرے ولیکن خوش گلو اچھی آواز سے اذان کہنا بہت خوب ہے
مگر جبتک اذان کی لفظ مین کچھ نہ بگڑے اور قدم ایکہی جگہ پر رکھی رہے مسئلہ اور اگر اذان کا مکان اونچا
ہونے کر اگر حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہنے مین دہنے بائین منہ پھیرے بغیر پانون کے اوٹھائے تو
اعلام نہووے تو پانون اوٹھائے مثلاً ایک اذان کا مکان اونچا ہے کہ اوسمین کہڑکی ہووے اور
اوسمین سے آواز باہر آوے اگر پانون ایک جگہ پر رکھے رہے تو اوس وقت پانون اوٹھاوے اور

دہنی کہڑکی میں سر نکالے اور کہے حی علی الصلوۃ تب پھیر دیوے بائیں کہڑکی کیطرف اور اپنا سر کہڑکی میں
نکالے اور کہے حی علی الفلاح تاکہ اعلام بخوبی حاصل ہووے اور اعلام کے معنی نماز کیواسطے خبر کرنا
مسئلہ اور اقامت مثل اذان کے ہے لیکن اقامت کے الفاظ جلدی جلدی کہے اور حی علی الفلاح کے
بعد قد قامت الصلوۃ کہے دوبار اور منہ سب قبلے کیطرف کرے اذان کیطرح اور اذان کہنیکے بیچمین اور
اقامت کہنیکے بیچمین بات نہ کہے یعنی اذان اقامت کہتے ہوئے نہ بات کرے مسئلہ اور متاخرین
لوگوں نے تثویب کو پسند رکہا ہے سب نماز کیواسطے اور قدیم لوگوں کے نزدیک مکروہ ہے
مگر فجر کیوقت مکروہ نہیں اور روایت ہے مجاہد سے اونہوں نے کہا کہ میں عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ
ایک مسجد میں گیا اور اوسمیں اذان ہوچکی تھی اور ہم ارادہ رکھتے تھے کہ اوسمیں نماز پڑہیں تب موذن نے
تثویب کہی پہر عبد اللہ بن عمرؓ مسجد سے نکلے اور مجہسے کہا کہ نکل ہمارے ساتھ اس بدعتی کے پاس سے
اور اوس مسجد میں نماز نہ پڑہی اور عبد اللہ بن عمرؓ نے تثویب کہنے والونکو مکروہ جانا اسواسطے کہ لوگونے
بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اوسکو نکالا یہ جامع ترمذی میں ہے آتی حدیث سے قدیم لوگون نے
مکروہ جانا اور تثویب کے معنی اعلام کے بعد اعلام کرنا مثلاً الصلوۃ الصلوۃ خواہ قامت قامت
یا مانند اس کے دوسری لفظ کہنا مسئلہ موذن اذان اور اقامت کے درمیان میں چار رکعت کے
موافق بیٹھے مگر مغرب کیوقت نہ بیٹھے بلکہ تہوڑی دیر کرے تب اقامت کہے مسئلہ ایک نماز فوت ہوئی
ہووے تو اوسکے واسطے اذان اور اقامت دونو کہے اور اگر بہت سی نمازیں فوت ہوئی ہوں تو پہلی نماز
کیواسطے اذان اور اقامت کہے اور باقی نمازوں میں مختار ہے چاہے دونوں کہے چاہے فقط اقامت کہنے پر کفایت کرے
مسئلہ محدث کی اذان جائز ہے اور اقامت بہی مکروہ ہے اور اگر وہ اقامت کہے تو دوہرائی نہجاوے اور جنبکی اذان
اور اقامت دونوں مکروہ ہیں اگر وہ اذان کہے تو دوہرائی جاوے اور اقامت کہے تو دوہرائی نجاوے اسواسطے کہ
شریعت میں دوبار اقامت کہنا نہیں آیا ہے کیونکہ اقامت حاضر لوگونکی خبر کیواسطے ہے تو بس ایک ہی کفایت ہے اور اذان

غائب لوگونکی خبر لیوا سطے تو ہمین شبہہ ہی کہ بعضون نے سنا ہوگا اور بعضون نے نہ سنا ہوگا تو پھر دوہرانی مین
ہوسکی فائدہ ہی مسئلہ جنب اور عورت اور مست اور دیوانے کی اذان مکروہ ہے اور اگر یہ سب کہین تو مستحب ہے
کو پھر دوہرالیوے مسئلہ مسافر اذان اور اقامت دونو کہے اور اگر دونو ترک کرے تو مکروہ ہے ولیکن اگر
اقامت پر کفایت کرے تو جائز ہے اور جو شخص کہ جماعت کی مسجد مین نماز پڑہے تو وہ اذان اور اقامت
دونو کہے اور اگر وہ ایک بھی ترک کرے تو مکروہ ہے اور جو شخص کہ اپنے گھر مین نماز پڑہے اور اوسکا گھر
شہر مین ہووے تو وہ اذان اور اقامت دونو کہے اور اگر وہ دونو ترک کرے تو جائز ہے اوسکی تئین اذان
اور اقامت محلے کی مسجد کی کفایت ہے جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہے اَذَانُ الحَیِّ
یَکفِینَا یعنی اذان محلے کی کفایت کرتی ہے ہمارے تئین اور یہ حکم اوسوقت ہے کہ اوسکے محلے کی مسجد مین اذان
اور اقامت ہوتی ہو اور اگر گانو مین ہووے اور وہانکی مسجد مین اذان اور اقامت ہوتی ہووے تو وہانکے
نمازیکا حکم شہر والے نمازیکا ہے جیسا کہ لکھ چکے یعنی دونو ترک کرے تو جائز ہے اور اگر وہانکی مسجد مین اذان
اور اقامت نہوتی ہووے تو وہان جو شخص کہ اپنے مکان مین نماز پڑہے اوسکا حکم مسافر کا ہے یعنی اگر فقط اقامت
کہے تو جائز ہے اور اگر دونو ترک کرے تو مکروہ ہے مسئلہ اور جب اقامت مین حی علی الصلوۃ کہے تب امام اور سب
لوگ کھڑے ہوجاوین اور جب قد قامت الصلوۃ کہے تب امام نماز شروع کرے **فصل تیسری نماز کی شرطون**
**کے بیان مین** اور شرطین نماز کی چھ ہین وہ سب نماز کے پہلے فرض ہین پہلی شرط یہ ہے کہ نمازیکا بدن پاک ہووے
یعنی اگر محدث ہووے تو وضو کر لیوے اور اگر جنب ہووے تو غسل کر لیوے اور اگر بدن مین کوئی نجاست لگی ہووے
تو دھو لیوے جیسا کہ ہم لکھ چکے ہین ان سب کا بیان دوسری شرط یہ ہے کہ کپڑا پاک ہووے اگر کوئی شخص ناپاک
کپڑے سے نماز پڑہ لیوے بغیر عذر کے تو نماز باطل ہووے مسئلہ جس شخص کا تین حصے کپڑا ناپاک ہووے اور ایک حصہ پاک
اور اوسکے پاس دوسرا کپڑا نہووے اور نہ کپڑیکا پاک کرنیوالا موجود ہووے جیسے کہ پانی اور سرکہ وغیرہ تو اوسی کپڑے سے
نماز پڑہے اور پھر نہ دوہراوے اور اگر اوس کپڑے کے ہوتے ہوئے ننگا پڑہے تو درست نہین ہے اگر تین حصے

زیادہ ناپاک ہے اور ایک حصے سے کم پاک تو افضل ہے اوسی کپڑے کو پہننا اور ننگا بھی پڑہے تو درست ہی ادا اگر
تمام کپڑا ناپاک ہووے اور ننگا پڑہے تو درست ہی لیکن اوسی کپڑے سے پڑہے تو بہتر ہے جسمین اوسکا بدن عورت چھپا رہی
اور جو شخص کپڑا نپاوے تو وہ ننگا نماز پڑہے اشارے سے خواہ کہڑا خواہ بیٹھا اگر مستحب ہے کہ بیٹھ کر پڑہے اشارے سے
اسواسطے کہ اندام نہانی بیٹھنے کیوقت چھپا رہتا ہے اور یہی افضل ہے اور تیسری شرط نماز کا مکان پاک
ہووے اسقدر کہ دونو پانون اور دونو زانو اسپر رکہ سکے اور سجدہ کر سکے اگر اوسکے سوای اور باقی جگہ ناپاک
ہووے تو نماز درست ہی مسئلہ اگر مصلی چہوٹا ہووے اسطرحکا کہ اگر دونون پانون رکہے تو سر تک نہ پہنچے
اور زمین ناپاک ہے تو اس حالت مین مصلی پانون کے نیچے رکہے سجدے کی جگہ پر نہین کیونکہ نماز مین
پانون کا پاک جگہ پر ہونا معتبر ہے جب پانون پاک جگہ پر ہوا نماز درست ہوئی اور عوام لوگ اسطرحکا مصلی سجدے کی
جگہ پر رکہتے ہین اور پانونکی جگہ خالی رکہتے ہین ایسا نکیا چاہیئے مسئلہ اگر مریض کے نیچے بچھونا نجس ہووے اور مریض کا
حال اسطرح ہے کہ اگر دوسرا کپڑا اوسکے نیچے بچھاوین تو اوسیوقت پہر ناپاک ہو جاوے تو اسصورت مین وہ
مریض اوسی نجس کپڑے پر نماز ادا کرے نماز اوسکی درست ہے اور اگر کوئی مریض اسطرحکا ہے کہ بچھونا بدلنے
سے اوس مریض کو ایذا ہوتی ہے اگرچہ دوسرا بچھونا ناپاک نہین ہوتا ہے تو اسصورت مین بھی وہ مریض اوسی
بچھونے پر نماز پڑہے مسئلہ اور اگر بالکل زمین ناپاک ہے یا تمام کیچڑ ہے اور کہین خشک نہین ہے تو اسصورت مین
کہڑے ہو کے نماز اشارے سے ادا کرے یہ مسئلہ عمدۃ الاسلام سے لکہا ہے چوتھی شرط نماز کی عورت کا چھپانا
ہے اور عورت کہتے ہین اوس بدنکو جسکا چھپانا فرض ہے اوسکا ہم تفصیل بیان کرتے ہین انشاء اللہ تعالی
مسئلہ عورت مردون کیواسطے ناف کی نیچے سے زانو کی نیچے تک ہے اور ناف عورت مین داخل نہین ہے
اور زانو عورت مین داخل ہے اور لونڈیون کیواسطے عورت مرد کیطرح ہے مگر اوسکے واسطے پیٹھ اور پیٹ
بھی عورت ہی اور آزاد عورتون کیواسطے تمام بدن عورت ہے منہ اور دونو ہتیلی اور دونو قدم اسکے سوا
ہین یہ تینون عضو نماز کے حق مین عورت نہین ہین اگر نماز مین یہ سب کہلے رہینگے تو نماز درست ہوگی لیکن

شہوت کی نظر سے دیکھنے کے حق میں یہ عضو بھی عورت کا حکم رکھتی ہیں تو پھر بیگانہ مرد کی تئیں منہ اور دونو ہتیلی اور
دونو قدم شہوت کی نظر سے دیکھنا حرام ہے مسئلہ جو بدن کہ عورت میں داخل ہے اوسمیں سے ہر ایک عضو کا
چوتھا حصہ کھلنا نماز کو باطل کرتا ہے مثلاً آزاد عورت کی پہیلی اور پیٹ اور ران اور دبر اور فرج ان میں
کسی عضو کا چوتھا حصہ کھلا ہوگا تو نماز درست نہوگی اسیطرح بال جو سر سے لٹکتا ہے چوتھا حصہ کھلا ہوگا
تو نماز درست نہوگی کیونکہ سر دوسرا عضو ہے اور بال جو لٹکتا ہے سو دوسرا عضو ہے خلاصہ یہ ہے
کہ عورت میں ہر ایک عضو کا چوتھا حصہ کھلنا نماز کو باطل کرتا ہے اسمیں پیٹھ بھی اور دوسری عضو بھی جو
آگے ہے یا مرد کا ذکر یا خصیہ چوتھا حصہ کھلیگا تو نماز درست نہوگی کیونکہ ذکر دوسرا عضو ہے اور خصیہ دوسرا
عضو اسیطرح دوسرے عضو کا کھلنا جو عورت میں داخل ہے اور اسیطرح لونڈی کا حکم ہے مسئلہ عورت چھپانا
دوسرے آدمی سے فرض ہے اپنا دیکھنا منع نہیں ہے مثلاً کوئی شخص اپنے تئیں نماز میں ننگا دیکھے تو نماز
درست ہے اور اگر دوسرا دیکھے تو نماز درست نہووے مسئلہ اور جو شخص کپڑا اپنا دینی ننگا ہے بیٹھکے رکوع
سجدہ سے نماز ادا کرے اور یہ کھڑے ہوکے ادا کرنے سے بہتر ہے جیسا کہ اوپر لکھا چکا پانچویں شرط
قبلے کیطرف منہ کرنا مگر جو شخص قبلہ کیطرف منہ نہ لا سکے دشمن کے خوف سے کہ دشمن قبلے طرف ہووے یا
کوئی جانور پھاڑنے والا قبلے طرف ہووے اوسکے خوف سے قبلہ طرف منہ نہ لا سکے تو اسصورت میں
جسطرف سکے اوسطرف نماز پڑہے خواہ کھڑے خواہ بیٹھے خواہ لیٹے کے مسئلہ اگر کوئی اسطرحکے مکان میں
جا پڑے کہ اوسکو قبلے کیطرف معلوم نہووے تو اوس جگہ جو شخص کہ حاضر ہووے اوس سے پوچھے اور نماز
ادا کرے اور اگر بغیر پوچھے نماز پڑہے اپنے دل میں ٹھہرا کے تو درست نہیں ہے اگرچہ قبلے کیطرف پڑی ہوتی
اور اگر اوس جگہ کوئی نہووے کہ اوس سے پوچھے تو اپنے دل میں تحری کرے جسطرف کو اوسکے دلکو
یقین ہووے اوسیطرف نماز پڑہے اور بعد نماز کے اگر معلوم ہوا کہ قبلے کیطرف یہ نہتی تو نماز اوسکی درست
ہوئی اور پہر دوہرا وے اگرچہ دوسری طرف پڑہی ہووے اور تحری کی یعنی دلمیں ٹھہرالیا مسئلہ

ایک

ایک شخص نے تحری کر کے نماز شروع کی اور اوسکی ایک رکعت پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری طرف
ہے تو اوسیطرف پھر جاوے اور باقی نماز اسیطرف ادا کرے اور اگر ایک رکعت دوسری طرف پڑھی کہ پھر اوسکے
تئین معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری طرف ہے تو اوسیطرف بھی جاوے اور باقی اوسیطرف ادا کرے اسیطرح اگر چار رکعت تحری سے
چار طرف پڑھے تو درست ہے مسئلہ اور اگر کوئی شخص بغیر تحری کے نماز شروع کرے تو نہین درست ہے اگرچہ
اوسنے قبلہ کیطرف پڑھی ہووے کیونکہ جس مکان مین قبلہ نہ معلوم ہووے تو اوس مکان مین قبلہ تحری کیطرف ہے
اور اوسنے تحری نہ کی مسئلہ اگر اندہیری رات مین ایک جماعت نے جماعت کی نماز پڑھی اور ہر ایک نے
ایکطرف قبلہ ٹھہرا لیا اور اپنے اپنے تحری کیطرف ہر ایک نے منہ کیا اور اونمین سے کسیکو معلوم نہین ہے کہ امام
کسطرف منہ کیے ہے مگر سب کوئی یہ جانتا ہے کہ امام ہمارے پیچھے نہین ہے تو سبکی نماز درست ہوئی لیکن اگر اونمین سے
کسینے نماز مین جانا اوسطرف کہ مقتدین کہ جسطرف امام منہ کیے ہے اور اوسنے جانکر اوسطرف منہ کیا تو اوس شخص کی
نماز درست نہوگی اور اسیطرح اوسکی نماز بھی درست نہوگی جسنے معلوم کیا کہ امام ہمارے پیچھے ہے اور قبلے
کیطرف ہمارے دیار مین دو مغرب کے بیچ مین ہے صورت اوسکی یہ ہے کہ جاڑے مین جب خوب چھوٹا دن ہووے
تب اوس دن زمین آفتاب ڈوبنے کی جگہ معلوم کرے اور گرمی مین جب خوب بڑا دن ہووے تب اون دنون مین
آفتاب ڈوبنے کی جگہ معلوم کرے اوسی دونون کے بیچ مین قبلہ ہے اگر ان دونو طرفونکے باہر پڑھے تو نماز
درست نہین ہے اور بعض کہتے ہین کہ داہنی طرف دو حصے چھوڑے اور بائین طرف ایک حصہ اوسکے بیچ مین نماز
ادا کرے چھٹی شرط نیت کرنا ہے اور نیت کے معنی دلمین قصد کرنیکے ہین یعنی دلمین جاننا کہ یہ کون نماز ادا
کرتا ہے اور نیت کرنا دلمین فرض ہے اور زبان سے مستحب ہے اگر نیت کرے فقط دلمین جانے کہ یہ فجر کی نماز ہے
مثلاً تو یہ نیت درست ہے اور اگر زبان سے نیت کرے اور دلمین نیت نکرے تو نماز درست نہین ہے تو بہتر اور افضل اسکا
یہی ہے کہ دلمین قصد کرے اور زبان سے بھی اوسکی لفظ کہے مسئلہ نفل اور تراویح اور سب سنتون کیواسطے
اگر مطلق نماز کی نیت کرے تو درست ہے یعنی اگرچہ صلوٰۃ النفل یا صلوٰۃ السنۃ یا صلوٰۃ التراویح نکہی فقط یہی نیت

ایسے کہ مین اتنے دن کی نماز ادا کرتا ہون تو درست ہے اور فرض کیواسطے شرط ہے کہ نیت مین مقرر کرے کہ فلانے وقت
کی فرض نماز ادا کرتا ہون جسطرح ظہر یا عصر وغیرہ سے اور دو رکعت ہو مثلاً فجر کی تو رکعتی صلوٰۃ الفجر کہے اور
اگر چار رکعت ہووے مثلاً ظہر کی تو اربع رکعات صلوٰۃ الظہر کہے اور تین رکعت ہون مثلاً مغرب کی تو ثلاث رکعات
صلوٰۃ المغرب کہے مسئلہ اگر مقیم نے ظہر کی نیت فقط صلوٰۃ الظہر کہا اور اربع رکعات نہ کہا تو اوسکی نماز درست
ہوئی اسواسطے کہ ظہر کی نماز چار رکعت ہے جب اوسنے ظہر کی نیت کی گویا چار رکعت کی نیت کی اور رکعات کے
عدد کی نیت کرنا کچھ شرط نہین ہے اگر اوسنے اربع خواہ ثلث نکہا تو نماز ہوجاویگی مسئلہ امام کے تئین امامت کی
نیت کرنا شرط نہین ہے مثلاً ایک شخص ہے کہ وہ اکیلا فرض نماز ادا کرتا ہے اور دوسرا شخص آیا اور اقتدا
کیا نماز مقتدی کی درست ہوگی مگر مقتدی کیواسطے نیت اقتدا کی شرط ہے اگر مقتدی نیت اقتدا کی نکرے
تو نماز اوسکی درست نہووے اور اقتدا کے معنی تابعداری کرنا مسئلہ اگر امام رکوع مین جاتا ہے اور مقتدی
تمام نیت زبان سے کہ نہین سکتا اس سبب سے کہ اگر تمام نیت زبان سے کہے تو اوس رکعت کو نپاوے تو
اسطرح کہے کہ دَخَلْتُ فِی صَلٰوۃِ هٰذَا الْاِمَامِ اور ہندی مین یون کہے داخل ہوا مین اس امام کی نماز
مین مسئلہ اور نیت نماز کی ہندی مین یا جو زبان کہ اوسکی ہووے اوس زبان مین درست ہے مسئلہ اگر دلمین
جانے کہ ہم نماز ظہر کی پڑھتے ہین اور نیت کرتے وقت اوسکی زبان سے عصر نکلجاوے تو ظہر کی نماز درست ہوگی
اور زبان کا کچھ اعتبار نہین رکھتا ہے اسواسطے کہ نیت دلکی چیز ہے اور اوسکی دلکی نیت نماز مین تحریمہ
کہنے سے ملی ہے تو نیت کی شرط ایسے ہے کہ نیت اور تحریمہ مین فرق نکرے یعنی نیت اور تحریمہ کے درمیان مین
کوئی کام نکرے کہ نیت اور تحریمہ جدا ہوجاوے بلکہ نیت کے پاس ہی تکبیر تحریمہ کی کہے اور تحریمہ کا بیان
آگے لکھتے ہین انشاء اللہ تعالے **فصل چوتھی نماز کی صفت کے بیان مین** نماز کے اندر سات فرض
ہین اور اون فرضون کو نماز کی صفت کہتے ہین پہلا فرض نماز کا تحریمہ ہے اور تحریمہ کہتے ہین پہلی تکبیر کے تئین
اسواسطے کہ جو کچھ کہ نماز کے پہلے مباح ہے جسطرح کہانا پینا اور بات کرنا وغیرہ تحریمہ کہنے کے سبب سے وہ سب

دائم ہوجاتا ہی اور تحریمہ کیا ہے کہ جس لفظ مین اللہ کی تعظیم نکلے اوس لفظ سے نماز شروع کرنا جسطرح
اللہ اکبر یا اللہ اجل یا اللہ اعظم یا الرحمن یا سبحان اللہ یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ اور مانند اسکے جو لفظین
ہین اور جس لفظ مین دعا اور سوال ہے جسطرح اللہم اغفرلی یا استغفر اللہ اور مانند اسکے تو اس لفظ سے
شروع کرنا درست نہین ہے مسئلہ مناسب ہے کہ تکبیر تحریمہ کے لفظ مین یعنی اللہ کی لفظ مین جو ہمزہ ہے
اوسپر مد نکرے اس واسطے کہ اوسکے معنی اسطرح پر ہوجاتے ہین کہ اللہ بزرگ ہے یا نہین اگر اسمعنی
معتقد ہووے تو کافر ہووے لیکن نماز تو باطل ہوتی ہے خواہ نخواہ معتقد ہووے خواہ نہین اور اگر
اکبر کے بے کی بعد الف کہے یعنی اکبار کہے تو اوسکی نماز باطل ہووے اور اگر اوسکے معنی پر معتقد ہووے
تو کافر ہووے اسواسطے کہ اکبار نام شیطان کا ہے مسئلہ اگر مقتدی نے امام کے پہلے تکبیر تحریمہ کی
کہے تو وہ مقتدی امام کی نماز مین نہین داخل ہوا اور صحیح یہ ہے کہ اپنی نماز مین بھی نہین داخل ہوا اور
دوسرا فرض نماز کا قیام ہے اور قیام کے معنی کھڑے ہوسکے ہین مسئلہ کھڑے ہوکی نماز پڑھنا فرض ہے جو کھڑا ہو سکتا ہو
اور قیام اوسقدر فرض ہے کہ قرأت فرض اوسمین پڑھ سکے اور یہ قیام بغیر عذر بیماری کے ترک نہین
ہے سو قیام فرض نماز ہی مین فرض ہے اور نفل اور سنت مین فرض نہین اگر نفل یا سنت بیٹھکے پڑھے تو درست
ہے مگر فجر کی نماز کی سنت بیٹھکے درست نہین ہے اسواسطے کہ فجر کی سنت واجب کے قریب ہے اور
تیسرا فرض نماز کا قرأت ہی اور قرأت کہتے ہین قرآن پڑھنے کو مسئلہ اور نماز مین ایک آیت دراز جسطرح
آیۃ الکرسی یا آیت قل اللہم مالک الملک یا مانند اسکے یا تین آیت چھوٹی پڑھنا فرض ہے امام ابو یوسف اور
امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک اور امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک ایک پڑھنا فرض ہے چھوٹی ہووے خواہ بڑی
جسطرح طہ یا ص یا ق یا مدہامتان اور شرح وقایہ مین لکھا ہی کہ ایک آیت پڑھنا فرض ہے مگر جو شخص کہ ایک ہی
آیت پر کفایت کرے تو وہ شخص گنہگار ہووے واجب کے ترک کے سبب سے اسواسطے کہ فقط قرأت فرض ہے
مگر فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور سورہ ملانا بھی فاتحہ کے ساتھ واجب ہے جیسا کہ آگے لکھینگے انشاء اللہ تعالی مسئلہ قرآن کی

فرض نماز مین دو رکعت مین فرض ہے اور نفل اور سنت اور وتر مین سب رکعات مین فرض ہے مسئلہ امام جمعہ
عیدین تراویح اور فجر کی نماز مین اور پہلی دو رکعت مغرب مین اور پہلی دو رکعت عشا مین اداء ہووے خواہ قضا
قرآن جہر سے پڑہے اور تراویح کی نماز اور تینون رکعت وتر مین بہی رمضان کے مہینے مین جہر کرے اور جہر کے
معنی بلند آواز سے پڑہنا اور باقی سب نمازون مین خفی پڑہے اور خفی کے معنی آہستہ پڑہنا اور جہر کی یہ حد ہے
کہ اگر جماعت کم ہو جہر کرے تب بہی دوسرے کو سنا دے اور خفی کی یہ حد ہے کہ اگر خفی کرے تب بہی آپ سنے اور
اکیلا نمازی اگر ادا نماز پڑہتا ہے تو اوسکو اختیار ہے چاہے جہر پڑہے اور چاہے خفی اور اگر قضا پڑہتا ہے
تو واجب ہے اوسکو خفی پڑہنا اور سنت قرأت کی سفر مین دو طرح پر ہے ایک ضرورت کی حالت مین جسطرح سے
دشمن کا خوف یا چورونکا خوف ہووے اسطرح پڑہے کہ فاتحہ اور جو سورہ کہ خوش آوے پڑہے اور دوسرے
غیر ضرورت کی حالت مین جب امن ہووے اور کسیکا خوف نہووے تو اسصورت مین فجر اور ظہر کی نماز مین
فاتحہ کے بعد مثل سورہ بروج اور اذا السماء انشقت کے پڑہے اور عصر اور عشا کی نماز مین فاتحہ کے بعد وہ
سورہ پڑہنی ہے جو سورہ بروج سے چہوٹی ہووے اور مغرب کی نماز مین نہایت چہوٹی سورہ پڑہے اور سنت
قرأت کی حضر مین بہی دو طرح ہے پہلی طرح بہ فراغت کے وقت فجر اور ظہر کی نماز مین طوال مفصل پڑہے اور
عصر اور عشا مین اوساط مفصل پڑہے اور مغرب کی نماز مین قصار مفصل پڑہے اور طوال مفصل سورہ
حجرات سے سورہ بروج تک ہین اور سورہ بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل ہین اور لم یکن سے آخر
قرآن تک قصار مفصل ہین اور دوسری طرح یہ ہے کہ ضرورت کے وقت جسطرح وقت تنگ ہے تو اسصورت مین
اسقدر پڑہے کہ وقت نجاوے اور حضر کہتے ہین اوسکے مقیم ہونیکی جگہ کو اور مکروہ ہے کسی سورہ کا مقرر کرنا
نماز کیواسطے یعنی اسطرح پر مقرر کرنا کہ جب نماز پڑہے تب اوسکے سوا دوسری سورہ نہ پڑہے مسئلہ اور موتم
قرآن نہ پڑہے بلکہ سنے چپ رہے اور موتم کہتے ہین اوسکو جو پہلی رکعت سے امام کی نماز مین ملا ہووے اور
موتم اسواسطے کہا تاکہ معلوم ہووے کہ جو پہلی رکعت سے نہ ملا ہوگا تو امام کے فارغ ہونیکے بعد اوسکو پہنچ

کی نماز پڑہنی چاہئیے اور اوسکا بیان آگے آویگا انشاء اللہ تعالے غرض یہ ہو کہ امام کے پیچھے وقت مقتدی چپ
رہے اور سنے جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور جب
پڑہا جاوے قرآن نماز مین تب سنو تم سب اوسی قرآن کی تئین اور چپ رہو جبتک کہ امام تلاوت کرتا ہو شاید کہ
تم سب رحمت کیے جاؤ . اور جمعہ کے روز جب امام خطبہ پڑہتا ہے تب بھی چپ رہے اور سنے اسواسطے کہ خطبے مین قرآن کا
آیت شامل رہتی ہے اور کہا گیا ہے کہ جہان کہین کہ قرآن پڑہا جاوے وہان سنو اور یہ آیت سورۂ اعراف مین ہے
اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ یعنی امام
نہین کیا گیا ہے مگر اسواسطے کہ اقتدا کیجاوے اوسکے ساتھ اور اوسکی پیروی کیجاوے تو چاہئے کہ اوسکی موافقت اور متابعت
کرے فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا پہر جب تکبیر کہے امام تب تکبیر کہو تم سب اور جب قرآن پڑہے امام
تب خاموش رہو تم سب اور سنو اوسکی قرأت کی تئین اور اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت
کی ہے خلاصہ یہ ہے کہ مقتدی سنے اور چپ رہے یہان تک کہ اگر امام خواہش دلانے یا وحشت دلانے کی آیت
پڑہے یا خطبہ پڑہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجے تب بھی چپ رہے مگر جب خطبہ پڑہے اور یہ آیت
پڑہے یَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا تب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجے مسئلہ اگر
ایک شخص نے عشا کی پہلے دونو رکعت مین فاتحہ پڑہا اور سورہ نہ پڑہا تو آخری دونو رکعت مین فاتحہ کے بعد
سورہ پڑہے اور جہر سے پڑہے ان دونون رکعتونکو اگر امام ہووے اور اگر کسینے پہلے دونو رکعت مین فاتحہ نہ پڑہا تو آخری دونو رکعت مین
اوس فاتحہ کا بدلہ نہ پڑہے کیونکہ آخری دونو رکعت مین فاتحہ پڑہے گا تو اگر اوس فاتحہ کا بدلہ بھی پڑہے گا
تو ایک رکعت مین دو فاتحہ ہو جاوینگے اور یہ غیر مشروع ہو اور چوتہا فرض نماز کا رکوع ہے اور رکوع
کے معنی پیٹھ خم کرنا مسئلہ اگر کوئی شخص کوزہ پشت ہووے یعنی کبڑا ہووے اور اوسکی پیٹھ کا
خم رکوع کرنیکے موافق ہووے تو وہ شخص رکوع کیواسطے سر سے اشارہ کرے اور پانچوان فرض
نماز کا سجدہ ہے اور سجدہ کے معنی زمین پر پیشانی رکہنا اور سجدہ مین پیشانی اور ناک دونون لگاوے

بعد اگر سجدہ فقط پیشانی سے کرے اور ناک نہ لگاوے تو درست ہے اور اوسکے اولٹے درست نہیں مگر
جبکہ پیشانی میں زخم ہے تب اگر فقط ناک سے سجدہ کرے تو درست ہے اور سجدہ کرنا سات بدن پر سنت ہے
یعنی دونوں پانوں اور دونوں زانو اور دونوں ہاتھ اور پیشانی پر اور سجدہ کرنا پیشانی اور دونوں پانوں سے
فرض ہے یہاں تک کہ اگر سجدہ میں کوئی شخص زمین سے دونوں پانوں اوٹھالیوے تو اوسکی نماز باطل ہووے
مسئلہ اگر ایک شخص مگر سکے پیچ پر سجدہ کرتا ہے یا اوسکا کپڑا جو زیادہ ہے اوسپر سجدہ کرتا ہے مثلاً
اوسکا اوڑھنے یا پہننے کا کپڑا اوسکے منہ کے جگہ پر جا پڑے اور وہ اوسپر سجدہ کرے تو درست ہے
اور اگر کسی مجسم دار چیز پر سجدہ کرتا ہے مثلاً سنگریزی پر تو اگر اسکی پیشانی زمین پر پہونچتی ہے تو درست ہے
اور اگر نہیں پہونچتی ہے تو نہیں اور اسیطرح اگر ازدحام ہووے اور جگہ کم ہووے تو نمازی کی پیٹھ پر سجدہ
کرے اور وہ نمازی وہی نماز پڑہتا ہووے جو یہ پڑہتا ہے درست ہے اور جو شخص کہ دوسری نماز پڑہتا ہے
یعنی ظہر پڑہتا ہے وہ عصر یا یہ ادا پڑہتا ہے وہ قضا یا یہ جماعت پڑہتا ہے اور وہ جماعت سے بے نصیب ہے
اکیلا پڑہتا ہے تو اوسکی پیٹھ پر درست نہیں ہے اور اسیطرح جو شخص کہ نماز پڑہتا ہی نہیں اوسکی پیٹھ
بھی درست نہیں ہے سوال اسمیں کیا حکمت ہے کہ نماز میں ایک رکوع فرض ہے اور سجدے دو
جواب اسمیں دو وجہ ہیں ایک یہ کہ جب فرشتوں کی تئیں حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ کرو تب فرشتوں نے
سجدہ کیا اور ابلیس علیہ اللعنۃ نے سجدہ نکیا پہر جب فرشتوں نے سر اوٹھایا اور ابلیس کے تئیں دیکھا کہ
لعنت کا طوق اوسکے گلے میں پڑا ہے تب شکرانہ کیا کہ حق تعالی نے ہمکو اپنی فرمانبرداری کی توفیق دی اور
سبھوں نے پہر دوسرا سجدہ کیا اسواسطے دو سجدے فرض ہوے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ پہلے سجدہ میں
اشارہ ہے کہ ہم خاک سے پیدا کیے گئے ہیں اور خاک پر سر رکھتے ہیں اور دوسرے سجدے میں اشارہ ہے
کہ ہم خاک میں ملینگے تو خاک پر سر رکہیں آور یہ کافی میں لکھا ہے اور عمدۃ الاسلام میں مشائخ سے لکھا ہے
کہ پہلا سجدہ ایمان کی نعمت کے شکر کیواسطے اور دوسرا سجدہ ایمان کے باقی رہنے کیواسطے

اور چھٹا فرض نماز کا قعدہ اخیرہ ہے اسقدر کہ تشہد پڑھ سکے اور قعدہ کے معنی بیٹھنے کے ہین اور
ساتوان فرض نماز کا باہر آنا نمازی کا نماز سے اوس کام کے سبب سے جو نماز کا تباہ کرنے والا
ہے مثلاً ایک شخص نے قعدہ اخیرہ کے بعد کوئی بات کہی یا قہقہہ مار کے ہنسا تو وہ شخص نماز سے
باہر آیا و لیکن سلام کی لفظ کے ساتھ نماز سے باہر آنا واجب ہے

**پانچوین فصل نماز کی واجبون کے بیان مین**

واجب ہے نماز مین **پہلی** سورہ فاتحہ پڑھنا اور
**دوسری** فاتحہ کے ساتھ سورہ خواہ تین آیت چھوٹی خواہ ایک آیت بڑی کا ملانا اور **تیسری**
مقرر کرنا قرات کا پہلے دو رکعت مین یعنی قرات دو رکعت مین فرض ہے و لیکن غیر معین خواہ
پہلی دو رکعت مین پڑھے خواہ پچھلی مین مگر دو رکعت مین پہلے پڑھنا واجب ہے **چوتھی** نگاہ رکھنا
ترتیب کا یعنی ہر فرض اور واجب کو اوس کے مقام پر ادا کرنا **پانچوین** تعدیل ارکان کی اور
تعدیل ارکان کے معنی ٹھہرنا رکوع اور سجدے مین ایکبار تسبیح کہنے کی مقدار **چھٹی** پہلا قعدہ یعنی بیچ کا بیٹھنا
چار رکعت والی نماز یا تین رکعت والی نماز مین فرض ہی ہووے خواہ نفل خواہ سنت **ساتوین** تشہد
پڑھنا دونو قعدہ مین اور تشہد کہتے ہین التحیات کو جیسا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے
کہا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے تئین یہ تشہد پڑھایا کہ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اور محیط اور شرح وقایہ اور ہدایہ اور قدوری مین اسیکو تشہد لکھا ہے اور اسی طرح مشہور بھی ہے
**آٹھوین** نماز سے باہر آنا لفظ سلام کی کہکر **نوین** دعاء قنوت پڑھنا وتر مین **دسوین** عیدین کی
نماز مین تکبیرین کہنا **گیارہوین** بلند پڑھنا جسمین بلند پڑھا جاتا ہے جیسا کہ اوپر لکھ چکے مسئلہ اوس
امام کے تئین بلند پڑھنا واجب ہے اور جو شخص کہ اکیلا پڑھتا ہے اوسکے تئین بلند پڑھنا مستحب ہے

بارھوین آہستہ پڑھنا جسمین آہستہ پڑھا جاتا ہے یعنی ظہر اور عصر مین **فائدہ** جانو تم کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم شروع اسلام مین سب نمازون مین بلند پڑھتے تھے اور مشرکین ایذا کرتے اور گالی دیتے
اللہ و رسول کو تب حکم ہوا اللہ تعالی کا کہ رات کی نمازونمین بلند پڑھو اور دن کی نمازون مین آہستہ تب ظہر اور
عصر کی نمازین حضرت آہستہ پڑھتے تھے اسواسطے کہ کافر اوس وقت ایذا دینے کیواسطے مستعد رہتے اور مغرب کے
وقت کافر کھانے پینے مین مشغول رہتے اور عشا اور فجر کیوقت سوتے رہتے سو اون وقتونمین حضرت بلند
پڑھتے تھے اور یہی حکم باقی رہا ہے اگرچہ وہ عذر مسلمانونکے غلبے کے سبب سے جاتا رہا اور سواے
ان فرض اور واجب کے جو کچھ کہ نماز مین ہے وہ سنت ہے یا مستحب

## چھٹی فصل نماز کی سنتونکی بیان مین

اور سنت ہے نماز مین دونو ہاتھ اوٹھانا تحریمی کی تکبیر اور دعاء قنوت کی تکبیر اور عیدین کی
تکبیر کے واسطے کان کی لہر تک اور عورتین کندھے تک اوٹھاوین اور ہاتھ اوٹھاتے وقت انگلیونکو
مٹھی سے کھلی رکھنا یعنی مٹھی بندھی نرکھے اور یہ نکوئی خیال کرے کہ انگلیونکا پھیلانا سنت ہے بلکہ انکی
کو اپنی حالت پر چھوڑ دے نہ پھیلاوے نہ سمٹاوے اور یہی شرح وقایہ مین ہے اور امام کی تکبیرین
بلند کہنا اور ثنا پڑھنا تحریمے کی تکبیر کے بعد فرض نماز ہووے یا سنت یا وتر یا نفل اور امام ہووے یا مقتدی
یا اکیلا سبمین برابر ہین اور ثنا یہ ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى
جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ٭ **مسئلہ** اور ہدایہ مین آیا ہے کہ جل ثناؤک فرض نماز مین نہ کہے اور قاضی
شہاب الدین ملک العلما نے لکھا ہے کہ جل ثناؤک مشہور روایت مین نہین آیا ہے اور یہی صاحب جواہر
نے بھی لکھا ہے **فائدہ** صاحب عمدۃ الاسلام نے شاہان مین سے لکھا ہے کہ توبہ حضرت آدم علیہ السلام
کی ثنا پڑھنے کی برکت سے قبول ہوئی ہمارے تئین حکم ہوا کہ پہلے ہم ثنا پڑھین جسمین نماز ہماری قبول ہووے
**فائدہ** ثنا تسبیح ہے اون فرشتونکی جو عرش اوٹھاتے ہین ایک فرشتہ کہتا ہے سبحانک اللہم
وبحمدک دوسرا کہتا ہے تبارک اسمک تیسرا کہتا ہے تعالی جدک چوتھا کہتا ہے

لا الٰہ غیرک تو ہر جو شخص کہ ثنا پڑھتا ہے تو ثواب پاتا ہے اون چارون فرشتوں کا جو عرش اوٹھاتے ہین اور
تعوذ یعنی اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ آہستہ کہنا اکیلا ہووے خواہ امام اور مسبوق کہے یعنی
جو شخص کہ پیچھے سے نماز مین ملا ہے کیونکہ تعوذ قرآن پڑھنے کیواسطے ہے اور مسبوق قرآن پڑھیگا اسواسطے وہ
کہے مگر جب اپنی باقی نماز کی پڑھنے کو اوٹھے تب پہلے تعوذ پڑھ کے قراءت شروع کرے اور مقتدی جو
شروع نماز سے ملا ہے وہ نہ کہے کیونکہ وہ قرآن نہ پڑھیگا اور شرح وقایہ اور ہدایہ مین یہی لکھا ہے مسئلہ
اور عیدین مین ثنا کے بعد تکبیرون تکبیر کے بعد تعوذ کہے جسمین قرآن پڑھنے کے نزدیک ٹھہرے اور تسمیہ یعنے
بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ آہستہ سی کہنا اور الحمد اور سورت کے بیچ مین تسمیہ نہ کہے اور یہی شرح وقایہ
مین لکھا ہے امام ہووے خواہ اکیلا اور فاتحہ کے بعد آہستہ سے آمین کہنا امام ہووے خواہ اکیلا اور
مقتدی کیواسطے جہریہ نماز مین سنت ہے یعنی جب امام وَلَا الضَّالِّین پڑھے تب مقتدی بھی آہستہ سے
آمین کہے اور آمین کے معنی قبول ہوجیو اور مردون کیواسطے دہنا ہاتھ بائین پر رکھنا ناف کے نیچے اور
عورتین چھاتی پر ہاتھ رکھین اور رکوع مین جاتے وقت تکبیر کہنا اور رکوع مین دونون ہاتھون سے دونون زانو
پکڑنا اور زانو پکڑتے وقت انگلیونکو کھلی رکھنا مسئلہ اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ جب رکوع مین جاوے
تب دونون زانو دونون ہاتھون سے پکڑے اور انگلیونکو کشادہ کرے اور یہ سنت ہے ولیکن سجدہ مین انگلیونکو
سمیٹ رکھے اور اوسکے سوا سب حالتین انگلیونکو اپنی عادت پر چھوڑ دیوے اور رکوع مین سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیمِ
کہنا تین بار اور قومہ یعنی سیدھا کھڑا ہونا رکوع کے بعد اور جب رکوع سے سر اوٹھاوے تب سَمِعَ اللّٰہُ
لِمَن حَمِدَہٗ کہنا امام کے واسطے سنت ہے اور مقتدی کو واسطے رَبَّنَا لَکَ الحَمدُ کہنا سنت ہے اور شرح وقایہ
اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ جو شخص اکیلا پڑھتا ہے تو وہ دونون کہے یعنی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ
الحَمدُ اور سمع اللہ لمن حمدہ کے یہ معنی ہین کہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی اوس شخص کے سراہنے کو جو اوسکو
سراہتا ہے اور سجدہ مین جاتے وقت تکبیر کہنا اور سجدے کی حالت مین دونون ہاتھ اور دونون زانو کو زمین

رکھنا اور پیشانی اور دونون پانون رکھنا تو فرض ہے اور سُبحان ربّی الاعلیٰ سجدہ مین کہنا تین بار اور
مردون کیواسطے سنت ہے قعدہ مین بایان پانون بچھانا اور اوسی پر بیٹھنا اور داہنا پانون کھڑا رکھنا اور
عورتونکو سنت ہے بائین چوتڑ پر بیٹھنا اور دونون پانون داہنی طرف نکالنا اور اسیکو عربی مین تورک کہتے ہین
اور دو سجدے کے بیچ مین بیٹھنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنا اور دعاے ماثورہ پڑھنا قعدۂ اخیرہ
مین اور دعاے ماثورہ کہتے ہین اوسکو جو پیغمبر صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا ہووے یا قرآن کے موافق ہووے
اور وہ دعا نہ چاہیے جو آدمی کے کلام مین ملتی ہووے مثلاً اللہ تعالی مجھکو بہت سا مال دے یا فلانی عورت کے
ساتھ میری شادی ہووے اسطرح نکیا چاہیے اور دونون طرف سلام پھیرنا **فصل ساتوین نماز کے
مستحب کے بیان مین** اور اسیکو آداب کہتے ہین مستحب ہے نماز مین سجدے کی جگہ پر دیکھنا قیام مین اور رکوع مین
پشت پانو پر دیکھنا اور سجدہ مین ناک کی طرف دیکھنا اور قعدہ مین گودی کیطرف دیکھنا اور یہ حکم فرض و نفل سب مین
برابر ہے اور جمہائی آتے وقت منہ بند کرنا اور تحریمہ کی تکبیر کہتے وقت دونون ہتھیلیان آستین سے باہر نکالنا اور
کھانسی کا دفع کرنا اپنے مقدور بھر اور جب موذن اقامت مین حی علی الفلاح تک پہونچے تب نماز کیواسطے کھڑے
ہو جانا اور جب موذن قد قامت الصلوٰۃ تک پہونچے تب امام کی تئین نماز شروع کرنا اور ترتیل قرآن پڑھنے
مین اور ترتیل کے معنی حرفونکا ادا کرنا اور وقفونکا لحاظ رکھنا اور وقف کہتے ہین ٹھہرنیکو یعنی جہان پر ماد ہووے
وہان ٹھہر جاوے اور رکوع مین سر کو پیٹھ کے برابر رکھنا اور سجدہ مین جاتے وقت پہلے دونون زانو رکھنا بعد
اسکے دونون ہاتھ بعد اوسکے ناک بعد اوسکے پیشانی اور اوٹھتے وقت اسکی اولٹی کرنا یعنی پہلے سر اوٹھاوے
تب ہاتھ تب زانو اور سجدہ مین دونون ہاتھونکے بیچ مین سر رکھنا اور ہاتھ اور پانون کی انگلیونکو قبلے کیطرف
متوجہ کرنا اور قیام مین دونون پانونکے بیچ مین چار انگل کا فرق رکھنا اور قعدہ مین دونون ہاتھ دونون زانو پر رکھنا
اور دونون داہنے اور بائین پھیرنا سلام مین اور رکوع اور سجدہ کی تسبیح تین مرتبہ سے زیادہ کہنا اس شرط پر کہ طاق
کے جفت نکرے اسواسطے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم طاق پر ختم کرتے تھے یعنی پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ

یانو مرتبہ کہے اور یہ حکم اکیلے کیواسطے ہی اور اگر امام ہووے تو اس طرح پر زیادہ نکرے کہ مقتدیون کو رنج ہووے
یہانتک کہ بہاگنی بہاگنی کرین کیونکہ یہہ مکروہ ہے اور محیط اور فتاوی مختصر شافی مین لکہا ہے کہ امام کو چاہیے کہ
پانچ مرتبہ کہے تا کہ مقتدی لوگ تین مرتبہ کہہ سکین اور سجدہ مین دونون کو کشادہ رکہنا شکم سے اور شکم کو ران سے
اور ران کو پنڈلی سے اور پنڈلی کو زمین سے اور عورت ہووے تو اوسکی اولٹی کرے یعنی خوب سمٹی ہوئی سجدہ
کرے اور پیٹ کو ران مین چہپا دے اور مسبوق کو تشہد مین منتظر رہنا کہ امام فراغت کرے تب باقی نماز کیواسطے
کہڑا ہووے اور فجر کی نماز مین پچاس آیت پڑہے یا ساٹہ آیت پہلی رکعت مین اور بیس آیت دوسری رکعت مین
اور ظہر کی نماز مین دونو رکعت مین تیس آیت کے موافق پڑہے اور عصر اور عشا کی نماز مین بیس آیت کے
موافق اور مغرب مین چہوٹی سورتین اور وہ لم یکن سے آخر قرآن تک ہے اور یہ حکم اختیار کی حالت مین
ہے اور ضرورت کی حالت مین جو کچہ ہو سکے وہ بہتر ہے اور اسکا بیان ہم اوپر لکہہ چکے ہین **فصل آٹہوین**
**نماز کی ادا کرنیکے قاعدیکے بیان مین** اس فقیر عاجز نے جب فرض اور واجب اور سنت
اور مستحب نماز کے بیان کیے تب اوسکے دلمین یہ خواہش ہوئی کہ اب نماز کے ادا کرنیکی ترکیب بہی بیان
کیا چاہیے کہ جسمین صاف صاف ہر ایک لوگونکو معلوم ہو جاوے اور وہ لوگ ہر ایک فرض اور واجب اور سنت
اور مستحب کو اوسکے مقام پر ادا کرین سو وہ بیان یہہ ہے کہ جب نماز پر کہڑا ہووے تب دلکو خوب جمع کرے
اور دنیا کی اندیشے دلسے دور کرے اور یہ معلوم کرے کہ مین اللہ تعالی کو دیکہتا ہون اور اگر مین نہین دیکہتا تو
اللہ تعالی تو مجکو دیکہتا ہی جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ
اسکے یہ معنی ہین کہ تو عبادت کر اللہ تعالی کی اسقدر کہ گویا تو اوسکو دیکہتا ہے اور اسمین کچہ شک نہیو
ہے کہ جس شخص کا یہ حال ہووے گا تو وہ شخص نہایت ہیبت اور تعظیم اور شرم کے ساتہ جہکائے ہوئے
نہایت خوف اور شوق اور محبت سی کہڑا رہیگا فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ پہر اگر تو اللہ تعالی کو نہین دیکہتا ہے
تو اللہ تعالے تو تجکو دیکہتا ہی تو یہ شخص کہہ جانے گا کہ اللہ تعالی مجکو دیکہتا ہی تو وہ شخص بہی نہایت خوف

اور احتیاطات کے کھڑا رہیگا اور اپنے بائیں نہ دیکھیگا اسکو خیال کیا چاہیے کہ اگر کوئی شخص بادشاہ کے
روبرو کھڑا ہووے اور بادشاہ اوسکے احوال کو دیکھا کرے کہ یہ شخص کسطرحکا کام کرتا ہے تو اوس شخص کو یہ چاہے
نہ ہوگی کہ ذرا کسیطرف دیکھے یا بے ادبی کرے یا کھجے جیسے یا ہنسے اور نماز میں تو اللہ تعالے کے روبرو
کھڑا ہوتا ہے جو سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور تمام عالم کا بھید اوس پر کھلا ہوا اور سب پر غالب اور جو چاہے
سو کر ڈالے اور جو چاہا سو کیا اور جو چاہتا ہے سو کرتا ہے تو مناسب ہے کہ جب نماز پڑھنے کھڑا ہووے تب اوس معبود کے
سوا سب کا خیال اور اندیشہ دور کرے اور نماز میں مشغول ہووے اور نماز کی یہ ترکیب ہے کہ پہلے قبلے
کی طرف کھڑا ہووے اور دونوں پانووں کے درمیان میں چار انگل کا فرق چھوڑے اور دونوں ہاتھ لٹکا دے
اور اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ
پڑھے تب نیت کرے اور دونوں ہاتھ کان تک اوٹھاوے اسطرح پر کہ دونوں انگوٹھے کان کی لو میں چھو جاویں
اور تکبیر تحریمہ کی کہے یعنی اللہ اکبر اور اگر عورت ہووے تو کندھے تک ہاتھ اوٹھا دے اور تکبیر تحریمہ کی کہنے کے
بعد داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کے ناف کے نیچے اور عورت ہووے تو چھاتی پر ہاتھ باندھ رکھے اور رکوع کے قومہ میں
اور سجدتین کی تکبیروں میں ہاتھ چھوڑ دیتے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ جس قیام میں کہ ذکر دراز ہووے یعنی بہت
پڑھنا ہووے تو اوسمیں ہاتھ باندھے رہے مثلاً نماز میں قرآن پڑھتے وقت یا دعاء قنوت پڑھتے وقت
یا جنازے کی نماز میں اور جس قیام میں کہ ذکر دراز نہیں ہے یعنی بہت پڑھنا نہیں ہے تو اوسمیں ہاتھ چھوڑے
رہے مثلاً رکوع سے کہ قومہ یا عیدین کی تکبیر زائد میں اور قومہ کہتے ہیں رکوع کے بعد کھڑے ہونے کو اور ہاتھ باندھنے
کی یہ ترکیب ہے کہ داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے حلقہ باندھے اور بائیں ہاتھ کو اوسی سے
پکڑے اور باقی تین انگلی بائیں ہاتھ کی اوپر رکھے اور ثنا پڑھے تب اعوذ پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہہ کر سورۂ فاتحہ پڑھے اگر تنہا ہو آہستہ سے آمین کہے اور فاتحہ کے ساتھ سورت ملا دے اور اگر ایک یا بڑی
آیت ملا دے مثلاً ثم نظر تب بھی درست ہے تب سورت ملانیکے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاوے

اسطرح سے کہ اللہ کے الف کو قیام سے شروع کرے اور اکبر کی رے کو رکوع میں تمام کرے اور دونوں گھٹنے
دونوں ہاتھوں سے پکڑے اور انگلیوں کو کشادہ کرے اور پیٹھ خوب بچھا دے اسقدر کہ نہ تو سر اونچا کرے اور نہ اونچا نیچا کرے
بلکہ پیٹھ اور سر برابر رکھے اور رکوع میں آرام لیوے اور تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہے تب بعد اسکے سمع اللہ لمن حمدہ
کہتے ہوئے کھڑا ہووے اسطرح کہ سمع اللہ کے سین کو رکوع سے شروع کرے اور حمدہ کی ہے کو قومہ میں
تمام کرے اور اگر مقتدی ہو تو ربنا لک الحمد کہے اور قومہ میں آرام کرے بعد اسکے اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جاوے
اسطرح کہ اللہ کے الف کو قومہ سے شروع کرے اور اکبر کی رے کو سجدہ میں تمام کرے لیکن سجدہ میں جاتے
وقت پہلے دونوں زانو رکھے زمین پر بعد اسکے دونوں ہاتھ بعد اسکے ناک بعد اسکے پیشانی اور سجدہ میں جاوے
تب دونوں ہاتھ بیچ میں منہ کو رکھے اور دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کے برابر رکھے اور انگلیاں
ملی ہوئی ہیں اور دونوں بازو کشادہ رکھے اور شکم کو رانوں سے دور رکھے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ شکم کو اسقدر
کشادہ رکھے کہ اگر ایک بکری کا بچہ چاہے تو نکل جاوے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جب کہ صف میں ہووے تو اسقدر کشادہ
نہ رکھے تاکہ اسکے پاس والے کو ایذا پہنچے اور پاؤں کی انگلیوں کو قبلے کی طرف متوجہ کرے اور اگر عورت
ہووے تو سمٹی ہوئی سجدہ کرے جیسا کہ اوپر لکھا گیا اور کہے سبحان ربی الاعلی تین مرتبہ خواہ زیادہ اور امام ہووے
تو پانچ مرتبہ کہے بعد اسکے اللہ اکبر کہتا ہوا سر اوٹھا دے اسطرح کہ اللہ کے الف کو سجدے سے شروع کرے اور اکبر
کی رے کو بیٹھنے میں تمام کرے اور اسطرح اوٹھے کہ پہلے ناک تب پیشانی تب دونوں ہاتھ اوٹھا دے اور بایاں پاؤں بچھا دے
اور داہنا کھڑا رکھے اور اسکی انگلیاں قبلے رخ رہیں اور بیٹھے اسقدر کہ اعضا آرام لیویں اور نظر سینہ پر رکھے بعد اسکے
اللہ اکبر کہتا ہوا پہلے سجدے کیطرح دوسرا سجدہ کرے اور اوسیطرح سبحان ربی الاعلی کہے بعد اسکے دوسرے تکبیر
اللہ اکبر کہتا ہوا اپنا سر اوٹھا دے تب دونوں زانو اوٹھا کر کھڑا ہو جاوے دونوں پاؤں پر بغیر بیٹھے ہوئے
اور زمین پر ہاتھ ٹیکے نہ کھڑا ہووے اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کیطرح ادا کرے مگر دوسری رکعت میں
ثنا اور تعوذ نہ کہے اور نہ ہاتھ اوٹھاوے اور جب دوسری رکعت تمام ہووے تب بایاں پاؤں بچھا دے

اور اوسپر بیٹھے اور داہنا پانوں کھڑا رکھے اور اونگلیاں پانوں کی قبلہ رخ رکھے اور دونوں ہاتھونکو دونوں
زانو پر رکھے اور مٹھی کھلی رکھے اور اونگلیاں قبلہ رخ رہین زانو پر بھی ہوئی اور شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک
خنصر اور بنصر کو بند کرے اور بیچلی اونگلی اور ابہام کو حلقہ کرکے باندھے اور سبابہ یعنی کلمے کی اونگلی سے
اشارہ کرے یعنی اوسکو اوٹھادے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھنے کے
وقت اور اسیطرح ہمارے عالمون سے بھی روایت ہے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے غرض یہ کہ ہمارے مذہب مین
بھی یہ سنت ہے اور عورت ہووے تو اوسیطرح بیٹھے جیسا کہ عورتون کیواسطے لکھ چکے تب بعد اسکے التحیات
پڑھے اور پہلی التحیات پر کچھ زیادہ نہ کرے اور دوسری دونون رکعت مین فقط الحمد پڑھے اور یہ افضل ہے
اور اگر سبحان اللّٰہ سبحان اللّٰہ کہو یا جب کھڑا رہے پچھلی دونو رکعتون مین تب بھی جائز ہے مگر افضل ہے الحمد پڑھنا
اور جب دونو رکعت تمام ہو چکین تب اوسیطرح بیٹھے جسطرح پہلے بیٹھا تھا اور التحیات پڑھکر اور درود پڑھے درود یہ ہے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اور یہ درود صحیح اور مشکوۃ مین لکھا ہے جب درود پڑھ چکے تب دعاء ماثورہ پڑھے اور دعاء ماثورہ یہ ہے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
اَلْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ یہ پڑھے اور چاہے تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ
ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ
اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اسکے یہ معنی ہین کہ اے الٰہی بیشک مینے ستم کیا ہے اپنی جان پر بہت
سا ستم اور کوئی نہین بخشتا ہے بندونکے گناہونکو مگر تو ہی ہے تو مجکو بخش دے خاص بخشنا اپنی پاس سے
اور رحم کر اور مہربانی کر میرے اوپر بیشک تو ہی بخشنے والا بندون کے گناہونکا اور بندونپر مہربانی کرنیوالا
مشکوۃ اور مصابیح مین لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے کہ مینے کہا یا رسول اللہ

مجھکو کوئی دعا سکھلائیے کہ اوسکو مین اپنی نماز کے آخر مین پڑھا کرون تب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صدیق اکبر سے
فرمایا کہ تو اسی دعا کو پڑھا کر خلاصہ یہ ہے کہ جو دعا کہ حضرتؐ نے فرمائی ہووے یا قرآن کی آیت ہووے
وہ پڑھے تب داہنی طرف کو بعد داہنی طرف منہ پھیرے اسطرح پر کہ گوشہ اوسکا نظر پڑے اور اوسکا رخسارہ پیچھے
سے نظر پڑے اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اوسی طرح بائین طرف کہے اور امام ہووے تو دونون
سلام مین آدمی اور فرشتون کی نیت کرے جو سب اوسکے پیچھے ہین اور اگر مقتدی ہووے تو امام کی نیت بھی کرے
اور اگر اکیلا ہووے تو فقط فرشتون کی نیت کرے اور جب امام سلام سے فارغ ہووے تب داہنی یا بائین طرف کو
پھر کے بیٹھے اور جو دعا کہ چاہے پڑھے مگر بہتر یہ ہے کہ ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھے بعد اوسکے دونون ہاتھون کو
دونون کاندھون کے برابر اوٹھاوے اسطرح پر کہ دونون بغلین ظاہر ہووین اور جو حاجت چاہے سو اللہ سے مانگے
اور چاہے تو یہ مناجات پڑھے رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ
رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور اگر اکیلا ہووے
تو مختار ہے چاہے داہنے بائین منہ کر کے بیٹھے چاہے نہ بیٹھے **فصل نوین جماعت کے بیان مین** اے عزیز
لایا ہے کہ جماعت سنت مؤکدہ ہے جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْجَمَاعَةُ مِنْ سُنَنِ
الْهُدٰى لَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا الْمُنَافِقُ یعنی جماعت سنت مؤکدہ ہے اوس سے خلاف نہین کرتا ہے مگر جو منافق
ہوتا ہے اور جماعت کا ثواب اکیلے پڑھنے سے زیادہ ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہے
کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً
یعنی جو نماز کہ جماعت کے ساتھ پڑھتے ہین وہ نماز زیادتی کرتی ہے ثواب مین اوس نماز سے کہ اکیلے پڑھتے ہین
ستائیس درجے اور یہ حدیث مشکوٰۃ مصابیح سے ہے خلاصہ یہ ہے کہ جماعت سنت مؤکدہ ہے اور قریب واجب کے
مسئلہ اور بہتر ہے امامت کیواسطے وہ شخص کہ جو نماز کے مسئلے خوب جانتا ہووے اور اگر اسمین برابر ہووین تو وہ

شخص جو قرآن شریف خوب پڑھتا ہووے اور اگر اسمین بہی برابر ہووین تو وہ شخص کہ بڑا پرہیزگار ہووے
جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ صَلّٰی خَلْفَ عَالِمٍ تَقِیٍّ فَکَاَنَّمَا صَلّٰی خَلْفَ نَبِیٍّ یعنی جس شخص نے
کہ نماز پڑہی عالم پرہیزگار کے پیچہے تو ایسا ہے کہ اوسنے نبی کے پیچہے نماز پڑہی اور اگر اسمین بہی برابر ہووین
تو وہ شخص کہ جو عمر مین زیادہ ہی اسواسطے کہ اوسکے امام ہونے مین جماعت زیادہ ہوگی اور اگر عمر مین برابر
ہووین تو اوس وقت وہ شخص بہتر ہے کہ جس سے سب لوگ راضی ہووین مسئلہ اور مکروہ ہے امام کرنا
غلام کو اسواسطے کہ اوسکو فراغت علم سیکہنے کی نہین رہتی ہے اور اعرابی کو اسواسطے کہ اونمین نادان
بہت ہوتے ہین اور اعرابی کہتے ہین جنگلی لوگونکو جو شہر کے باہر رہتے ہین اور بدکار کو اسواسطے کہ وہ اپنے
دین کے کام کی بہلائی نہین کرتا ہے اور اندہے کو اسواسطے کہ اوس سے نجاست لگنیکے احتیاط کم ہوتی
ہے اور حرام زادے کو اسواسطے کہ اوسکے باپ نہین ہے کہ اوسکو ادب کرے تو اکثر اتفاق ہوتا ہے
کہ وہ نادان ہوتے ہین اور اسواسطے امامت ان سبھونکی مکروہ ہے کہ انکے امام ہونے مین لوگونکو نفرت
ہوتی ہے اور اگر ایسے سب لوگ آگے ہوئیں اور امامت کرین تو درست ہے جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ نے کہا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِيْرٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا
یعنی لڑائی کرنا کافرون سے فرض ہے تمہارے اوپر ہر امیر کے ساتھ ہو کر نیک ہووے یا بدکار ہووے وَاِنْ عَمِلَ
الْكَبَائِرَ اور اگرچہ گناہ کبیرہ کرتا ہووے وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا
اور نماز واجب ہی تمہارے اوپر جماعت مین ہر مسلمان کے پیچہے نیک ہووے یا بدکار وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ اور
اگرچہ گناہ کبیرہ کرتا ہووے یعنی جائز ہے اوسکے ساتھ اقتدا کرنا اگرچہ مکروہ ہے اور یہ اوس وقت ہی کہ اوسکی بدکاری
کفر تک نہ پہونچی ہووے یا پرہیزگار مرد اوس جگہ حاضر نہووے وَالصَّلٰوةُ عَلَى الْجَنَائِزِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ
اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ اور نماز جنازے کی واجب ہے ہر مسلمان پر نیک ہووے یا بد اور اگرچہ گناہ کبیرہ کرے
اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کی یہ حدیث مشکوٰۃ مصابیح کی ہی اور مکروہ ہے امامت بدعتی اور مکروہ ہے

جماعت عورتون کی جبکہ فقط عورتین ہی ہوین یعنی عورت ہی امام اور عورت ہی مقتدی ہووی اور عورتین اگر
جماعت کرین تو جو عورت کہ امام ہووے وہی بیچمین کھڑی ہووے آگے نہ بڑہے اور اسیطرح اگر ننگے لوگ جماعت
کی نماز پڑہتے ہین تو جو امام ہووے وہ بیچمین کھڑا ہووے آگے نہ بڑہے مسئلہ اور مکروہ ہی جوان عورت کا
حاضر ہونا سب جماعت مین اور بڈہی عورتکا ظہر اور عصر مین اور اگر فجر اور مغرب اور عشا کے وقت جماعت مین
حاضر ہووین بڈہی عورتین تو کچہ دہشت نہین ہے مسئلہ اور درست ہے اگر اقتدا کرے وضو والا تیمم
والے کے ساتہ اور پانون دہونے والا موزے پر مسح کرنیوالے کے ساتہ اور کھڑا ہونے والا
کوز پشت کے ساتہ بیٹہنے والے کے ساتہ اسواسطے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹہ کے امامت کی ہی
اور اشارہ کرنیوالا اشارہ کرنیوالی کے ساتہ اور نفل پڑہنے والا فرض پڑہنے والے کے ساتہ اور یہی ہدایہ
اور شرح وقایہ مین ہے مسئلہ اور اگر مرد اقتدا کرے عورتکے ساتہ اور لڑکے کے ساتہ اور [illegible] کے ساتہ تو
درست نہین ہے اور اگر قرآن پڑہنے والا آمی کے ساتہ اقتدا کرے تو درست نہین ہے اور آمی کہتے ہین اوسکو
جو کہ ایک آیت بہی قرآن کی نہ جانتا ہووے اور اگر اقتدا کرے وہ شخص کہ کپڑا پہنے ہے ننگے کے ساتہ یا وہ
شخص کہ رکوع اور سجدہ بہی کرتا ہے اوسکے ساتہ اقتدا کری کہ جو اشارے سے رکوع اور سجدہ کرتا ہے
اور فرض پڑہنے والا نفل پڑہنے والے کے ساتہ تو درست نہین ہے مسئلہ اور اقتدا نکرے فرض پڑہنے
والا اوسکے ساتہ جو دوسرا فرض پڑہتا ہے مثلاً یہ ظہر پڑہتا ہی اور وہ عصر خواہ دوسرا فرض پڑہتا ہی مسئلہ اور جو شخص
کہ معذور ہووی یعنی ناک سے خون جاری ہووی یا پیشاب ہی جاری ہووی یا اور کچہ عذر ہووی جیسا کہ اوپر لکہہ چکے
تو جو شخص کہ ظاہر ہووی وہ اوسکے ساتہ اقتدا نکری کیونکہ اوسکی امامت درست نہین ہے اور معذور کی نماز درست ہے
مگر ہر نماز کے وقت وضو کریگا مسئلہ عمدۃ الاسلام مین لکہا ہی کہ حنفی کی [illegible] جو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا
منکر ہو درست نہین ہے مسئلہ ہدایہ مین لایا ہی کہ مقتدیونکے ساتہ امام نماز کو طول مت نکرے جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
کہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی اذا صلی احدکم للناس فلیخفف جبکہ نماز پڑہے تم لوگون مین سے

کوئی شخص آدمیون کیواسطے یعنی لوگون کی امامت کرے تب چاہیے کہ تخفیف کرے اور لوگون سے آگے اوپر رعایت کرے فَاِنَّ فِیْهِمُ السَّقِیْمُ وَالضَّعِیْفُ وَالْکَبِیْرُ سواسطے کہ اونکے بیچ مین بیمار اور کم زور اور بڈھا ہے وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْیُطَوِّلْ مَاشَآءَ اور جب نماز پڑھے تم مین سے کوئی اپنے ہی واسطے یعنی اکیلا پڑھے تب چاہیے کہ طول کرے جسقدر کہ چاہے اور یہ حدیث مشکوۃ مصابیح مین ہے فائدہ اور جو طول ہے کہ امام کو منع کیا ہے اوس سے یہ مراد ہے کہ جسقدر قرات سنت ہے اوس سے طول نکرے اور جسقدر کہ سنت ہے اوسقدر تو پڑھا چاہیے مسئلہ شرح وقایہ مین لایا ہے کہ امام طول نکرے پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے سوای فجر کی نماز کے مسئلہ اگر ایک ہی مقتدی ہووے تو اوسکو امام اپنے برابر داہنی طرف کھڑا کرے اور اگر مقتدی ایک سے زیادہ ہووین تو امام آگے کھڑا ہووے مسئلہ اور اگر امام کو نماز مین حدث ہووے تو مقتدی بھی نماز کو دوہراوے اسواسطے کہ امام کی نماز مقتدی کی نماز مین شامل ہے جب امام سے نماز مین فساد ہوا تب مقتدی کی نماز مین بھی فساد ہوا مسئلہ پہلی صف مین مرد کھڑے ہووین دوسری مین لڑکے کھڑے ہووین تیسری مین ہیجڑے کھڑے ہووین چوتھی مین عورتین کھڑی ہووین مسئلہ اگر ایک عورت مرد کے برابر آکے نماز پڑھے تو اگر وہ عورت شہوت دلانے والی ہووے اور دونون کے درمیان مین کچھ آڑ نہووے اور دونون تحریمہ کے وقت سے ملے ہووین اور جو وہ پیچھے آ بیٹھا ہووے سو یہ پڑھتی ہووے یعنی دونون مسبوق ہووین اور شروع نماز سے تحریمہ مین شریک ہووین تو اسصورت مین اگر امام نے عورت کے امامت کی نیت کی ہو تو مرد کی نماز باطل ہوگئی اور اگر امام نے عورت کی امامت کی نیت نہ کی ہو تو عورت کی نماز باطل ہوگئی مسئلہ اور ہدایہ مین لایا ہے کہ امامت کے نیت کرنیکی شرط اوسوقت مین ہے کہ جب عورت آگے مقتدی ہووے مرد کے برابر مسئلہ اگر نماز پڑہائی امی نے قرآن پڑھنے والے کو اور امی کو تو سبھونکی نماز باطل ہوئی اور اسکی وجہ یہ ہے کہ قاری کی نماز اسواسطے باطل ہوئی کہ اوسکو قرأت کی قدرت تھی اور امام نے قرأت ترک کی اور

سبکی نماز اسواسطے باطل ہوئی کہ جبکہ اوسنے خواہش کی جماعت کی تب واجب ہوا اوسپر کہ اقتدا کرے
قاری سے کیسا نہہ تاکہ قرات قاری کی اوسکی قرات ٹھہرے سو اوسنے ترک کیا اوس قرات کو قدرت رکہتے ہوے
مسئلہ اور اگر امام نے پہلی دو رکعت میں قرأت کی پہر اوسکو حدث ہوا تب اوسنے آخری دو رکعت کے واسطے
امی کو خلیفہ کیا تو اسصورت میں سبہونکی نماز باطل ہوگئی اور خلیفہ کرنے کا مسئلہ آگے معلوم ہوویگا انشاء اللہ تعالی
اوریہی ہدایہ میں لکہا ہے مسئلہ عمدۃ الاسلام میں سراجی سے لکہا ہے کہ اگر کسیکے محلے میں دو مسجد ہووین تو چاہئے
کہ قدیم میں پہر نماز ادا کرے اور اگر دونوں ساتہ کی بنی ہوئی ہووین تو اوسوقت جو نزدیک ہووے اوسمین نماز پڑہے اور
نہایہ میں یہ ہے کہ دور کی مسجد میں جاوے جماعت کی کثرت کیواسطے واللہ اعلم بالصواب **دسوین فصل نماز میں حدث
ہوجانیکے بیان میں** اگر ایک نمازی کو نماز میں بغیر قصد کے آپسے حدث ہووے تو وضو کرے اور
اوسی نماز کو پوری کرے یعنی جس مقام سے حدث ہوا ہووے اوسی مقام سے پڑہے یہانتک کہ اگر التحیات
کے بعد حدث ہوا تو چاہیے کہ وضو کرے اور آگے سلام پہیرے اسواسطے کہ نماز سے باہر آنا اپنے کام کے ساتھ فرض
ہے مگر افضل یہ ہے کہ دوبارہ نئے سرے پڑہے اوسکو چاہئے دہراوے مسئلہ اگر امام کو نماز میں حدث ہووے تو امام
دوسرے شخص کو خلیفہ کرے یعنی اپنے مکان پر کہینچ لیوے وہ نماز پڑہانے لگے جس مقام سے امام نے چہوڑا
ہووے اور امام چلا جاوے اور وضو کرے اسصورت میں اگر امام یعنی خلیفہ نماز سے فراغت بعد ہووے
تو اوسکو جسنے وضو کیا ہے اختیار ہے چاہے اوسی مقام پر جہان وضو کیا ہے پڑہ لیوے تاکہ چلنا نہ پڑے
نماز میں اور چاہے پہر آوے پہلے مکانپر تاکہ ایک ہی مکان پر نماز ادا ہووے اور یہی حکم اکیلے پڑہنے والے کا ہے
یعنی چاہے وضو کی جگہ پر پڑہے اور اگر وہ امام یعنی خلیفہ نماز سے فراغت نہوا ہووے تو پہلے امام پہر آوے
اور اپنے خلیفہ کے پیچہے نماز پوری کرے اور یہی حکم مقتدی کا ہے یعنی اگر امام نے فراغت کی ہے تو چاہے
وضو کی جگہ پر پڑہے اور چاہے پہلے مکان پر پڑہے اور اگر امام فراغت نہیں ہوا ہے تو پہر آوے اور امام
کے پیچہے نماز پوری کرے اور اسکو لاحق کہتے ہیں **فصل گیارہوین لاحق کے بیان میں**

لاحق کا مسئلہ اسطرحپر ہے جو شخص کہ پہلی رکعت سے جماعت مین داخل ہو مگر تمام نماز اوس امام کے ساتھ نہین پائی اس سبب سے کہ سو گیا یا اوسکو حدث ہوا تو وہ شخص بات نہ کیے چلا جاوے اور وضو کرکے پھر آوے اسصورت مین اگر امام نے کوئی رکعت پڑہی ہو تو چاہیے کہ اوس رکعت کو جو اوسنے نہین پائی ہے پہلے بغیر قرات کے ادا کرے تب بعد اسکے امام کی تابعداری کرے مثلاً ایک شخص ظہر کی نماز امام کے ساتھ پہلی ایک رکعت پڑہ چکا تہا کہ اوسکو حدث ہوا اور وہ گیا وضو کرنیکو جبتک کہ وہ آوے تب تک امام دوسری ایک رکعت پڑہ چکا تب وہ وضو کرکے آیا تو چاہیے کہ اوس ایک رکعت کو جو اوسنے نہین پائی ہے پہلے بغیر قرات کے پڑہ لیوے تب باقی جو دو رکعت ہین اوسکو امام کے ساتھ پڑہے اور اگر امام نماز سے فراغت ہو گیا تو اسصورت مین جو اوسنے نہین پائی ہے اوسکو بغیر قرات ادا کرے اور اس شخص کو لاحق کہینگے **فصل بارہوین مسبوق کے بیانمین** اور جو شخص کہ امام کے ساتھ آخر نماز مین ملے یعنی اوسکے اوپر کی نماز جاوے تو اوسکو مسبوق کہتے ہین اور مسبوق کا مسئلہ اسطرحپر ہے کہ مثلاً ایک شخص فجر کی نماز مین امام کی ساتھ دوسری رکعت مین پاوے تو ثنا اور تعوذ اور تسمیہ کہے اور جب امام سلام پھیرے تب چاہیے کہ اوٹھے اور آپ سلام نہ پھیرے اور وہ ایک رکعت جو اوسنے نہین پائی تہی ادا کرے اور اگر اوسکو معلوم ہووے وہ سورت جو امام نے پڑہی ہی تو فاتحہ کے بعد اوسی سورت کو جہر سے پڑہے اور نہین تو سورۂ اخلاص پڑہے اور اگر امام کو تشہد مین پاوے تو چاہیے کہ دونون رکعت اوپر کی ادا کرے جسطرح فجر کی نماز پڑہتا ہے یعنی فاتحہ کے بعد سورت ملاوے اور جہر سے پڑہے خلاصہ یہ ہے کہ اسطرح کوئی وقت ہووے جماعت مین داخل ہو جاوے اور جو اوسنے نہ پائی ہووے اوسکو جب امام سلام پھیرے تب ادا کرلیوے **فصل تیرہوین نماز کی فاسد ہونیکے بیانمین** نماز کو فاسد کرتا ہے بات کہنا سہو سے کہے خواہ قصد سے سوتے ہین یا جاگتے ہین تھوڑی یا بہت اور قصد کی معنی کوئی کلام جانکر بوجہ کے کرنا اور فاسد کرتا ہے قصد سے سلام کرنا اور اگر سہو سے سلام کریگا تو نماز فاسد نہوگی اسواسطے کہ سلام اللہ کی ذکر مین داخل ہے اگر سہو سے سلام کریگا تو ذکر مین داخل ہوویگا اور اگر قصد سے کریگا تو باتمین داخل ہوگا

اور یہ ظاہر ہے کہ اگر سہو سے اوسکے منہ سے نکل گیا تو اللہ کا نام سنا مضائقہ نہین اور اگر کسی شخص کو قصد سے
سلام کیا تو بات کرنا ٹھہرا اور فاسد کرتا ہے سلام کا جواب دینا قصد سے ہو یا سہو سے اور نالہ کرنا بلند آواز سے
اور آہ کرنا درد یا بیماری سے اور اُف کرنا اور آواز سے رونا درد سے یا مصیبت سے اور کھنکھارنا بغیر عذر کے
اور چھینک کا جواب دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا اور خبر بد کے جواب مین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا اور خوش خبری کے
جواب مین الحمد للہ کہنا اور عجیب خبر کے جواب مین سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کہنا اور لقمہ دینا اپنے امام کے سوا دوسرے کو
اور اگر اپنے امام کو لقمہ دیوے تو نماز باطل نہووے اور لقمہ دینیکے یہ معنی ہین کہ جو کوئی کہ نماز مین قرأت بھول
جاوے اوسکو یاد دلا دینا اور نماز مین قرآن دیکھکے پڑھنا اور نجس جگہ پر سجدہ کرنا اور نماز مین دعا کرنا یعنی طلب
کرنا وہ چیز جو آدمیون سے طلب کرتا ہے مثلاً کہے کہ یا اللہ تعالے فلانی عورت سے میرا نکاح کر دے یا کہے
کہ مجھکو ہزار دینار دے یا کہے کہ مجھکو اچھا کپڑا دے اور مثل اسکے جو بات ہے اور نماز مین کھانا اور پینا اور عمل
کثیر کرنا یعنی نماز مین جو کام کہ زیادہ کرے نماز کو باطل کرتا ہے اور زیادہ کام کے یہ معنی ہین کہ ایسا کام کرے کہ
جو کوئی دیکھے تو وہ جانے کہ یہ نماز نہین پڑھتا ہے یا نمازی آپ بوجھے کہ بہت کام زیادہ کیا یعنی نمازی کی عقل پر چھوڑ دیوے
اور نماز کو نہین فاسد کرتا ہے بہشت کے ذکر سے یا دوزخ کی دہشت سے رونا بلکہ اسطرح کا رونا نماز مین
مستحب ہے اور کھنکھارنا نماز مین عذر کے ساتھہ یعنی آواز بنانے کیواسطے کھنکھارے جسمین قرآن ٹھیک پڑھ سکے
اور وہ دعا جو آدمیون سے نہین طلب کرتا ہے اور تھوڑا کام کرنا اور کسیکا گذرنا نمازی کے آگے سے
نماز کو باطل نہین کرتا ہے مگر وہ شخص گنہگار ہوتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ اگر نمازی چھوٹی مسجد مین پڑھتا ہووے
تو نمازی کے آگے سے جانا جس جگہ سے ہووے گنہگار کرتا ہے اسواسطے کہ چھوٹی مسجد ایکہی مکان ہے
اور اگر بڑی مسجد مین یا میدان مین پڑھتا ہووے تو اس صورت مین اگر اوسکے سجدہ کی جگہہ پر سے کوئی جاوے
تو وہ گنہگار ہوتا ہے اور اگر نمازی دکان پر نماز پڑھتا ہووے یعنی اونچے مکان پر اور کوئی اوسکے سامنے
سے جاوے تو اس صورت مین اگر جانیوالیکا بعضا عضو نمازی کے بعضے عضو سے برابر ہو جاوے گا تو وہ

جانے والا گنہگار ہوویگا اور اگر برابر نہو گا تو گنہگار نہو گا مسئلہ اور جب کوئی شخص نماز میدان مین پڑہے
تب ایک سترہ ایک گز کا لانبا اور ایک انگل کا موٹا اپنے آگے گاڑ دیوے اور وہ سترہ اوسکے نزدیک اور دونو
ابرو مین سے ایک ابرو کی برابر ہووے اور سترہ کہڑا ہووے زمین پر پڑا نہووے اور زمین پر خط نہ کہینچے اور
اگر سترہ نہووے اور کوئی سامنے آوے یا سترہ ہووے اور کوئی سترے اور نمازی کے بیچ مین آوے تو اوسکو
منع کرے سبحان اللہ کہکر یا اشارہ سے اور تسبیح اور اشارہ ساتہہ نہ کرے خواہ تسبیح خواہ اشارہ
دونون مین سے ایک کرے اور امام کا سترہ کفایت ہے سبکے واسطے اور سترہ کہتے ہین آڑ کو مسئلہ
اور جب جانے کہ اس راہ مین کوئی نہ آویگا تو سترے کا ترک کرنا جائز ہے **فصل چودہوین نماز کی مکروہات**
**کے بیان مین** مکروہ ہے نماز مین کپڑا سر پر یا کندہے پر ڈالنا اور اوسکے کنارونکا چہوڑ دینا اسطرح کہ لٹکے رہین
اور کپڑے کا سمیٹنا دونون ہاتہون سے سجدہ مین جاتے وقت کہ مٹی یا دوسری چیز نہ لگے اور کپڑے یا بدن سے کہیلنا
اور بالونکا باندہنا جوڑے کی چاندی پر یعنی بیچ سر پر اور انگلیونکا توڑنا یعنی ملنا یا کہینچنا تاکہ آواز دیوے اور داہنی بائین
دیکہنا گردن پہیر کے اسطرح کہ منہ قبلے سے پہر جاوے اور بغیر گردن پہیرے آنکہونکے کنارے سے دیکہنا مکروہ ہے
اور مکروہ ہے کنکریونکا ٹالنا سجدہ کے واسطے مگر ایک بار مضائقہ نہین ہے اور ہاتہہ کمر پر رکہنا اور بدن توڑنا یعنی انگڑائی لینا
اور کتے کی بیٹہک بیٹہنا اور وہ اسطرح ہے کہ زانو کہڑا کرے اور چوتڑ پر بیٹہے اور مرد کو زمین کی تئین دونون بازونکا
بچہانا سجدہ مین اور عورتین اسیطرح سجدہ کرین اونکو مکروہ نہین ہے اور چار زانو بیٹہنا بغیر عذر کے اور نماز کے
باہر چار زانو بیٹہنا مکروہ نہین ہے اور امام کا کہڑا ہونا مسجد کی محراب مین اور امام کا کہڑا ہونا اکیلے
دکان پر یعنی قد آدم کے اونچے پر یا اوسکے الٹے یعنی امام اکیلا نیچے ہووے اور مقتدی اونچے پر ہووین
اور مکروہ ہے صورت کا ہونا نمازی کے آگے یا بازو کے برابر یا چہت کے اوپر یا سر کے اوپر لٹکی ہوئی یا
قبلے کیطرف دیوار مین ہووے اور اگر پیچہے ہووے یا قدم کے نیچے ہووے تو مکروہ نہین ہے اور اگر نماز کے
ادب مین سستی کرے اور بے لحاظی سے ننگے سر پڑہے تو مکروہ ہے اور نماز کی اہانت کرنا اور نا ضرور جانکے

ننگے سر پڑھنا مکروہ ہے اور اگر اپنے تئین عاجز اور ذلیل جانکے ننگے سر پڑھے تو مکروہ نہین ہے اور اچھا کپڑا ہوتے ہوے
برا کپڑا اپنا کر جس کپڑے سے بڑے آدمیونکے پاس نہ جاسکے مکروہ ہے اور نماز مین پیشانی کا پونچھنا خاک سے
فراغت ہونے سے پہلے اور آسمان کیطرف دیکھنا اور پگڑی کے پیچ پر سجدہ کرنا اور آیتونکا اور تسبیح کا شمار کرنا
انگلیون سے اور ایسے کپڑے کا پہننا جسمین صورت بنی ہووے مسئلہ اور مکروہ ہے جماع کرنا اور پیشاب کرنا اور
جا ضرور پھرنا مسجد کے اوپر اور مسجد کا دروازہ بند کرنا مسئلہ اور مکروہ نہین ہے مسجد مین گچ سے یا آبنوس سے
یا سونیکے پانی سے نقاشی کرنا اور محراب مین سجدہ کرنا اسطرح کہ کھڑا ہووے مسجد مین اور نماز پڑھنا ایسے کے پیچھے جو بیٹھا ہو
بات کہتا ہو اور اوس بچھونے پر نماز پڑھنا جسمین صورت بنی ہووے مگر سجدہ صورت پر نکرے یا صورت چھوٹی ہووے
جو کہ دیکھنے والے کو نظر نہ پڑے مثلاً چونٹی یا مکھی کی صورت ہووے یا صورت ایسی ہووے جسکی جان نہین ہوتی ہے مثلاً
کشتی کی یا درخت کی صورت ہووے یا صورت جاندار کی ہووے مگر اوسکا سر نہ بنا دے اور نماز مین سانپ
یا بچھو کا مارنا مسئلہ اور پیشاب کرنا اوس گھر کی چھت پر جسمین محراب بنائی ہے نماز پڑھنے کیواسطے اسواسطے
کہ وہ گھر حکم مسجد کا نہین رکھتا ہے مسئلہ اور مکروہ ہے مقتدی کیواسطے اکیلے کھڑا ہونا صفونکے پیچھے جس وقت
کہ صفون مین جگہ خالی ہووے یعنی اگر جگہ خالی ہووے تو اوسی جگہ کھڑا ہووے کہ وہ جگہ پر جاوے اور اگر صفون مین جگہ خالی نہو
تو پیچھے کھڑا ہونا مکروہ نہین ہے اور اگر کسی شخص کو صف مین سے اپنی طرف کھینچ لیوے اور اوسکے ساتھ کھڑا
ہووے تو یہ بہت خوب ہے اور یہ مسئلہ محیط مین ہے مسئلہ اور مکروہ ہے نماز مین تحریمہ کی تکبیر دو بار کہنا یعنی
اللہ اکبر کہنا اور نماز مین پہونکنا اسطرح سے کہ پاس کا آدمی سنے اور اسقدر پہونکنا کہ سنی بات مین داخل ہے
اور بات نماز کو باطل کرتی ہے اور بلند کہنا تسمیہ اور آمین اور تشہد کا اور تمام کرنا قرأت کا رکوع مین جاکر اور رکوع کی تسبیح
قومے کے شروع مین کہنا اور سجدے کی تسبیح جلسے کے شروع مین کہنا اور مکروہ ہے پہلی رکعت دراز کرنا نفل مین اور
مکروہ ہے دوسری رکعت دراز کرنا پہلی رکعت سے سب نمازون مین اور پیراہن اور تاج کا اوتارنا اور پہننا اور موزے کا اوتارنا
تھوڑے کام سے اور بہت کام سے تو نماز باطل ہو گئی اور خوشبوی اور پھول کا سونگھنا اور ہوا کرنا پنکھے

یا شکمے سے ایک دوبار اور آنکھہ بند کرنا اور بعضون نے کہاہے کہ اگر حضور دل کیواسطے بند کرے تو کچہ دہشت
نہین ہے اور ترک کرنا کسی سنت کا اور وہ چیز منہ مین رکہنا کہ جسکے رکہنے سے قرات نہو سکے اور جو چیز کہ دانت
مین ہے مثلاً گوشت وغیرہ اگرچہ تہوڑا ہووے اوسکا نگلنا اور سجدہ مین جاتے وقت دونون ہاتہہ زانو کے
پہلے زمین پر رکہنا بغیر عذر کے اور اوٹھتے وقت اوسکے الٹے کرنا یعنی ہاتہہ سے پہلے زانو اوٹہانا بغیر عذر کے
اور کشادہ رکہنا اونگلیونکا سوای رکوع کے اور تہوکنا اور ناک چہنکنا اور کسی سورہ کا مقرر کرنا کہ سوا
اوسکے نماز مین نہ پڑہے اور ایک رکعت مین دو سورہ کا پڑہنا بیچ کی ایک صورت چہوڑکے اور پچہلی سورت کو
پہلے پڑہنا اگرچہ دو رکعت مین ہووے مثلاً پہلی رکعت مین قل ہو اللہ پڑہے اور دوسرے مین تبت ید ا
اور نماز کا طول کرنا اسقدر کہ مقتدیونکو گران معلوم ہووے اور نماز کو ہلکی کرنا مقتدیونکی جلدی کیواسطے
اور ایکہی سجدہ دو بار پڑہنا ایک رکعت مین فرض نماز مین اور آستین کہینچنے اور بر تک آوٹہانا اور تکیہ کرنا
عصا پر یا دیوار یا ستون پر بغیر عذر کے مسئلہ اور مصحف اور شمشیر یا شمع اور چراغ آگے ہووے تو کچہ دہشت
نہین ہے مگر آگ جلتی ہوئی مکروہ ہے مسئلہ کمر باندہے ہوئے نماز پڑہنا مکروہ نہین ہے یہ مسئلہ
شرح اور ادے لکہاہے **فصل سترہوین وتر کی نماز کے بیان مین** وتر تین رکعت کی جیسے ہی تین رکعت
بعد سلام سے ہے اور تینوں رکعت مین الحمد کے بعد سورہ پڑہے اور تیسری رکعت مین رکوع کے پہلے ہاتہہ اوٹہا کے
تکبیر کہے تب بعد اسکے دعاے قنوت پڑہے اور دعاے قنوت یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ
وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ
اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى
عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ **فائدہ** ملحق کی حی کو کسرہ پڑہے اور ترک کے
کاف کو پیش پڑہے زبر پڑہنا غلط ہے مسئلہ اگر کوئی شخص دعاے قنوت نجانے تو یہ آیت پڑہے رَبَّنَا اٰتِنَا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یا تین مرتبہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ کہے

بانہ

یقین برتر تاکید سے کہے اور وتر کے سوای دوسری نماز مین قنوت نہین ہے مسئلہ اور اگر امام شافعی مذہب
ہووی اور وتر مین رکوع کی بعد قنوت پڑہے تو مقتدی بہی پڑہے اور اگر امام فجر کی نماز مین دعای قنوت پڑہے
تو مقتدی نہ پڑہے بلکہ چپ کہڑا رہے فائدہ اس خاکسار نے پہلے جو اس مقام مین شرح اور اوسے
لکہا تہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یا فاطمہ جو بندہ مومن اور مومنہ عورت کہ وتر کی بعد سجدہ مین سر رکہے
اور سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ پانچ مرتبہ کہے تب سر اوٹہاوی اور ایکبار آیۃ الکرسی
پڑہے اور پہر دوسری بار سجدہ مین جاوی اور پانچ مرتبہ پہر سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ
کہے تو قسم ہے اوس خدا کی کہ جسکے قدرت کی قبضے مین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ وہ بخشا جاوے
اپنی جگہ سے اوٹہنے کی پہلی اور ثواب سو حج اور عمرہ کا اور ثواب ہزار شہید کا پاوے اور ہزار فرشتے کو حکم ہووے
کہ اوسکیواسطے نیکی لکہین اور گویا کہ سو غلام آزاد کیے ہووین اور اوسکی دعا قبول پڑے اور ساٹہہ دوزخی
قیامت کی دن شفاعت کرے اور جب مرے تو شہید مرا ہووے سو بعد اوسکے خوب تحقیق کیا تو اوسکی
کہین سند نہ پائی مگر بعد سلام پہیرنے وتر کے کہے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ تین بار اور
تیسری بار آواز کو کہینچے اور بلند کرے یہ حصن حصین اور مشکوۃ مصابیح کا مضمون ہے اور بعد وتر کے
دو رکعت ہلکی نفل بیٹہ کے پڑہنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مشکوۃ مین بروایت ہے

## فصل سولہوین سنتونکی بیان مین

فجر کی نماز کے پہلے اور ظہر کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے
بعد اور عشا کی نماز کے بعد دو رکعت سنت ہے اور ظہر کی نماز کی پہلے اور جمعہ کی نماز کے پہلے اور جمعہ کی
نماز کی بعد چار رکعت سنت ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی نزدیک جمعہ کی بعد چھ رکعت سنت ہے
پہلے چار رکعت پڑہ کے تب دو رکعت سنت پڑہے اور یہ محیط مین ہے اور عصر کی نماز کے پہلے اور عشا کی
نماز کے پہلے اور عشا کی نماز کے بعد چار رکعت مستحب ہے اور مغرب کی نماز کی بعد بہی چھ رکعت
مستحب ہے مسئلہ اور مکروہ ہے دنکو ایک سلام کے ساتہہ چار رکعت نفل سے زیادہ پڑہنا اور

رات کو آٹھ رکعت نفل سے زیادہ پڑھنا ایک ہی سلام کے ساتھ یہ نہ کوئی خیال کرے کہ رات کو نفل زیادہ
پڑھنا منع ہے اسکے یہ معنی ہین کہ دن کو چار رکعت سے زیادہ اور رات کو آٹھ رکعت سے زیادہ کی نیت نہ باندھے
اور ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک افضل ہے چار رکعت کی نیت باندھنا دن اور رات دونون مین **مسئلہ**
فرض مین دو رکعت مین قرات فرض ہے اور وتر اور سنت اور نفل مین سب رکعت مین **مسئلہ** جب
نفل نماز قصد سے شروع کرے تب اوسکا تمام کرنا فرض ہوجاوے **فصل سترہوین تراویح کی**
**بیان مین** تراویح بیس رکعت عشا کی بعد اور وتر کے پہلے رمضان کی چاند رات سے آخر تک جماعت کے
ساتھ اور بغیر جماعت کی بھی مردون اور عورتون دونون کیواسطے سنت موکدہ ہے جب چاہے کہ تراویح ادا
کرے تو بیس رکعت کو دس سلام سے ادا کرے یعنی دو رکعت کی نیت باندھے دو رکعت تمام کر کے
دونون طرف سلام پھیرے اور چار رکعت کے بعد چار رکعت کے موافق بیٹھے اور تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھے
سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْکِبْرِیَاءِ
وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَةِ
وَالرُّوْحِ بعد اسکے دونون ہاتھ چھاتی کے برابر اوٹھاوے اور یہ مناجات پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّا
نَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ یَا خَالِقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ
یَا کَرِیْمُ یَا سَتَّارُ یَا رَحِیْمُ یَا جَبَّارُ یَا خَالِقُ یَا بَارُّ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اسیطرح چار رکعت کے بعد یہی تسبیح اور یہی مناجات پڑھے اور
جب بیس رکعت تمام ہوویں تب وتر کو جماعت کی ساتھ ادا کرے اور امام وتر کو بلند آواز سے پڑھے اور مقتدی
چپ رہے اور رکوع اور سجدہ مین امام کی تابعداری کرے جماعت کیطرح پر اور امام وتر مین پہلی رکعت مین الحمد کے
بعد سبح اسم یا انا انزلنا پڑھے اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون پڑھے تب بعد اوسکے بیٹھے اور التحیات
پڑھ کے اوٹھے اور فاتحہ کی بعد قل ہو اللہ بلند آواز سے پڑھے تب بعد اوسکے دونون ہاتھ کان کی لو تک

پہونچاوے اور تکبیر بلند کرے اور دعاء قنوت پڑہے اور مقتدی بہی دعاء قنوت پڑہے بعد اوسکے رکوع سجدہ
کرکے نماز تمام کرے اور دعاء قنوت ہاتہ باندہے ہوے پڑہے مسئلہ سوای رمضان کے وتر کو جماعت کے
ساتہ نہ پڑہے مسئلہ اور تراویح مین ایک ختم سنت ہے اگر امام حافظ قرآن ہووے تو ایک ختم تمام رمضان
مین کرے اور اگر لوگ سستی کرین تب بہی ایک ختم کو ترک نکرے اور دو ختم کرے تو فضیلت ہے اور
تین ختم کرے تو افضل ہے اور ترکیب ختم کی یہ ہے کہ اگر دس آیتین ہر رکعت مین پڑہے تو ایک ختم
ہووے تمام رمضان مین اور اگر بیس آیتین ہر رکعت مین پڑہے تو دو ختم ہووین اور اگر تیس آیتین ہر رکعت
مین پڑہے تو تین ختم ہووین اور یہی محیط مین لکہا ہے مسئلہ اور اگر امام حافظ قرآن نہووے تو ہر رکعت مین
ایکبار قل ہو اللہ پڑہے یا کوئی سورہ قصار مفصل سے پڑہے یا الم ترکیف سے آخر قرآن تک دو بار پڑہے
تاکہ ہر رکعت مین ایک سورہ پڑہی جاوے اور اسکا حکم ختم کا ہے اور یہ قول اصح ہے مسئلہ
عمدۃ الاسلام مین سراجی سے لکہا ہے کہ اگر شہر کے لوگ تراویح کا ترک کرین تو بادشاہ اون کے ساتہ لڑائی
کرے اس سنت کے قائم کرنیکے واسطے مسئلہ اور تراویح اسواسطے سنت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے کئی رات تراویح پڑہی ہے جبکہ نمازی بہت جمع ہوئے تب حجرہ مبارک سے حضرت باہر
نہ آئے اور عذر بیان فرمایا کہ اگر مین اس نماز کو ہمیشہ ادا کرون تو یہ خوف ہے کہ تم سبہون پر فرض
ہو جاوے اور اوسکا ادا کرنا تمپر مشکل ہووے حضرت نے امت پر شفقت فرمائی اور ہمیشہ نہ پڑہا اور خلفای
راشدین رضی اللہ عنہم نے ہمیشہ ادا فرمایا اسواسطے کہ خوف فرض ہونیکا نہتا **فصل اٹہارہوین کسوف
اور خسوف کی نماز کے بیان مین** کسوف کہتے ہین سورج گہن کو اور خسوف کہتے ہین چاند گہن کو کسوف
کی وقت سنت ہے کہ امام جمعہ کا آدمیونکے ساتہ دو رکعت جماعت کی ساتہ بغیر اذان اور اقامت اور خطبے کے ادا
کرے اور ہر رکعت مین ایک رکوع کرے سب نفلون کی طرح اور قرات دراز کرے اور آہستہ پڑہے جب
نماز سے فراغت ہووے تب دعا مین مشغول ہووے جب تک کہ آفتاب روشن ہووے اور اگر امام

حاضر ہووے تو اکیلے اکیلے نماز پڑہیں اور جب ماہتاب میں خسوف لگے تب ہر کوئی نماز اور دعا میں
اکیلے اکیلے مشغول ہووے جبتک کہ ماہتاب روشن ہووے اور اسیطرح جسے جو خوف کہ آگے آوے مثلاً
آندہی آوے یا تاریکی آوے یا دشمن ظاہر آوے یا مینہ ہمیشہ برسنے لگے یا گرجے یا بہونچال آوے یا تمام عالم
بیماری ہووے تو ایسے وقت میں نماز اور دعا میں مشغول ہونا سنت ہے **مسئلہ** نفل اور سنت کی
جماعت مکروہ ہے مگر دو نماز کی جماعت مکروہ نہیں ہے ایک تراویح کی نماز اور دوسری کسوف کی نماز **مسئلہ**
کسوف کی نماز مکروہ وقت میں نہ ادا کرے یہ دونوں مسئلے عمدۃ الاسلام سے لکہے ہیں **فصل انیسوین**
**استسقا کی نماز کے بیان مین** اور استسقا کہتے ہیں پانی طلب کرنیکو جب مینہ نہ برسے تب مسلمان
جمع ہووین اور میدان مین جاوین اور دعا کرین اور استغفار کہین قبلے کیطرف منہ کرکے اور اکیلے اکیلے
نماز ادا کرین بغیر خطبے اور جماعت کے اسیطرح تین روز باہر نکلین اور ان تینون روز بہت استغفار کہین اسواسطے
کہ استغفار کو مینہ کے طلب کرنے میں بڑا اثر ہے جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا
رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا آیت سورۂ نوح میں ہے یہ بات نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے
کہی تہی خلاصہ اسکا یہ ہے کہ گناہ بخشواؤ اپنے رب سے بیشک وہ ہی بخشنے والا اور جب تم توبہ کروگے اور گناہ بخشواؤگے
تو اللہ تعالے تمپر بدلی بہیجے جو خوب دہڑلے کا پانی برساوے اور استسقا کی نماز مین ذمی کو حاضر نکرین اور
چادر نہ کہرلاوین اور ذمی کہتے ہیں مطیع الاسلام کافر کو **مسئلہ** اور خلق اپنے گناہوں سے نئے سر سے
توبہ کرین تا کہ اللہ تعالی اوسکی برکت سے مینہ برساوے **فصل بیسوین فرض کے پانے میں** جس
شخص نے کوئی فرض نماز شروع کی اور اوسی نماز کیواسطے اقامت کہی گئی تو اگر اوسنے پہلی رکعت
کیواسطے سجدہ نکیا ہووے تو نماز کو قطع کرے اور اقتدا کرے یعنی اوس نماز کو چہوڑکے جماعت میں
شامل ہووے اور اگر سجدہ کیا ہووے پہلی رکعت کیواسطے اور وہ نماز ثلاثی یا ثنائی ہووے یعنی تین رکعت
والی یا دو رکعت والی ہووے اس صورت میں بہی نماز کو قطع کرے واقتدا کرے اسواسطے کہ اگر قطع نکریگا اور دوسری

رکعت

رکعت پڑھیگا تو ثنائی نماز ہوگی تو تمام ہوجاویگی اور اگر ثلاثی ہوگی اور دوسری رکعت پڑھیگا تو اوسمین زیادہ پڑھ چکا
اور تھوڑی باقی رہیگی اور زیادہ کا حکم تمام نماز کا ہے تو اوسکی جماعت جاویگی اور اگر وہی رکعت پڑھ کی جماعت ہووے
ملا تو اوسے افتاب ڈوبنے کے بعد اور مغرب ادا کرنیکے پہلی دو رکعت نفل پڑھنی مکروہ ہین اور اگر اگلی رکعت کو اوسکی سجدہ
کیا ہووے اور وہ نماز رباعی ہووے یعنی چار رکعت والی ہووے تو اس صورت مین ایک رکعت دوسری بھی ملاوے
جسمین دو رکعت نفل ہوجاوے تب بعد اسکی نماز کو قطع کرے اور جماعت مین شامل ہووے اور اگر رباعی
نماز کی تین رکعت پڑھ چکا ہووے تو اوس نماز کو تمام کرے اسواسطے کہ بہت پڑھ چکا ہے اور بہت
کا حکم تمام نماز کا ہے اور تمام کرنیکے بعد اقتدا کرے جو نماز کہ امام کے ساتھ پڑھیگا وہ نفل ہوجاویگی مگر
عصر پڑھ کے اقتدا نکرے اسواسطے کہ عصر ادا کرنیکے بعد نفل مکروہ ہے مسئلہ جس مسجد مین کہ اذان کہی جاوے
تو اوس مسجد سے باہر نکلنا مکروہ ہے اوس شخص کو جسنے نماز نہین پڑھی ہے مگر جو شخص کہ دوسری جماعت کا
مقیم ہووے مثلاً موذن ہووے کسی مسجد کا یا امام ہووے یا اوسکے حکم سے لوگ جماعت
پڑھتے ہون اور اوسکے غائب ہونے سے لوگ تتر بتر ہوجاوین یا کم اوس شخص کا باہر نکلنا مکروہ
نہین ہے اور جس شخص نے ظہر یا عشا ایک مرتبہ پڑھی ہووے اوسکا باہر نکلنا بھی مکروہ نہین مگر
جب اقامت کہی جاوے تب اوسکو باہر نکلنا مکروہ ہے اور دوسری جماعت کے مقیم کو مکروہ نہین ہے
اگرچہ اقامت کہی جاوے اور دونون شخصون مین یہ فرق ہے کہ جس شخص نے ظہر یا عشا ایک مرتبہ پڑھی ہے
اور وہ اقامت کیوقت باہر نکلا تو مکروہ ہے اسواسطے کہ اوسکو جماعت کی مخالفت کی تہمت لگیگی
اور اگر باہر نہ نکلا اور نماز پڑھی تو اوسنے جماعت کی موافقت کرنیکی فضیلت پائی اور نفل کا ثواب
پایا تو تہمت اختیار کرنا اور فضیلت اور ثواب سے منہ موڑنا بہت برا ہے اور لیکن دوسری جماعت
کا مقیم اگر باہر نکلا اقامت کیوقت تو اوسکو تہمت نہ لگیگی اسواسطے کہ اوسکا قصد جماعت کی درستی
اور بہتری کا ہے اور اگر نہ نکلا تو اوسنے وہ فضیلت اور ثواب نہ پایا بلکہ دوسری جگہ کی جماعت بگاڑا

اور جس شخص نے فجر یا مغرب یا عصر کی نماز پڑہی ہے وہ باہر نکلے اگرچہ اقامت کہی جاوے اسواسطے کہ اگر
وہ نماز پڑہیگا تو وہ نماز نفل ہوگی اور نفل فجر اور عصر کے بعد مکروہ ہے اور مغرب اسواسطے نہ پڑہے کہ تین رکعت
نفل شرع مین نہین آئی ہے مسئلہ اور جو شخص جانے کہ اگر ہم فجر کی سنت پڑہینگے تو جماعت نملیگی
تو وہ شخص سنت کو ترک کرے اور جماعت مین ملے اور جو شخص جانے کہ اگر ہم سنت پڑہینگے تو ایک رکعت
فجر کی پاوینگے تو وہ شخص سنت فجر کی پڑہے مسئلہ اگر سنت فجر کی بغیر فرض کے فوت ہووے تو سنت
قضا نہ کرے اور اگر قضا کرے تو آفتاب نکلنے کے بعد دوپہر تک قضا کرے بعد دوپہر کے نہین اور اگر
فجر کی فرض کے ساتھ فوت ہوے تو اگر دوپہر کے پہلے قضا کرے تو سنت بہی قضا کرے اور اگر دوپہر کے
بعد قضا کرے تو فقط فرض ہی قضا کرے اور بعضے مشایخ کے نزدیک بعد دوپہر کے بہی سنت قضا کرے
فوت کے معنی یہ ہین کہ نماز جاتی رہے اور قضا کے معنی یہ ہین کہ اوسکا بدلہ پڑہے اور سنت ظہر کی ترک
کرے اگر جانے کہ سنت ادا کرینگے تو فرض نملیگا یا جانے کہ سنت ادا کرینگے تو فرض نہ ملیگا دونون حالت
مین سنت کو ترک کرے اور جماعت مین ملے تب دونون رکعت سنت جو فرض کے بعد ہے اوسکی پہلے
چار رکعت ادا کرے اور امام محمد رحمہ کے نزدیک دونون رکعت کے بعد ادا کرے اور سوای فجر اور ظہر کے
سنت کی قضا نکرے مسئلہ اور جو شخص کہ مسجد مین آوے اور اوس مسجد مین نماز پڑہی گئی ہووے
تو سنت پڑہے فرض کے پہلے اگرچہ اوسنے جماعت نہین پائی لیکن جب وقت تنگ ہووے تو سنت کو
ترک کرے اور فرض کو ادا کرے فرض کے فوت ہونیکی دہشت سے مسئلہ امام رکوع مین گیا
تو جس شخص نے اقتدا کیا اور اوسنے ملنے مین اسقدر دیر کی کہ امام نے سر اوٹہایا تو اوسنے
اوس رکعت کو نہین پایا **فصل اکیسوین فوت نمازونکی قضا پڑہنیکے بیان مین** پانچون وقت
کی نماز اور وتر مین اگر فوت ہو جاوین سب یا تہوڑی ترتیب فرض ہے خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسیکی پانچ وقت
کی نماز فوت ہووے تو اوسکو ترتیب نگاہ رکہنا ضرور ہے پہلی فوت نماز کی قضا پڑہ لیوے تب وقتی پڑہے اور وتر

نماز کی پہلے قضا نہ پڑہے تو وقتی نماز درست نہووے اور اسیطرح اگر کسیکی ایک نماز فوت ہووے تب پہلی اوسکی قضا پڑہے
بعد اوسکی وقتی پڑہے اور اسیطرح اگر کسیکی وتر فوت ہووے تو اوسکی فجر کی نماز درست نہووے جبتک کہ وتر کی
قضا نہ پڑہے اور ترتیب کے معنی سیدہے کام کرنا یعنی پہلے فوت نماز کی قضا پڑہے بعد اوسکی وقتی پڑہے اور
تین چیز سے ترتیب جاتی رہتی ہی ایک جب وقت تنگ ہووے تب ترتیب ضرور نہیں ہے خلاصہ یہ ہی کہ اسقدر وقت
تنگ ہووے کہ اگر قضا پڑہے تو ادا نہ ہو تو اوس وقت ترتیب ضرور نہیں ہے اور اگر اسقدر وقت باقی ہووے
کہ وقتی نماز کے ساتھ بعضے فوت نماز بھی پڑہ سکے تو وہ شخص جسقدر کہ وقت میں سماوے اوسقدر فوت نماز وقتی
نماز کے ساتھ ادا کرے جسطرح سے کسیکی عشا اور وتر فوت ہووے اور فجر کا وقت باقی رہا مگر اسقدر کہ اوس میں
پانچ رکعت سماوے تو اس صورت میں وتر کی قضا پڑہے اور فجر کی ادا کرے تب آفتاب نکلنے کے بعد عشا کی
قضا پڑہے یا کسیکی ظہر اور عصر فوت ہے اور مغرب کا وقت باقی رہا مگر اسقدر کہ سات رکعت پڑہ سکے تو اس صورت میں
پہلی چار رکعت ظہر پڑہ کے تین رکعت مغرب پڑہے اور دوسری بھول جانے سے ترتیب جاتی رہتی ہے یعنی
اگر کسیکے تئیں کوئی نماز فوت ہوئی تہی اور اوس نماز کو وہ بھول گیا اور اوسنے وقت کی نماز ادا کی
تب اوسکو یاد آیا کہ اوسکی اکوقت کی نماز فوت ہوئی تہی تو وہ نماز وقتی جو پڑہ چکا ہے درست ہے
اوسکو نہ دوہراوے اور اس فوت نماز کی قضا پڑہے اور تیسرے جب بہت نمازیں فوت ہووین اور
بہت نماز کے یہ معنی کہ چہہ سے کم نہووے جب کسیکی چہہ نمازیں فوت ہوئیں تب ترتیب ضرور نہیں خواہ
وہ فوت نماز پرانی ہووے خواہ نئی اوسکی یاد رکہتی ہووے وقت کی نماز درست ہے اور اگر بہت
نماز کسیکی فوت ہووے اور ادا کرنے کرنے کم ہو جاوے تو اوس شخص کو ترتیب ضرور نہیں ہے مثلاً اگر
ایک شخص کی چہہ نمازیں یا ایک مہینے کی نمازیں فوت ہوئیں تہیں اور اوسنے قضا پڑہنا شروع کیا یہانتک
کہ دو تین وقت کی باقی رہین تو وہ ترتیب جو جاتی رہی تہی وہ پہر نہ پہریگی اوس فوت نماز کی یاد رکہتی ہوی
وقتی نماز ادا کرنا درست ہے مگر جب سب نماز کی قضا پڑہ چکے تب اوسکو ترتیب نگاہ رکہنا فرض ہو جاوے

مسئلہ ایک شخص کی چہ نمازیں فوت ہوئیں تہیں اور ایک مہینے کی بعد ایکوقت دوسرا بہی فوت ہوا تو اوس
ایک نماز کو چہ میں ملادیوے اور اوس ایک نماز کی یاد رکہتا ہووے وقتی نماز ادا کرنا درست ہے مسئلہ ایک شخص
ظہر کی نماز میں تہا کہ اوسکو شک ہوا کہ میں نے فجر پڑہی ہے یا نہیں اور فراغت کے بعد یقین ہوا کہ فجر نہیں پڑہی تو
فجر پڑہے بعد اوسکے ظہر دوہراوے مسئلہ عمدۃ الاسلام میں عقیدہ نجاح سے لکہا ہے کہ اگر ایک شخص اپنے
گناہوں سے توبہ بغور حد کرے تو معاف ہوجاوے لیکن نمازیں جو اوس سے فوت ہوئیں ہیں تو جب تک کہ
اوسکی قضا نہ پڑہے تب تک اوسکی گردن سے نہ اوتریں مگر جس شخص نے کہ وقت سے تاخیر کی ہے تو امید کہ
توبہ کرنے سے عفو ہووے اللہ تعالے کے کرم اور فضل سے

## فصل بائیسوین سہو کی سجدے کے بیان میں

نماز کی کسی واجب کو بہولے سے ترک کرنیکے سبب سے دو سجدے سہو کے ایک سلام سے
بعد واجب ہوتے ہیں اور سجدے سہو کی یہ ترکیب ہے کہ آخری قعدہ میں تشہد کے بعد ایکطرف سلام پہیر کے
دو سجدے کرے تب بعد اوسکے پڑہے التحیات اور درود اور دعای ماثورہ پڑہکے نماز سے فراغت
کرے مسئلہ شرح وقایہ میں لکہا ہے کہ سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہے جسوقت کہ نماز کے کسی رکن کو
مقدم کرے یعنی اوسکے ادا ہونیکے وقت سے پہلے ادا کرے جسطرح سے رکوع قرأت کے پہلے یا کسی
رکن کے ادا کرنے میں تاخیر کرے یعنی اوس کے ادا کرنے میں دیری کرے جسطرح سے پہلی التحیات کی اوپر کچہ
زیادہ پڑہ گیا اس سبب سے تیسری رکعت کے قیام میں دیری ہوئی یا کسی رکن کو دو مرتبہ کرے جسطرح سے دو رکوع
کرے سوال اسمیں تو کوئی واجب ترک نہیں ہوا بلکہ رکن اور زیادہ ہوا سجدہ سہو کا اسمیں کسواسطے واجب
ہوا جواب شرح اوراد میں لکہا ہے کہ جسوقت کہ ایک رکن کو دو مرتبہ کیا تو اوسکے پاس جو رکن ہے اوسکے
ادا کرنے میں دیری کی اور اوس رکن کا ادا کرنا بغیر تاخیر کے واجب ہے تو اوسنے واجب ترک کیا اور ہر فرض
اور واجب کو اوسکے مقام پر ادا کرنا واجب ہے چلیا کہ اوپر لکہ چکے یا کسی واجب کو تغیر کیا یعنی اوسکو
بدل ڈالا جسطرح سے آہستہ پڑہنے کے مقام پر بلند پڑہا یا بلند کے مقام پر آہستہ پڑہا یا کسی

واجب کو سہو سے ترک کیا جس طرح سے پہلا قعدہ ترک کیا خلاصہ یہ ہے کہ واجب کے ترک کرنے سے سجدہ
سہو کا واجب ہوتا ہے کوئی واجب ہووے مثلاً کسی نے دعای قنوت یا عیدین کی تکبیر سہو سے ترک کی
تو اوسپر سجدہ سہو کا واجب ہوگا مسئلہ فرض کے ترک کرنے سے سہو سے ہووے یا قصد سے نماز
باطل ہوتی ہے اور قصد سے واجب کے ترک کرنے مین گناہ ہے اور نماز اوسکی بغیر سجدہ سہو کی درست
ہووے مگر نقصان کے ساتھ اور واجب کو سہو سے ترک کرنا نماز کے نقصان کا موجب ہے
اور سجدہ سہو کا اوس نقصان کے درست کرنیکے واسطے ہوتا ہے اور سنت ترک کرنا قصد سے
موجب گناہ کا ہے اور ثواب کو دور کرتا ہے اور اگر بہولکے سنت ترک کرے تو اوسپر کچھ نہین مسئلہ
شرح وقایہ مین ہے کہ مقتدی کی سہو سے سجدہ سہو کا واجب نہووے بلکہ امام کی سہو سے سجدہ سہو کا واجب
ہووے اور اگر امام سجدہ نکرے تو مقتدی پر بھی نہ واجب ہووے یعنی مقتدی بھی نہ کرے اور مسبوق
بھی امام کی ساتھ سجدہ سہو کا کرے تب بعد اوسکے اپنی نماز پوری کرے مسئلہ شرح وقایہ مین ہے کہ اگر کوئی شخص
پہلا قعدہ کو سہو کرے تو اگر بیٹھنے کے نزدیک ہے تو بیٹھ جاوے اور اوسپر سہو کا سجدہ نہین ہے اور اگر قیام کے
نزدیک ہے تو کھڑا ہو جاوے اور سجدہ سہو کا کرے اور اگر آخری قعدہ کو سہو کیا اور پانچوین رکعت کیواسطے
کھڑا ہوا تو جبتک کہ پانچوین رکعت کا سجدہ نہین کیا ہے پہر پہرے اور بیٹھے اور سجدہ سہو کا کرے اور اگر
پانچوین رکعت کا سجدہ کیا تو اوسکا فرض نفل ہو جاوے اور چاہیے تو ایک رکعت دوسری بھی ملاوے
تاکہ چھ رکعت نفل ہو جاوے اور اگر قعدہ آخری مین بیٹھے اور سہو سے کھڑا ہو جاوے تو پہر پہرے جب تک
کہ پانچوین رکعت کیواسطے سجدہ نہین کیا ہے اور سلام پہیرے اور سجدہ کیا پانچوین رکعت کیواسطے تو اوسکا
فرض تمام ہوا چھٹی رکعت ملا دے تاکہ چار رکعت فرض کی ہووے اور دو رکعت نفل اور اگر اس نفل کو چھوڑ
دیوے تو قضا بھی نکرے اسواسطے کہ قصد سے شروع نہین کیا ہے کہ اوسکا تمام کرنا فرض ہو جاوے اور
سجدہ سہو کا کرے واجب ترک کرنیکی سبب سے اسواسطے کہ نماز سے باہر آنا فرض ہے اور اوسمین اوسنے تاخیر کی تو

واجب ترک ہوا اور یہ دو رکعت جو نفل ہوئی ہے سو یہ نائب نہوگی اوس دو رکعت سنت ظہر کی جو فرض کے
بعد ہے یعنی ان دونون کو اوسمین نہ حساب کرے بلکہ دوسرے تحریمہ سے دونون رکعت سنت پڑھ لیوے
مسئلہ جب امام قعدہ اخیرہ مین التحیات کی موافق بیٹھا بعد اوسکی سہو سے پانچوین رکعت کیطرف اوٹھا تو
اوسصورت مین مقتدی تابعداری امام کی نکرین اسواسطے کہ جان بوجھ کی خطا کرنا نہچاہیے بلکہ انتظار مین بیٹھے
رہین اگر سجدہ کرنے سے پہلے پھرا اور سلام پھیرا تو اوسکے ساتھ سلام پھیرین اور اگر پانچوین رکعت مین سجدہ کیا تو
مقتدی لوگ سلام پھیرین اور یہ مسئلہ شرح اوراد اور عمدۃ الاسلام مین ہے مسئلہ جس شخص پر
سجدہ سہو کا ہے اوسنے اگر آخر نماز مین سلام پھیرا تو اگر وسنے اس سلام کے بعد سجدہ سہو کا کیا تو حکم
دیا جاویگا کہ وہ نماز سے باہر نہین نکلا یہان تک کہ اگر اوسکے سلام پھیرنیکے بعد کسی نے اقتدا کیا تب
اوسنے سجدہ سہو کا کیا تو اوسکا اقتدا درست ہے اور اگر اوسنے سجدہ سہو کا کیا بلکہ نماز کو سلام کے بعد چھوڑ دیا
تو اوسکا اقتدا درست نہوا کیونکہ وہ نماز سے باہر نکلا اور اسیطرح اگر وہ سلام کے بعد قہقہہ مار کے ہنسا
تب اوسنے سجدہ سہو کا کیا تو حکم دیا جاویگا کہ اوسکا وضو ٹوٹ گیا اسواسطے کہ نماز کے بیچ مین قہقہہ
پایا گیا اور اگر سجدہ سہو کا نہ کیا بلکہ سلام کے بعد نماز چھوڑ دی تو اوسکا وضو نہین ٹوٹا کیونکہ وہ نماز کے
باہر تہا اور اسیطرح اگر سلام پھیرا اور سلام کے بعد اوسنے نیت مقیم ہونیکی کی تو اگر اوسنے سجدہ سہو کا کیا
تو اوسکی فرض چار رکعت ہوجاویگی اسواسطے کہ اوسنے مقیم ہونیکی نیت نماز کے بیچ مین کی اور اگر اوسنے
سجدہ کیا بلکہ سلام کے بعد نماز ہی چھوڑ دی تو اوسکی فرض چار رکعت نہوویگی اسواسطے کہ اوسنی مقیم ہونیکی
نیت نماز کے باہر کی اور یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے مسئلہ اگر کئی بار سہو کیا تو دوہی سجدے کفایت
ہین اور اگر سہو کیا اور سجدہ سہو کا ادا کیا اور دوسری بار پھر سہو کیا تو سجدہ سہو کا پھر کرے دوسری بار یہ
مسئلہ عمدۃ الاسلام مین سراجیہ سے لکھا ہے مسئلہ جس شخص نے نماز مین شک کیا اور وہ نہین جانتا ہی کہ پڑہے کتنی
رکعت پڑہین تو اگر شک کرنا اوسکی عادت نہین ہے اوسکو پہلی مرتبہ شک ہوئی ہے تو نماز کو پھر سے شروع کرے

اور اگر اوسکو بہت شک ہوتا ہے تو دل مین ٹہرا دے جو کچہ کہ اوسکے دلمین ٹہرے اوسپر عمل کرے یہ اسواسطے
کہ جب بہت شک ہووے تب بار بار شروع کرنے مین حرج ہے اور اگر اوسکے دلمین کچہ نہ ٹہرے تو کم کو اختیار
کرے یعنی اگر اوسکو شک ہووے کہ ظہر کی تین رکعت پڑہین یا چار رکعت اور اوسکا دل کسی پر گواہی نہین
دیتا ہے تو تین ہی رکعت کو اختیار کرے اور ایک رکعت دوسری پڑہے تاکہ چار رکعت بے شبہ ہووین مگر اوس
تین رکعت کے بعد بیٹہ لیوے تب چوتہی رکعت پڑہے اسواسطے کہ اگر وہ چوتہی رکعت رہی ہووے تو آخری قعدہ
جو فرض ہے وہ نہ ترک ہووے یہ مسئلہ شرح وقایہ مین ہے **فصل تینتیسوین بیمار کی نماز کے بیان**
**مین** جو بیمار کہ کہڑا نہ ہو سکے مرض کے سبب سے خواہ وہ مرض پہلے سے رہا ہووے خواہ
اوسی نماز مین ہوا ہووے تو نماز پڑہے بیٹہ کے رکوع اور سجدے کے ساتہ اور اگر رکوع اور سجدہ بہی
نہ کر سکے تو بیٹہ کے سر کے اشارے سے نماز پڑہے اور سجدے کا اشارہ رکوع کے اشارے سے زیادہ نیچا کرے
اور کوئی چیز سجدے کیواسطے اونچی نکہاوے اوسکے آگے یعنی تکیہ وغیرہ نہ رکہے سجدے کیواسطے اور اگر
بیٹہ بہی نہ سکے تو پیٹہ کے بل چت لیٹے اور دونون پانون کو قبلے کیطرف کرے یا پہلو کے بل لیٹے یعنی کروٹ
سے اور اپنا منہ قبلے کیطرف کرے اور چت لیٹنا افضل ہے اور سر کے اشارے سے پڑہے اور اگر اشارہ
بہی نہ کر سکے تو نماز کی تاخیر کرے اور آنکہ اور بہوون اور دل سے اشارہ نہ کرے اور اگر رکوع اور سجدہ نہ کر سکے
اور قیام کر سکے تو بیٹہ کے اشارے سے نماز پڑہے اور بیٹہ کے اشارہ کرنا کہڑے ہوکے اشارے
کرنے سے افضل ہے اسواسطے کہ بیٹہنا سجدے سے بہت نزدیک ہے اور سجدے ہی سے مطلب ہے
اسواسطے کہ سجدے مین نہایت تعظیم ہے اور اگر کوئی بیمار نماز کے درمیان مین صحت پاوے تو اگر اشارے سے
پڑہتا تہا تو نماز کو پہر سے شروع کرے اور اگر بیٹہا ہوا رکوع اور سجدے سے پڑہتا تہا تو نماز صحیح ہے اور باقی نماز
کہڑا ہوکے تمام کرے یہ سب مسئلہ شرح وقایہ سے لکہا ہے مسئلہ شرح وقایہ مین ہے کہ اگر کوئی شخص دیوانہ ہوا
یا اوسپر بیہوشی ہوئی ایک رات دن تو جو نماز کہ اوسکی فوت ہوئی ہے اوسکی قضا پڑہے اور اگر ایک رات

وقت وہ بیہوشی یا دیوانگی ایک ساعت بہی گذرے تو جو نماز کہ فوت ہوئی اوسکی قضا نہ پڑہے **فصل**
**چوبیسوین کشتی مین نماز پڑہنیکے بیانمین** شرح وقایہ مین لکہا ہے کہ بہتی کشتی مین بغیر
عذر بیٹہکے نماز پڑہے تو درست ہے اور اگر کنارے پر بندہی ہوئی تو بیٹہکے درست نہین ہے مگر
کوئی عذر ہووے تو درست ہے مسئلہ محیط مین لکہا ہے کہ نمازی کو لائق ہے کشتی مین کہ قبلے کیطرف
منہ کرے جسطرف کہ کشتی پہرے وہ اپنے منہ کو بہی قبلے کیطرف پہیرے نماز کا شروع ہووے
خواہ نماز کا درمیان قبلے کیطرف متوجہ ہونے مین سب برابر ہے اسواسطے کہ قبلے کیطرف منہ کرنا قدرت کے
وقت فرض ہے اور وہ قدرت رکہتا ہے تو پہیر قبلے کیطرف منہ کرے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ
فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ اور جس جگہ کہ رہو تم سب جب چاہو کہ نماز ادا کرو تو پہیر دو تم سب اپنے منہ کو اوسی کیطرف
بخلاف چارپائی کی اسواری کے اسواسطے کہ وہ قبلے کیطرف منہ کرنے سے عاجز ہے اسواسطے کہ اگر وہ قبلے
کیطرف منہ کرے جسطرح چارپایہ چلے تو پہیر چلنا موقوف ہووے یعنی اوسکو پہیرنا ہوی اور وہ قبلہ کیطرف
منہ کرے تو اسمین اسکا مطلب نہوگا کیونکہ بغیر چارپائے کے منہ پہیرے ہوئے قبلے کیطرف نہو سکیگا
اور اسمین اسکا حرج ہے اسواسطے اوسپر معذور کا حکم دیا گیا قبلے کیطرف متوجہ ہونی مین اور اگر چارپائی کا
سوار قبلے کیطرف جاتا ہووے تب اگر قبلے سے منہ پہیرے تو اوسکی نماز درست نہین ہے اور یہ مسئلہ محیط کی چوبیسوین
فصل مین ہے **فصل پچیسوین سجدہ تلاوت کے بیان مین** سجدہ تلاوت کا ایک سجدہ ہے دو
تکبیر کے بیچمین یعنی اللہ اکبر کہکر سجدہ مین جاوے اور اللہ اکبر کہکر سر اوٹہا دے اور نماز کی شرطین اس
سجدے کیواسطے بہی ہین اسمین بدن چہپانا اور قبلے کیطرف منہ کرنا اور طہارت سب داخل ہے اور
اس سجدہ مین ہاتہ اوٹہانا اور تشہد اور سلام نہین ہے اور اس سجدہ مین بہی **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى**
مین پڑہیگے اور جو شخص کہ سجدے کی چودہ جگہون آیتون مین سے کوئی آیت پڑہے اوسپر سجدہ تلاوت کا
واجب ہوتا ہے اور سجدے کی آیت سورہ اعراف اور سورہ رعد اور سورہ نحل اور سورہ بنی اسرائیل

سورہ

سورۂ مریم کے آخر مین ہے اور سورۂ حج مین دو آیتین سجدے کی ہین اونمین سے پہلی آیت سجدۂ تلاوت کی ہے اور
دوسری آیت مین جو ارکعوا واسجدوا کی لفظ ہے اوسمین سجدہ نہین ہے بلکہ اوس مین نماز کے سجدے کا حکم ہے اور رکوع اور سجدہ کا
حکم ہے اور سورۂ فرقان اور سورۂ نمل اور سورۂ الم تنزیل اور سورۂ ص اور سورۂ حم سجدہ اور سورۂ والنجم اور سورۂ
اذا السماء انشقت اور سورۂ اقرء مین ہے یا جو شخص کہ سجدے کی کوئی آیت سنے اگرچہ سننے کا قصد نہ کیا ہو تو سے
اوسپر بہی سجدہ تلاوت کا واجب ہوتا ہے مسئلہ امام نے آیت سجدے کی پڑہی تو مقتدی بہی اوس کے ساتہ
سجدہ کرے اگرچہ سنا ہووے اور اگر مقتدی نے پڑہا تو سجدہ نہ کرے نہ تو نماز مین اور نہ نماز کے بعد اور جو شخص
کہ نماز کے باہر ہووے اور سنے تو وہ سجدہ کرے مسئلہ ایک نمازی نے اوس شخص سے آیت سجدے کی
سنے کہ جو اوسکے ساتہ نماز مین نہین ہے تو سجدہ کرے نماز کے بعد اور اگر نماز ہی مین سجدہ کیا تو
سجدہ دوہرا دے نماز کو نہ دوہراوے مسئلہ ایک شخص نے آیت سجدے کی سنی امام سے اور اوس کے
ساتہ نماز مین نہ داخل ہوا یا دوسری رکعت مین داخل ہوا یعنی جس رکعت مین سنا تہا اوسمین نہین دوسری
رکعت مین داخل ہوا تو سجدہ کرے مگر نماز مین نہین اور اگر اوسی رکعت مین داخل ہوا تو اگر امام کے
سجدہ کرنے کے پہلے داخل ہوا تو امام کے ساتہ سجدہ کرے اور اگر اوسی رکعت کو امام کے سجدہ
کرنیکے بعد پایا تو سجدہ نہ کرے اور وہ سجدہ تلاوت کا جسکا مقام نماز مین ہے اوسکو نماز کے باہر قضا کرے
مسئلہ ایک شخص نے آیت سجدے کی پڑہی تب بعد اوسکے نماز شروع کی اور پہر دوہرایا سجدے کی آیت کو
تو اس صورت مین ایک ہی سجدہ کفایت کرتا ہے اور اگر آیت سجدے کی پڑہی اور سجدہ کیا تب نماز شروع کی
اور پہر سجدے کی آیت دوہرائی تو دوسرا سجدہ کرے مسئلہ اور اگر ایک آیت سجدے کی ایک ہی مجلس مین بار بار
پڑہی تو ایک ہی سجدہ کفایت کرتا ہے اور اگر کئی آیت پڑہی ایک مجلس مین یا ایک آیت پڑہی کئی مجلس مین
تو ایک سجدہ کفایت نہین ہے مثلاً دو آیت ایک مجلس مین پڑہی یا ایک ہی آیت دو مجلس مین پڑہی تو اس صورت مین
ایک ہی سجدہ کفایت نہ ہوگا بلکہ دو سجدے کریگا اور مجلس کے بدلنے کی یہ حد ہے کہ مثلاً ایک نوالا یا دو کہو

گاڑے ہی اور تانا تننا ہے تو اوس کھونٹی سے اوس کھونٹی تک جانے مین مجلس بدلتی ہے تو اگر ایک شخص آیت
سجدے کی پڑھے اور وہ اوس کھونٹی کے پاس سنے اور پھر اوس کھونٹی تک جاوے اور پھر آوے اور وہ
شخص پھر وہی آیت پڑھے تو اس صورت مین سننے والے پر دو سجدے واجب ہووینگے کیونکہ مجلس بدلی
اور پڑھنے والے پر ایک ہی کیونکہ ایک ہی مجلس مین بیٹھا رہا یا ایک شاخ پر سے دوسری شاخ پر جاوے
تب بھی مجلس بدلتی ہے اور اگر پڑھنے والا مجلس بدلے اور سننے والا ایک ہی جگہ پر بیٹھا ہے تو پڑھنے
والے پر دو سجدے ہوونگے اور سننے والے پر ایک ہی جانو٭ جب کہ اس مقام مین مجالس بدلنے کا
دوسرا کام شروع کرتے ہین اور ایک مکان سے دوسرے مکان پر جاتے ہین مگر مسجد اور گھر کا گوشہ ایک
مکان کے حکم مین ہے اس دلیل سے کہ اگر مسجد کے گوشے مین اقتدا کرے تو اوسکا اقتدا درست ہے
اور وہ ایک ہی مکان مین داخل ہے اور ایک درخت کی شاخین جدا جدا مکان مین ٭ مسئلہ اور مکروہ ہے
کہ سجدے کی آیت کو ترک کرے اور باقی سورہ پڑھے اس واسطے کہ اوس سے انکار کا شبہ معلوم ہوتا ہے
اور سجدے کی آیت پڑھنا اور باقی سورہ ترک کرنا مکروہ نہین ہے اور مستحب ہے کہ ایک آیت یا دو آیت سجدے کی
آیت کے ساتھ ملا لیوے یعنی فقط اکیلی سجدے کی آیت نہ پڑھے اس واسطے کہ کوئی شبہ نہ کرے کہ اس آیت کو دوسری
آیتون سے افضل جانتا ہے اور بہتر ہے اسکا آہستہ پڑھنا اس واسطے کہ اکثر سننے والے لوگ بے وضو رہتے ہین
یہ سب مضمون شرح وقایہ کا ہے ٭ مسئلہ غیر الاحکام مین فتاویٰ حجت سے لکھا ہے کہ اگر اوسی وقت سجدہ نہ
ہووے تو مستحب ہے کہ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ کہے بعد اسکے
جب قادر ہووے تب سجدہ بجا لاوے ٭ مسئلہ ابراہیم شاہی مین لکھا ہے کہ سجدہ تلاوت مین یہ مستحب ہے
کہ جب چاہے کہ ادا کرے تب کھڑا ہووے بعد اوسکے سجدہ کرے پھر سر اوٹھاوے سجدے سے اور پھر کھڑا ہووے
بعد اوسکے بیٹھے ٭ فصل چھبیسوین مسافر کی نماز کے بیان مین ٭ مسئلہ مسافر وہ شخص ہے
کہ جسنے تین دن چلنے کا قصد کیا میانی چال سے اور جدا ہوا اپنے شہر کی بستی سے اور میانی چال جنگل مین

اونٹ اور پیادے کی معتبر ہے اور دریا مین ہوا کا موافق ہونا معتبر ہے اور پہاڑ مین جو چلے کہ پہاڑ کے لائق
ہووے وہی معتبر ہے اور مسافر کیواسطے اگرچہ اپنے سفر مین گناہ کرنیوالا ہووے جبتک کہ اپنے شہر مین
داخل ہووے یا آدہے مہینے رہنے کی نیت نکرے کسی شہر مین یا گانون مین تبتک اوسکیواسطے یہی رخصت
ہے یعنی اجازت ہے کہ چار رکعت والی نماز کو قصر کرے اور قصر کے معنی کم کرنا یعنی چار کی دو کرے پہر اگر
نیت کی مسافر نے آدہے مہینے سے کم رہنے کی یا نیت کی اقامت کی مدت کی یعنی آدہے مہینے رہنے کی دو جگہ پر
یا کسی شہر مین داخل ہوا اگر کسی ارادے پر کہ وہانسے کل جاوے یا پرسون اور اسمین اوسکو دیر ہوگئی تو اوسکو
برسون تو نمین قصر کرے اور ایسطرح جیسے ایک لشکر ہے کہ وہ دار الحرب مین داخل ہووے یا دار الحرب کے قلعہ کو گہیر لیا
یا اہل بغی کے تئین دار الاسلام مین شہر کے باہر گہیر لیا ہو ان سب صورتون مین اگرچہ وہ سب اقامت کی مدت
کی نیت کرینگے لیکن مقیم نہونگے نماز کو قصر کرینگے اسواسطے کہ وہ سب مقیم نہین ہوتے ہین یا اقامت کی نیت
کیسے ٹہر جاوے لوگ اپنے خیمون مین اگر آدہے مہینے کی اقامت کی نیت کرینگے تو وہ مقیم ہوجاوینگے اسواسطے
کہ اونکی اقامت کی نیت شہر کے باہر درست ہے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے فائدہ اقامت کے
معنی رہنے کے ہین اور مقیم کے معنی رہنے والا اور فقہ کے علم مین اوس سے مراد ہے کہ جو شخص کہ آدہے مہینے
یعنی پندرہ روز رہنے کی ایک شہر یا گانون مین نیت کرے یعنی ارادہ کرے کہ مین یہان پندرہ روز
رہونگا تب وہ شخص مقیم ہوجاوے مسئلہ مسافر کے حق مین چارگانی نماز فی الفور آبادانی سے کہ ہوئے
دوگانی ہوجاتی ہے اور رمضان مبارک کا روزہ افطار کرنیکی رخصت ہوجاتی ہے اور اگر چاہے روزہ رکہے
تو افضل ہے یہ مضمون عمدۃ الاسلام اور تیسیر الاحکام کا ہے مسئلہ بندگی کا سفر جسطرح جیسے حج ہے اور
گناہ کا سفر جسطرح جیسے رہزنی برابر ہے یعنی مسافر دونون سے ہوگا مسئلہ اور مسافرت اور اقامت کی
نیت کرنے مین سردار معتبر ہے تابعدار نہین جسطرح جیسے عورت یا غلام یا سپاہی اور ان لوگونکے حق مین یا
کی نیت معتبر ہے یا جب اصلی وطن مین آوینگے تب شوہر یا مالک کی نیت سے کے مقیم ہوجاوینگے یہ دونون

مستقیم الاحکام سے لکھے مسئلہ پھر اگر مسافر نے چار رکعتیں پوری پڑھیں اور پہلے قعدے میں بیٹھ
تو اوسکا فرض تمام ہوا لیکن گنہگار رہا سلام کے تاخیر کرنے کی سبب سے اور اللہ تعالی کا صدقہ قبول نکرنیکے
سبب سے اور دو رکعت جو اوسنے زیادہ پڑھیں سو نفل ہوئیں اور اگر پہلے میں نہ بیٹھا تو اوسکا فرض باطل ہوا
پہلا قعدہ ترک کرنیکے سبب سے کیونکہ مسافر کیواسطے وہ آخری قعدہ ہے اور آخری قعدہ فرض ہے
فرض کے ترک سے نماز باطل ہوتی ہے یہ شرح وقایہ میں ہے مسئلہ ایک مسافر ہے کہ اوسکی
امامت مقیم نے کی نماز کے وقت میں تو مسافر چار رکعت ادا کرے اور وقت کے بعد مقیم مسافر کی امامت
نہ کرے اسواسطے کہ وقت میں مسافر کا فرض بھی امام کی تابعداری کے سبب سے مسافر پر چار ہوجاتا ہے
اور وقت کے بعد مسافر کا فرض پھر نہیں بدلتا ہے یہ شرح وقایہ میں ہے یعنی اگر مسافر کی ظہر اور مقیم کی ظہر
فوت ہوئی تو مقیم کی اقتدا مسافر نہ کریگا اسواسطے کہ اوس نماز کے وقت مسافر پر دو ہی رکعت فرض تھیں
پھر اگر فوت ہوئی تب بھی دو ہی رکعت ادا کرے مسئلہ کنز العباد میں لکھا ہے کہ مقیم کو مسافر کا اقتدا کرنا
وقت میں اور وقت کے بعد جائز ہووے اگر دونوں کا فرض ایک ہی ہووے مثلاً ظہر یا مغرب دونوں کی
فوت ہوئیں تو اس صورت میں اقتدا درست ہووے مسئلہ اور اگر مسافر امام ہووے اور مقیم مقتدی
تو مسافر قصر کرے اور مقیم پوری پڑھے اور مستحب ہے کہ مسافر کہہ دیوے اَتِمُّوا صَلٰوتَكُمْ فَاِنِّيْ مُسَافِرٌ
یعنی تم لوگ اپنی نماز پوری پڑھ لو اور میں تو مسافر ہوں مسئلہ ایک شخص نے اپنے وطن اصلی کو چھوڑ کے
دوسری جگہ وطن اصلی بنایا تو پہلا وطن اصلی باطل ہوگا دونوں وطن کے درمیان میں مدت سفر کی ہووے
خواہ نہ ہووے یہانتک کہ اگر وہ اوس پہلے وطن اصلی میں داخل ہوا تو بغیر اقامت کی نیت کی مقیم نہ ہوگا
لیکن وطن اصلی سفر کرنے سے نہیں باطل ہوتا ہے یہانتک کہ اگر مسافر وطن اصلی میں داخل ہوا تو فی الفور اصلی پر
ہی مقیم ہوجاویگا وطن اقامت کا یعنی جس مقام میں پندرہ روز رہنے کی نیت کی ہے وہ باطل ہوتا ہے دوسری
جگہ کی وطن اقامت سے مثلاً ایک شخص کا وطن اقامت کا کسی جگہ پر تھا پھر اوسنے دوسری جگہ وطن اقامت کا کیا

اگر درمیان دونون کے درمیان مین مدت سفر کی نہین ہے تو اسصورت مین پہلی جگہ وطن اقامت کی نہ باقی رہیگی یہان تک کہ اگر وطن اقامت مین پھر داخل ہو تو بغیر نیت اقامت کے مقیم نہ ہوویگا اور اسیطرح سے اگر وطن اقامت سے اپنے وطن اصلی کیطرف جاوے تو وطن اقامت باقی نہ رہیگا مسئلہ اور سفر اور حضر دونون فوت نمازون کو نہین بدلتے ہین یعنی جسوقت کہ سفر کی فوت نمازونکو حضر مین قضا کرے تو قصر کرے اور اگر حضر کی فوت نمازون کو سفر مین قضا کرے تو قصر نکرے اور حضر کہتے ہین مقیم کے مکان کو یعنی سفر کی اولٹی حضر ہے یہ دونون مسئلہ شرح وقایہ سے لکھے ہین

## فصل ستائیسوین جمعہ کی نماز کے بیان مین

جمعہ کی فرض ہونیکے واسطے نو شرطین ہین جس شخص مین وہ نونون شرطین موجود ہووین اوس شخص پر جمعہ فرض ہوتا ہے پہلی شرط یہ ہے کہ شہر مین مقیم ہووے مسافر پر جمعہ واجب نہین اور دوسری شرط یہ ہے کہ تندرست ہووے بیمار پر جمعہ واجب نہین اور تیسری شرط یہ ہے کہ آزاد ہووے غلام پر جمعہ واجب نہین اور چوتھی شرط یہ ہے کہ مرد ہووے عورت پر جمعہ واجب نہین اور پانچوین شرط یہ ہے کہ بالغ ہووے لڑکون پر جمعہ واجب نہین اور چھٹی شرط یہ ہے کہ عاقل ہووے دیوانے اور لڑکے پر جمعہ واجب نہین اور ساتوین شرط یہ ہے کہ اسلام ہووے اور یہ ظاہر ہے اور آٹھوین شرط یہ ہے کہ آنکھ سلامت ہووے اندھے پر جمعہ واجب نہین اور نوین شرط یہ ہے کہ پانون سلامت ہووین لنگڑے پر جمعہ واجب نہین اور اگر وہ شخص جسپر جمعہ واجب نہین ہے حاضر ہووے اور جمعہ ادا کرے تو درست ہے اور ظہر کا فرض اوسکا ادا ہو جاوے اگرچہ جمعہ اوسپر واجب نہ تھا یہ مضمون شرح وقایہ کا لکھا ہے اور جمعہ کے ادا ہونیکے واسطے چھ شرطین ہین پہلی شرط یہ ہے کہ شہر ہووے خواہ شہر کا کنارہ اور شہر کی تفسیر مین اختلاف ہے بعضون کے نزدیک شہر وہ جگہ ہے کہ جس جگہ مین امیر اور قاضی ہووے کہ شرع کا حکم پہنچاوے اور حدونکو قائم کرے اور بعضونکے نزدیک شہر وہ جگہ ہے کہ جسوقت کہ وہان کے لوگ جمع ہووین تو وہان کی بڑی مسجد مین نہ سماوین اور شرح وقایہ مین اسی قول پر فتوی ہے [illegible]

کہ اگر وہان کے لوگ سب جمع ہوویں تو وہانکی جو سب سے بڑی مسجد ہووے اوسمین نسماویں تو وہ مقام
شہر ہے اور شہر کے کنارے کی تفسیر یہ ہے کہ جو مقام اس شہر کے متصل ہووے اور شہر کے فائدے کے
واسطے مقرر ہووے مثلاً گھوڑ دوڑ اور اونٹ کیواسطے یا لشکر اوترنے کیواسطے یا تیر اندازی کے واسطے
یا مردہ دفن کرنیکے واسطے یا جنازہ کی نماز پڑہنیکے واسطے یا اسیطرح دوسرے کامون کے واسطے مقرر ہووے
تو وہ مقام شہر کا کنارہ ہے اور جمعہ پڑہنا حج کے موسم مین منا مین خلیفہ کیواسطے اور امیر حجاز کیواسطے درست ہے
اور امیر موسم کیواسطے اور عرفات مین درست نہین ہے اور **دوسری** شرط یہ ہے کہ بادشاہ ہووے
یا اوسکا نائب **فائدہ** معتبر جیسے خطیب ہے اور یہ عمدۃ الاسلام مین لکھا ہے اور نائب کے معنی محیط مین لکھے ہیں
کہ امیر ہووے یا قاضی اور دونون ایک ہی بات ہے کیونکہ امیر اور قاضی اور خطیب ایک ہے **مسئلہ** شرح
اور ادمین لکھا ہے کہ مناسب نہین ہے کہ جمعہ مین خطیب کے سوا کوئی دوسرا امام ہووے **مسئلہ** فتاوی
عالمگیری مین لکھا ہے کہ جس شہر مین بادشاہ کافر ہووے تو وہان مسلمانونکو جمعہ پڑہنا درست ہے
جس شخص کو مسلمان لوگ قاضی ٹہرادینگے وہ قاضی شہر کا ہوگا اور مسلمانونپر واجب ہے کہ ایک مسلمان شخص کو
اپنا سردار مقرر کرین **تیسری** شرط یہ ہے کہ ظہر کا وقت ہووے یہانتک کہ اگر جمعے کی نماز کے درمیان
مین ظہر کا وقت جاتا رہے تو جمعہ باطل ہووے اور **چوتھی** شرط یہ ہے کہ نماز کے پہلے خطبہ ہووے **مسئلہ** جمعے
مین دو خطبے سنت ہین اون دونون خطبون مین اللہ تعالی کی تعریف اور مومنون کیواسطے دعا اور نصیحت اور پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر درود ہووے اور کوئی آیت قرآن کی پڑہے اور ان دونون خطبونکے درمیان مین تھوڑا سا بیٹھے
او بیٹھنے کا یہ اندازہ ہے کہ تمام عضوون مین آرام آجاوے یعنی بدن سمٹا لیوے اور پہلے خطبے کو
جہر سے پڑہے اور دوسرے کو بھی جہر سے مگر پہلے سے کم اور چاہیے کہ دونون مین خطبہ دراز پڑہنا مکروہ
ہے اور اکثر اسکے طوال مفصل کے برابر خطبہ پڑہے اور اگر تشہد کے بقدر یا ذکر کے خطبہ پڑہا تو درست
ہوا اگرچہ مکروہ ہے یہ مسئلہ شرح اور ادمین لکھے ہے اور **پانچوین** شرط یہ ہے کہ جماعت ہووے

اور جماعت کی حدیث ہے کہ امام کے سوا تین مرد ہوویں اور اگر امام کے سجدہ کرنے سے پہلے مقتدی بھاگ
جاویں تو اس صورت میں امام ظہر شروع کرے اور اگر مقتدی بھاگیں اور تین مرد رہ جاویں یا امام کے سجدہ کرنے کے بعد
بھاگیں تو ان دونوں صورتوں میں امام جمعہ تمام کرے یہ شرح وقایہ میں ہے اور چھٹی شرط یہ ہے کہ اذن عام ہووے
یعنی تمام لوگوں کو حکم مسجد میں جانے کا ہووے اور جو شخص وہاں جاوے وہ جا سکے یہاں تک کہ اگر ایک جماعت
مسجد میں جمع ہوویں اور دروازہ مسجد کا بند کریں اور جمعہ ادا کریں تو اس صورت میں جمعہ درست نہووے اور
اگر بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھ اپنے گھر میں جمعہ پڑھنے کا ارادہ کرے تو اگر اپنے گھر کا دروازہ کھلا رکھے اور
آدمیوں کو واسطے اذن عام دیوے یعنی حکم دیوے کہ جو چاہے سو چلا آوے تو اسکی نماز درست ہووے
عوام لوگ حاضر ہوویں خواہ نہیں اور اگر دروازہ بند کرے یا دربانوں کو بٹھال دیوے دروازہ پر تا کہ لوگوں کو اندر آنے
سے منع کریں تو اس صورت میں جمعہ درست نہووے یہ مضمون محیط کا ہے مسئلہ جس مقام میں کہ شہر ہونے میں شک
ہووے اور وہاں کے لوگ جمعہ ادا کریں جمعہ کی سب شرطوں کے ساتھ تو مناسب ہے کہ وہاں کے
لوگ جمعہ کے بعد چار رکعت ظہر کی نیت سے احتیاط کے واسطے پڑھ لیویں اس واسطے کہ اگر جمعہ ادا نہوا ہووے
تو ظہر پڑھنے سے اس وقت کا فرض ان کے ذمہ سے ادا ہو جاوے یہ مضمون محیط کا ہے اور کنز العباد اور
فتاوی واقعات سے لکھا ہے کہ قاضی بدیع الدین رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ چار رکعت جو جمعہ کے بعد ظہر کی
نیت سے ہمارے ملک میں پڑھی جاتی ہیں ان چاروں رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورہ بھی پڑھے اسواسطے
کہ اگر وہ چاروں رکعتیں ظہر کے ذمہ میں رہ جاوینگی تو سورت پڑھنا کچھ ضرر نکریگا اور اگر جمعہ کی نماز صحیح ہوگی اور
چار رکعت سنت ہو جاوینگی تو سنت میں سورت پڑھنا واجب ہے مسئلہ شرح وقایہ میں لکھا ہے
کہ جو شخص کہ جمعے کے سوا سب نمازوں میں امامت کے لائق ہے وہ جمعہ میں بھی امامت کے لائق ہے
مسئلہ فتاوی محیط میں لکھا ہے اور مسافر لوگ جب کہ جمعے کے روز شہر میں حاضر ہوویں تو اکیلا اکیلا نماز
ظہر کی پڑھ لیویں اور اسیطرح سے شہر کے لوگ جبکہ انکا جمعہ فوت ہووے اور قیدی اور بیمار لوگ بھی اکیلا اکیلا نماز ظہر کی

پڑہا لیوین کیونکہ اونکے واسطے جماعت مکروہ ہے مسئلہ اور معذور اور قیدی کی ظہر جماعت سے ساتہ جمعہ کے روز
شہر مین مکروہ ہے جبکہ معذور کا حکم بیان کیا تب غیر معذور کی ظہر بلاشبہہ مکروہ ہوئی یہ شرح وقایہ کے مضمون کا
خلاصہ ہے مسئلہ اور گاؤن کے لوگ اور جنگلی لوگ جن پر جمعہ واجب نہین ہے وہ جمعہ کے روز جماعت کی ساتہ
پڑہین اذان اور اقامت کہکر یہ مضمون شرح اوراد کا ہے مسئلہ اور جس شخص کو عذر نہین ہے اوس شخص کو جمعہ کی
نماز کے پہلے شہر مین ظہر پڑہنا مکروہ ہے اور پہر ظہر پڑہ کے جمعے کی نماز کیواسطے دوڑنا جسوقت کہ امام جمعے کی نماز مین مشغول ہو ور
ظہر کو باطل کرتا ہے جمعے کی نماز پاوے یا نہین یعنی ظہر پہر پڑہ لیوے پہلی جو پڑہی تہی وہ باطل ہوئی اور جو شخص کہ
جمعے کی نماز مین تشہد مین یا سہو کے سجدہ مین ملے تو وہ شخص جمعے کی نماز پوری کرے ظہر نہ پڑہے اوسنے جمعہ پایا یہ مضمون
شرح وقایہ کا ہے مسئلہ شرح وقایہ مین ہے کہ جب پہلی اذان ہووے تب سب کوئی خریدنا بیچنا چہوڑدیوین اور جمعے
کی نماز کیواسطے دوڑین اور شرح اوراد مین لکہا ہے کہ جسوقت کہ موذن جمعے کے روز دوپہر ڈہلے پہلی اذان کہے
تب خریدنا اور بیچنا چہوڑدیوین اور جمعہ کی طرف متوجہ ہووین جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے
إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ یعنی جب
اذان کہی جاوے نماز کے واسطے جمعہ کے روز دوڑو تم سب اللہ کی یاد کرنے کی طرف اور چہوڑ دو
تم سب خریدنا اور بیچنا اور بیع کی لفظ جو آیت مین ہے اوس سے یہ مراد ہے کہ بیع ہووے خواہ دوسری
چیز کہ جسمین آدمی مثال بیع کے مشغول ہو جاوے اور جمعہ بہول جاوے لیکن بیع کا ذکر اسواسطے کیا کہ
آدمی کے مقصدون مین بیع مقصد ہے اور اسمین آدمی کا فائدہ ہے سو خبردار کرنیکے واسطے اللہ تعالی نے فرمایا ہے
شرح اوراد مین فتاوی حجت سے لکہا ہے کہ اصل یہ ہے کہ اذان جمعے کی روز منارے پر ہووے اسواسطے کہ اذان
دور نزدیک کے آدمیونکے خبر کرنیکے واسطے ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا
نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ آخر تک یعنی اے شرع کے حکم پر ایمان لانیوالے
لوگو جب اذان کہی جاوے نماز کیواسطے جمعے کے روز تب دوڑو تم سب اللہ کی یاد کرنیکی طرف اللہ کی یاد کہا نماز اور خطبہ کو

یعنی خواہش کرو نماز اور خطبے کیطرف اور اوسکے واسطے دوڑو اور کوشش کرو اور چھوڑو خریدنا اور بیچنا مسئلہ
شرح وقایہ مین لکھا ہے کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو اوٹھے تب نماز اور بات کرنا حرام ہو جاوے جبتک کہ خطبہ تمام
ہووے اور جب امام منبر پر بیٹھے تب اذان کہی جاوے دوسرے بار امام کے آگے اور لوگ امام کی طرف منہ کر کے
خطبہ سنین اور امام کھڑا ہو کے باطہارت دو خطبے پڑھے ان دونونکے بیچمین ایک بار بیٹھے اور جب خطبہ تمام ہووے
تب اقامت کہی جاوے اور امام آدمیونکے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے مسئلہ کنز العباد مین لکھا ہے کہ اگر دیکھے
کہ وہ جمعے کے روز خطبہ پڑھتے وقت یاد کرے کہ اپنے فجر کی نماز نہین پڑھی تو اوٹھے اور فجر کے نماز کی قضا
پڑھے اور خطبہ نہ سنے جیسے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی مَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوۃٍ اَوْ نَسِیَہَا فَلْیُصَلِّہَا اِذَا
ذَکَرَہَا فَاِنَّ ذٰلِکَ وَقْتُہَا یعنی جو شخص کہ نماز کیوقت سو گیا یا اوس نماز کو بھول گیا اور اس سبب سے اوسکی نماز قضا ہوئی
تو چاہیے کہ اوس نماز کو پڑھے جسوقت کہ اوسکو یاد آیا اسواسطے کہ جسوقت کہ اوسنے یاد کیا ہے وہی اوس
نماز کا وقت ہے اور [illegible] اسواسطے کہ اگر وہ خطبے کی بعد فجر کی قضا پڑھیگا تو اسکا جمعہ فوت ہوگا اور
فتاوی محیط مین بھی یہی لکھا ہے فائدہ کنز العباد مین مذکور ہے لکھا ہے کہ مستحب ہے کہ جمعے کے روز کہ امام پہلی
رکعت مین سورہ جمعہ اور دوسری مین سورہ منافقون پڑھے مسئلہ کنز العباد مین ہی کہ جمعے کے روز
غسل کرنا سنت ہے مسئلہ کنز العباد مین جملوہ مسعودی سے لکھا ہے ہمارے عالمونکے قول کے موافق
اوپر اللہ کی رحمت ہو جیو کہ حدث حدث مین اوٹھجاتا ہے یعنی اگرچہ کئی حدث ہووے لیکن ایکہی مین داخل
ہو جاتا ہے جسطرح سے ایک مسلمان ہی کہ اوسکو حدث ہو اور پھر جنابت بھی ہوئی اور عید کا روز تھا یا عرفے کا
یا جمعے کا تو جب وہ ایک غسل کریگا تب سب غسل اوس سے ادا ہو جاوینگے مسئلہ کنز العباد مین سراجیہ سے لکھا ہے
کہ جو شخص کہ جمعہ مین جاوے اوسکے واسطے مستحب ہے کہ خوشبو ملے اور اچھا کپڑا پہنے اور وغیرہ
لکھا ہے کہ جمعہ اور عیدین مین سوار ہو کے جانا درست نہین ہے مگر پیادہ چلنا افضل ہے

## فصل ستائیسوین عیدین کی نماز کے بیان مین

مسئلہ مستحب ہے کہ عید فطر کے

ہو نماز کے پہلے کہانا کہاوے اور مسواک کرے اور خوشبو ملے اور اپنا اچہا کپڑا پہنے اور صدقہ فطر کا ادا کرے
اور عیدگاہ کی طرف تکبیر آہستہ آہستہ کہتا ہوا جاوے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے اور صدقۂ فطر کا بیان ہم آگے
کرینگے **مسئلہ** اور عیدین کی نماز کے پہلے نفل نہ پڑہے اور جو شرط کہ جمعہ کیواسطے ہے وہی شرط عید کیواسطے بہی ہے مگر جب
ہو ذا اور ادا ہونیکی حق میں یعنی جس شخص پر جمعہ واجب ہے عید بہی واجب ہے اور جس شہر میں جمعہ ادا ہووے
عید بہی ادا ہووے مگر خطبہ عیدین میں سنت ہے اور جمعہ میں فرض یہ شرح وقایہ سے لکہا **مسئلہ** اور عید کی
نماز کا وقت شروع ہوتا ہے جب آفتاب ایک یا دو نیزے کے برابر بلند ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک
کہ آفتاب نہیں ڈہلتا ہے اور جب آفتاب ڈہلا تب پہر وقت نہیں رہتا ہے یہ مختصر قدوری اور فتاوی محیط میں ہے
اور یہی مضمون شرح وقایہ کا ہے **مسئلہ** اور امام مقتدیونکے ساتھ دو رکعت نماز پڑہے اس طرح سے کہ پہلے
تکبیر تحریمہ کی کہے تب ثنا پڑہے بعد اوسکے تین تکبیریں کہے تب فاتحہ اور سورہ پڑہے تب رکوع کرے تکبیر
کہتا ہوا اور دوسری رکعت میں پہلے قرآن پڑہنا شروع کرے تب بعد قرات کے تین تکبیر کہے اور رکوع
کیواسطے دوسری تکبیر کہے یہہ تکبیریں جو زیادہ ہیں اونمیں ہاتہ اوٹہاوے اور نماز کے بعد دو خطبہ پڑہے
اون دونوں میں صدقۂ فطر کے احکام بتلاوے یہ شرح وقایہ میں ہے **مسئلہ** اور اگر امام نے نماز عید کی
پڑہی اور کسی شخص نے اوسکی نماز نہ پڑہی تو وہ شخص اوسکی قضا نہ پڑہے یہ شرح وقایہ اور مختصر قدوری میں ہے
**مسئلہ** اور اگر عید کی نماز کسی عذر سے پہلے روز نہ پڑہی گئی تو دوسرے روز پڑہے اور تیسرے روز نہ پڑہے یہ
مضمون شرح وقایہ اور مختصر قدوری اور فتاوی محیط اور عمدۃ الاسلام کا ہے **مسئلہ** اور عید اضحی کے
احکام عید فطر کے موافق ہیں مگر عید اضحی میں مستحب ہے کہ جب تک نماز نہ پڑہی جاوے تب تک کہانا
نہ کہاوے اور نماز کے پہلے کہانا کہانا مکروہ نہیں ہے اور اسی پر فتوی ہے اور عید اضحی میں بلند آواز
سے راہ میں تکبیر کہے اور خطبے میں تکبیر تشریق کی بتلاوے اور اگر کسی عذر سے یا بغیر عذر کے نماز نہ
پڑہی گئی تو تیسرے دن تک نماز درست ہے اور بعد اوسکے نہیں اور عرفہ کے روز وقوف کی مشابہت

واسطے جمع ہونا کچھ معتبر چیز نہیں ہے کہ اوس سے ثواب ہووے اسواسطے کہ ایک مکان خاص جسکو عرفات
کہتے ہین اوسمین حاضر ہونیکا حکم اللہ کے نزدیکی کے واسطے پایا گیا ہے اور عرفات کے سوائے دوسرے
مکان مین نہین شرح وقایہ مین ہے **فائدہ** اور واقفین کہتے ہین اون لوگون کو جو ذی الحجہ کی نوین
تاریخ کو عرفات مین حاضر ہوتے ہین **مسئلہ** اور تکبیر تشریق کی یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عرفہ کی فجر سے ہر فرض کے بعد جو مردون کی جماعت کے ساتھ پڑہا جاوے
شہر کے مقیم پر اور اوس عورت پر جسنے مرد کے ساتھ اقتدا کیا ہے اور اوس مسافر پر جو مقیم کا مقتدی
ہے ایام تشریق کے آخر روز کے عصر تک واجب ہے یہ شرح وقایہ مین ہے **فائدہ** اور ایام تشریق
نوین ذی الحجہ کی فجر سے تیرہوین ذی الحجہ کی عصر تک ہے **مسئلہ** اور مقتدی تکبیر تشریق کی ترک نہ کرے
اگرچہ امام ترک کرے **مسئلہ** فتاوی محیط مین ہے کہ باہر نکلنا عیدگاہ کیطرف عید کی نماز کے واسطے سنت ہے
اگرچہ جامع مسجد مین سب آدمی سماوین **مسئلہ** محیط مین ہے کہ شہر سے دور نہ جاوین بلکہ شہر کے کنارے
مین عید کی نماز پڑہین اسواسطے کہ عید کی نماز درست ہونے کی شرط شہر ہے اور شہر کا کنارہ بھی شہر ہے

## فصل اونتیسوین خوف کی نماز کے بیان مین

مختصر قدوری مین لکھا ہے کہ جسوقت
کہ دشمن کا خوف زیادہ ہووے تو اوسوقت امام دو گروہ کرے ایک گروہ کو دشمن کیطرف کرے اور
دوسرے گروہ کو اپنے پیچھے اور اوس گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑہے دو سجدے کے ساتھ اور جب دوسرے
سجدے سے سر اوٹھاوے تب یہ گروہ دشمن کیطرف جاوین اور وہ دوسرا گروہ جو دشمن کیطرف گیا تھا وہ آوے
تب امام اون کے ساتھ ایک رکعت پڑہے دو سجدے کے ساتھ اور تشہد پڑہے اور سلام پھیرے اور
یہ گروہ سلام نہ پھیرین اور دشمن کیطرف جاوین اور پہلے گروہ آوین اور نماز پڑہین اکیلے اکیلے
ایک رکعت دو سجدے کے ساتھ بغیر قرأت کے اور تشہد پڑہین اور سلام پھیرین اور دشمن کیطرف جاوین
تب دوسرے گروہ آوین ایک رکعت دو سجدے کے ساتھ باقرأت کے اور تشہد پڑہین اور سلام

مفتاح الجنۃ

پہنچے یہ مسئلہ مسافر کا ہے اور اسی سے مقیم کا مسئلہ بھی بوجھا گیا پہر اگر امام مقیم ہووے تو پہلے گروہ کے
ساتہ دو رکعت پڑہے اور دو رکعت دوسرے گروہ کے ساتہ اور مغرب مین پہلے گروہ کے ساتہ دو رکعت
پڑہے اور دوسرے کے ساتہ ایک رکعت اور نماز پڑہنے کی حالت مین لڑائی نکرین اور اگر لڑائی کرینگے تو نماز
باطل ہوگئی اور اگر اسقدر خوف ہووے کہ گہوڑے سے اوتر نہ سکین تو اکیلے اکیلے سوار ہوے نماز
پڑہین رکوع سجدہ اشارے سے کرین اور اگر قبلے کیطرف منہ نہ سکین تو جسطرف چاہین منہ کرین یہان تک
مضمون مختصر قدوری کا ہے مسئلہ شرح وقایہ مین لکہا ہے کہ باطل کرتا ہے نماز کو لڑائی کرنا
اور چلنا اور سوار ہونا خلاصہ یہ ہے کہ یہ کام نماز پڑہتے ہوے منع ہین کہ نماز پڑہتے جاوین اور یہ کام کرتے جاوین
اور اسطرح سے کہ ایک رکعت پڑہ کے جانا دشمن کیطرف اور پہر آکے اوسی نماز کو تمام کرنا درست ہے جیسا کہ لکہا گیا

## فصل تیسوین جنازے کے احکام کے بیان مین

مسئلہ تیسیر الاحکام مین لکہا ہے
کہ جب مریض مرنیکے قریب ہووے تب مریض توبہ کرے اور اگر اوسپر کسیکا کچہ حق ہووے تو اوسکو ادا
کرے اور جو کسی سے کچہ دشمنی ہووے تو اوسکو خوش کرے اور جو سنت ہووے جس طرح سے مونچہ کے
بال کم کرنا اور ناخن ترشوانا وغیرہ سے اوسپر مستعد ہووے مسئلہ جو شخص مرنیکے قریب ہووے اوسکے
واسطے سنت ہے کہ اوسکا منہ قبلے کیطرف کیا جاوے داہنی کروٹ اور کلمہ شہادت کا اوسکو سکہلا دیا جاوے
یہ مضمون شرح وقایہ اور مختصر قدوری اور ہدایہ کا ہے مسئلہ عمدۃ الاسلام مین لکہا ہے کہ اوسکے
نزدیک بیٹہکے کلمہ شہادت کا کہین اور کلمہ شہادت کہنے کا اوسکو حکم نکیا چاہیے شاید کہ تنگدلی اور
بیخبری سے دوسری بات کہ دیوے اور یہی تیسیر الاحکام مین بہی لکہا ہے کہ اوسکے نزدیک کلمہ شہادت کا
زور زور سے کہے یہی اوسکا یاد دلانا ہے مسئلہ اور جب مرے تب اوسکی داڑہی باندہین اور
اوسکی آنکہ بند کرے اور خوشبو آگ پر رکہے اوسکا تخت اور کفن باسی اور باسنی کا شمار طاق ہووے
یعنی ایک یا تین یا پانچ مرتبہ اور باسنے مین تعظیم دینے کی ہے اور تخت پر رکہے اور کپڑے اوتارے

اور اوسکا عورت چہپا دیوے اور ایک ہتہی کپڑی کی جو اوسکی عورت غلیظہ چہپا سکے اوسکے عورت پر رکہی جاوے
فتوی ہے آسانی کیواسطے اور عورت غلیظہ دبر اور ذکر اور خصیونکو کہتے ہین اور وضو کرا دیوی بغیر کلی اور بغیر
استنشاق کے اور اوس عمر کی اور پر وہ پانی جاری کرے کہ اوسکو بیر کی پتی یا اشنان کیساتھ ڈالکے جوش کیا
ہووے یہ زیادہ صفائی کیواسطے ہے اور اگر بیر کی پتی یا اشنان کا پانی نہووے تو فقط خالص پانی کافی
ہے اور اوسکا سر اور داڑہی گل خیرو سے دہووے تاکہ خوب صاف ہو جاوی بعد اوسکے مردے کو
بائین کروٹ لٹا دے اور غسل دیوے اسقدر کہ جو بدن تخت سے ملا ہووے اوسکو پانی پہنچے تب بعد اوسکے
داہنی کروٹ لٹا دیوی اور اوسی طرح سے غسل دیوے اور پہلے بائین کروٹ لٹانا اسواسطے کہا
کہ جسمین داہنی طرف سے غسل شروع ہووے تب اوسکو ٹیکی دیکے بٹہلاوے اور اوسکے شکم کو نرم نرم ملے
اور جو کچہ نکلے اوسکو دہووے اور اوسکے وضو اور غسل کو نہ دوہراوے تب بعد اوسکے ایک کپڑے سے پانی
پونچہے اور اوسکا ناخن نہ ترشے اور اوسکے بال مین کنگہی نہ کرے اور اوسکے سر اور داڑہی پر خوشبو ملے
اور سجدے کے عضو پر کافور ملے اسواسطے کہ خوشبو سنت ہے اور سجدے کے عضو پر خوشبو ملنے کیواسطے بہت
بہتر ہین بسبب زیادہ بزرگی کے یہ شرح وقایہ اور ہدایہ اور مختصر قدوری کا مضمون ہے **فائدہ** اور سجدے کے
عضو یہ ہین پیشانی اور ناک اور دونون ہاتہ اور دونون زانو اور دونون قدم **مسئلہ** شرح وقایہ مین
لکہا ہے کہ سنت کفن کی مردے کیواسطے ازار اور لفافہ ہے اور لفافہ کہتے ہین اوس چادر کو جو
کہ سر سے پاؤن تک اوپر لپٹی جاتی ہے اور متاخرین نے عمامہ بہی پسند کیا ہے مگر خوب نہین اور عورت کے واسطے ازار
اور ازار اور دامنی اور لفافہ اور سینہ بند جس سے اوسکی پستان باندہی جاوین سنت ہے اور مرد کیواسطے
ازار اور لفافہ بہی کفایت ہے اور عورت کیواسطے ازار اور لفافہ اور دامنی بہی کفایت ہے **مسئلہ**
اور ضرورت کیوقت جو کچہ موجود ہووے کفایت ہے یہ عمدۃ الاسلام مین ہے **مسئلہ** ہدایہ مین لکہا ہے
کہ مرد کو ایک ہی کفن پہنانا مکروہ ہے مگر ضرورت کیوقت درست ہے **فائدہ** لفافہ اسقدر ہووے

سر کے بال سے قدم تک چھپاوے اور ازار بھی سر کے بال سے قدم تک ہووے یہ مضمون محیط کا ہے
**فائدہ** اوڑھنی اوسکو کہتے ہیں جو سر پر اوڑھی جاتی ہے وہ دو گز کی لانبی اور ایک بالشت کی چوڑی
ہووے اور سینہ بند تین گز کی لانبی اور بغل سے زانوں تک کی چوڑی ہووے یہ مضمون جلبی کا ہے
اور پیراہن گردن کی جڑ سے قدم تک ہووے یہ مضمون شرح اوراد کا ہے **مسئلہ** عمدۃ الاسلام میں
سراجی سے لکھا ہے کہ ایک مرد مر گیا اور اوسکو مقدور کفن کا نہ تھا تو خلق پر فرض ہے کہ اوسکو کفن دیویں
اور اگر بعضونکو مقدور نہووے تو وہ لوگ مقدوروالوں سے کفن طلب کریں **مسئلہ** اور پہلے لفافہ
بچھاوے تب اوسکے اوپر ازار تب مرد کو پیراہن پہنا کے ازار پر رکھے اور ازار کو پہلے بائیں طرف سے لپیٹے
تب داہنی طرف سے لپیٹے تب بعد اوسکے لفافہ بھی اسیطرح لپیٹے اور عورت کو پہلے پیراہن پہناویں
اور اوسکے سر کے بال کو دو حصے کرکے اوسکی چھاتی پر پیراہن کے اوپر رکھ دیوے تب اوسکے اوپر اوڑھنی
اوڑھاوے تب اوسکے اوپر لفافہ لپیٹے اور اگر کھل جانیکا خوف ہووے تو کفن کو باندھ دیوے یہ شرح
وقایہ میں ہے **مسئلہ** اور سینہ بند عورتکا سب کفنوں کے اوپر پہناویں یہ برجندیکا مضمون ہے **مسئلہ**
شرح اوراد میں جامع سے لکھا ہے کہ جو کپڑا کہ آدمی کیواسطے زندگی میں پہننا حلال ہے مرد ہووے
خواہ عورت تو اوس کپڑیکا کفن دینا بھی حلال ہے مرنیکی بعد اور افضل ہے سفید کپڑا کورا ہووے خواہ دہویا ہوا یہ
مضمون محیط کا ہے **مسئلہ** اور اوپر نماز جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے یعنی اگر ایک شخص پڑھے تو سبسے ساقط ہو جاوے
اور اگر کوئی نہ ادا کرے تو سب گنہگار ہووینگے اور نماز جنازیکی یہ ہے کہ پہلے تکبیر کہے دونوں ہاتھونکو کان تک
اوٹھاتا ہوا پہر بعد اوسکے ہاتھ نہ اوٹھاوے اور ثنا پڑھے پہر دوسری تکبیر کہے اور درود بھیجے نبی علیہ السلام پر
پہر تکبیر کہے اور دعا پڑھے پہر چوتھی تکبیر کہے اور سلام پہیرے اور اوس نماز میں قرأت اور تشہد نہیں ہے
یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے **فائدہ** اور نماز جنازیکی چار تکبیریں ہیں اور جنازیکی نماز ادا کرنیکو جب کھڑا ہو کہ جب
نیت کرے اسطرح نَوَیتُ اَن اُؤَدِّیَ اَربَعَ تَکبِیرَاتٍ صَلٰوۃِ الجَنَازَۃِ الثَّنَاءُ لِلّٰہِ تَعَالیٰ

والصلوٰۃ علی النبی والدعاء لاھل المیت متوجہا الی جھۃ الکعبۃ الشریفۃ اللہ اکبر
اور اگر عورت ہووے تو لہذہ المیت کہے اور امام ہووے تو نیت امام ہونیکی کرے اور مقتدی ہووے تو نیت اقتدا
کی کرے اور نیت کے بعد پہلی تکبیر کہے ہاتہ کو کانون تک اوٹہاتا ہوا اور پہلی تکبیر کے بعد سبحانک اللّٰھم وبحمدک
وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک وجل ثناءک ولا الہ غیرک پڑہکے دوسری تکبیر کہے
اور دوسری تکبیر کے بعد یہ درود پڑہے اللّٰھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت وسلمت
وبارکت ورحمت وترحمت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید یہ درود پڑہکے تیسری تکبیر کہے
اور تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑہے اللّٰھم اغفر لحینا ومیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا
وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللّٰھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی
الایمان یہ پڑہکے چوتھی تکبیر کہے اور اگر وہ مردہ لڑکا ہووے تو تیسری تکبیر کے بعد اللّٰھم اجعلہ لنا
فرطا واجعلہ لنا شافعا ومشفعا یہ پڑہکے چوتھی تکبیر کہے اور اگر مردہ لڑکی ہووے تو اجعلہ کی جگہ
اجعلہا کہے اور شافعا ومشفعا کی جگہ شافعۃ ومشفعۃ کہے اور تکبیرین باندہ کے بعد چوتھی
تکبیر کے بعد داہنے باءین سلام کہے اور اون تکبیرون مین ہاتہ نہ اوٹہاوے اور اگر پانچ تکبیر کہے تو مقتدی
اوسکی تابعداری نکرے مسئلہ اور جنازہ کی نماز مین ثنا اور درود اور دعا کوئی جہر سے نہ پڑہے [illegible]
اور اوسے لکہا ہی مسئلہ ہدایہ مین لکہا ہے جو شخص کہ نماز پڑہاوے وہ مردہ کے سینے کے برابر کھڑا ہووے مردہ عورت ہووے یا
مرد اسواسطے کہ سینہ دل کی جگہ ہے اور دل مین ایمان کا نور ہے تو سینہ کی برابر کھڑا ہونا شفاعت کیطرف اشارہ ہے
اوس کے ایمان کے سبب مسئلہ شرح اوراد مین صلوٰۃ مسعودی سے لکہا ہے کہ اگر جنازہ کی نماز
مین قہقہہ یا ہنسکے ہنسے تو طہارت باقی ہے نماز کو دوہرا کے شروع کرے مسئلہ اور بہتر ہے امامت کیواسطے
بادشاہ تب قاضی تب امام محلے کا تب ولی میت کا عصبیات کی ترکیب سے اور ولی میت کی اجازت سے
امامت کرنا درست ہے اور اگر ولی میت کی سواے دوسرے نماز پڑہ گئی تو اگر ولی چاہے تو دوبارہ ادا کرے

اور اگر ولی میت نے پڑہی ہو دوسرے لوگ منع ہوا وین اور جو مردہ بغیر نماز پڑہے ہوئے دفن کیا گیا تو اوسکی
قبر پر نماز پڑہی جاوے جبتک شبہہ ہووے کہ وہ مردہ شق نہین ہے اور اوسکا اندازہ تین روز تک کا ہے
یعنی تین روز تک نماز پڑہی جاوے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے **فائدہ** عصبہ یعنی قرابت والیکا نام ہے
اور عصبات کا بیان فرائض کی کتاب مین مفصل ہے مگر اسمین ضرورت کے موافق بیان کرتے ہین سو جس عصبہ کو
ہم پہلے لکہینگے سو امامت کیواسطے بہی پہلے مقرر ہوگا اور جسکو پیچہے لکہینگے سو امامت کیواسطے پیچہے مقرر ہوگا
اور جو ترتیب لکہی ہے اوسکے یہی معنی ہین عصبے کی قسم یہ ہے پہلے میت کی اولاد جسطرح بیٹا تب بعد اوس کے
پوتا اور نیچے جہانتک حساب کرو دوسرے میت کی جز جسطرح باپ تب بعد اوسکے دادا تیسرے میت کے
باپکی اولاد جسطرح بہائی تب بعد اوسکے بہتیجا اور جہانتک نیچے حساب کرو چوتہے دادا کی اولاد جسطرح چچا تب
بعد اوسکے چچیرا بہائی اور جہانتک نیچے حساب کرو **مسئلہ** اور جو لڑکا کہ پیدا ہوا اور مر گیا تو اگر رویا ہووے
تو اوسکا نام رکہا جاوے اور غسل دیا جاوے اور اوسپر نماز پڑہی جاوے اور اگر نہ رویا ہووے
تو ایک پارچہ کپڑے مین لپیٹا جاوے اور نماز نہ پڑہی جاوے اور غسل دیا جاوے یہ شرح وقایہ مین ہے
**مسئلہ** ایک کافر مرا اور اوسکا ولی مسلمان تہا تو اوسکا ولی غسل دیوے جسطرح سے نجس چیزین دہوئی جاتی ہین یعنی
اوسکے غسل کو وضو سے شروع نہ کرے اور داہنی طرف سے شروع نہ کرے اور اوسکو ایک پارچہ
کپڑے مین لپیٹے اور ایک غار کہودے اور اوسکو اوسمین ڈالدیوے یہ شرح وقایہ مین ہے **مسئلہ**
اور سنت ہے جنازے کے اوٹہانے مین چار آدمی اسطرح پر کہ اوسکے آگے کے پائے اور پیچہے کے پائے کو اپنے
داہنے کندہے پر رکہین تب اوسکی دوسری طرف کے آگے کے پائے اور پیچہے کے پائے کو اپنے بائین
کندہے پر لیوین اور جنازے کو جلدی لیجاوین اور دوڑین نہین یہ شرح وقایہ مین ہے یہ جنازہ اوٹہانیکی
ترکیب جو شرح وقایہ مین لکہی اسیطرح محیط مین بہی ہے اور لکہا ہے کہ یہ سنت ہے جسوقت کہ بہت سے
اوٹہانیوالے ہووین کہ ایک سے ایک لیوین تو اوسکی ترکیب یہ ہے کہ اوٹہانیوالا شروع کرے مردہ کے

داہنی طرف کی آگے کے پائے کو اور عدد پایہ اوٹھانے والیکا بھی داہنا ہووے اور جنازہ کندھے پر سے
رکھنےکے پہلے مکروہ ہے اور جنازے کے پیچھے چلنا مستحب ہے اور قبر کھودے اور لحد بنادے اور مردے کو
لحد میں جو قبر سے قبلے کی طرف ہے رکھے اور رکھنے والا کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
اور مردے کا منہ قبلہ کی طرف کر دیوے اور جو کفن کھلنے کے خوف سے کفن میں گرہ باندھی تھی کھول
دیوے اور کچی اینٹ اور بانس قبر میں برابر رکھے اور دفن کے وقت عورت کی قبر پر کپڑے سے پردہ کرے مرد کی قبر پر نہیں اور پختہ
اینٹ اور لکڑی قبر میں بچھانا مکروہ ہے پھر اینٹ اور بانس بچھانے کے بعد مٹی دیویں اور قبر کو ہانی پشت کرے
اور مربع نکرے یہ شرح وقایہ میں ہے مسئلہ قرابتی محرم عورتکی قبر میں اوتریں عورتکے دفن کرنیکو واسطے اور اگر قرابتی
محرم نہووین تو بیگانے لوگ جو بڈھے ہیں اور نیک ہوویں وہ اوتریں اور اگر بڈھے نہوویں تو جوان لوگ جو
پرہیزگار اور نیک ہوویں وہ اوتریں یہ مضمون کنز العباد کا ہے مسئلہ کنز العباد میں جامع سے لکھا ہے
کہ جنازہ قبر سے قبلے کی طرف رکھے اور مردے کو اوس میں سے اوٹھا دے تب لحد میں رکھے مسئلہ
اور جو شخص کہ سمندر میں کشتی یعنی جہاز میں مر گیا تو اوسکو غسل دیوے اور کفن دیوے اور اوس پر نماز پڑھے
اور سمندر میں اوسکو ڈال دیوے اسواسطے کہ اوسکے دفن میں عذر ہے یعنی سمندر میں جہاں زمین نہووے
یہ کنز العباد میں سراجیہ سے لکھا ہے مسئلہ اور قبر آدمی کے قدر برابر طول ہووے اور آدمی کے آدھے
قدر برابر چوڑی اور قبر کی گہرائی ناف تک یا گردن تک کی ہووے یہ مضمون کنز العباد میں ہے مسئلہ
اور بے اذن ولی میت کو دفن کے پہلے پھر نہ آویں مسئلہ کنز العباد میں لکھا ہے کہ ایک شخص کی تکبیریں
جنازے کی نماز کی تکبیر فوت ہوئی تو تکبیروں کو جو فوت ہوئی ہیں قضا کرے بغیر دعا کی جبتک کہ جنازہ زمین پر رکھا
ہوا ہے اسواسطے کہ اگر قضا کرے گا دعا میت تو مردے کو اوٹھا لیجاوینگے تب اوسکی تکبیر فوت ہوگئی اور
جب مردہ اوٹھا لیجاویں تب تکبیریں فوت کردیں اسواسطے کہ نماز مردے پر ہوتی ہے اور مردہ نہیں ہے

## فصل اکتیسویں ۳۱ شہید کے بیان میں

جو شخص کہ طاہر اور بالغ ہووے اور تیز خیرست

مارا جاوے ظلم کی راہ سے اور اوس مارنے کی بدلے مین مال دینا واجب نہووے یعنی وہ قتل خطا سے نہووے یا کافرونکی لڑائی کے میدان مین مردہ زخمی پایا جاوے تو وہ شخص شہید ہے اوسکا حکم یہ ہے کہ جو کپڑا کہ مردے کیواسطے مقرر ہے اوسکے سوا سے جو کچھ ہووے جسطرح پوستین اور قبا اور تاج اور ہتیار اور موزہ ہے تو اوسکو اوتار لیوے اور اگر کفن کی قسم کی کوئی چیز کم ہووے جسطرح ازار وغیرہ ہے تو اوسمین زیادہ کرے تا کہ کفن اوسکا پورا ہو جاوے اور اگر کفن کی قسم سے کوئی چیز زیادہ ہووے تو اوسکو اوتار لیوے اور اوسکو غسل نہ دیوے اور اوسپر نماز پڑہے اور اوسکو خون سمیت دفن کرے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے **فائدہ** قتل خطا یہ ہے جسطرح سے ایک مسلمان نے شکار کی طرف تیر مارا اور وہ تیر کسی مسلمان کے لگا تو یہ قتل خطا ہے اسمین مال دینا واجب ہوتا ہے **مسئلہ** وہ شہید ہے جسکو مشرکون نے مارا یا لڑائی کے میدان مین زخمی مردہ پایا گیا یا مسلمانون نے ظلم کی راہ سے قتل کیا اور اوس قتل کے بدلے مال نہین واجب ہے تو اوسکو کفن دیوے اور اوسپر نماز پڑہے اور غسل نہ دیوے یہ مضمون ہدایہ کا ہے **مسئلہ** اور جسکو اہل حرب یا اہل بغی یا رہزنون نے قتل کیا کسی ہتیار سے قتل کیا ہو وہ شہید ہے یہ مضمون ہدایہ کا ہے **فائدہ** اہل بغی وہ شخص ہے جو مسلمان بادشاہ سے برخلاف ہووے **مسئلہ** اور اگر لڑکا اور جنب اور حیض اور نفاس والی عورتکا جو شخص کہ شہر مین مارا ہوا پایا جاوے اور اوسکا قاتل نہ معلوم ہووے اور جو شخص کہ حد یا قصاص کیواسطے مارا جاوے اور جو شخص کہ زخمی ہوا اور کچہ زندگی کا فائدہ لیا جسطرح سو یا یا کہایا پیا یا علاج کیا یا اوسکو خیمہ مین جگہ دی یا لڑائی کی میدان سے زندہ باہر نکلا یا ایک نماز کیوقت تک ہوش سے رہا یا کچہ وصیت کی ان سبکو غسل دیا جاوے اور اوسپر نماز پڑہی جاوے اور اگر بغی ہونیکے سبب سے یا رہزنی کے سبب سے قتل کیا گیا تو وہ غسل دیا جاوے اور اوسپر نماز پڑہی جاوے **فصل تیرھوین** کعبے مین نماز پڑہنے کے بیان مین کعبے مین فرض اور نفل پڑہنا درست ہے اگرچہ مقتدی کی پیٹہ امام کی منہ کیطرف ہووے لیکن اوسکی نماز نہ درست ہوگی جسکی پیٹہ امام کی منہ کیطرف نہ ہوگی اسلیے کہ وہ امام کے

آگے ہو گیا اور مکروہ ہی نماز پڑہنا کعبے کی اوپر اوسکی تعظیم کیواسطے مسئلہ ایک امام کے ساتھ لوگون نے
اقتدا کیا کعبے کی گرد حلقہ باندہ کے اور اونمین سے بعضے اپنی امام سے زیادہ نزدیک ہین کعبے کیطرف
یعنی امام دو گز کے فرق پر ہے اور مقتدی ایک گز کے فرق پر کعبے سے تو اس صورت مین وہ شخص اگر اوسیطرف
ہے جسطرف امام ہے تو نماز نہ ہوگی اور اگر دوسری طرف ہے تو درست ہوگی خلاصہ یہ ہے کہ کعبے مین
چار طرف ہین چار دیوار کے حساب سے تو ہر وہ شخص کہ اوسطرف کہڑا ہے کہ جسطرف امام ہے تو وہ شخص جو
کعبے کیطرف نسبت امام زیادہ نزدیک ہے وہ امام کے آگے ہے بخلاف دوسرے تین طرف کے کہڑے
ہونیوالونکے کیونکہ جو شخص کہ اونمین امام سے زیادہ کعبے کے نزدیک ہے وہ امام کے آگے نہین ہے
یہ شرح وقایہ مین ہے

## چوتھا باب روزے کے بیان مین

اور اس باب مین سات فصلین ہین

### پہلی فصل روزے کے بیان مین

کہانا پینا جماع ترک کرنا فجر سے تا آفتاب ڈوبنے تک
نیت کے ساتھ اسکو روزہ کہتے ہین اور روزہ رمضان فرض ہے سب مسلمانون عاقل اور بالغ پر اور اوسکا
ادا کرنا فرض ہے اور اگر کسی عذر سے ترک ہوا ہووے تو اوسکا قضا رکہنا فرض ہے اور روزہ نذر کا اور
کفارے کا واجب ہے اور اوسکے سوائے باقی سب نفل ہے یہ شرح وقایہ مین ہے اور رمضان کے
روزے اور نذر معین کے روزے کی نیت کرنا رات سے دوپہر کے قبل تک درست ہے اور دوپہر کو
درست نہین اور اگر نیت فقط روزے کی کرے کہ مین روزہ اللہ کا رکہتا ہون اور مقرر نکرے رمضان کیواسطے
یا نیت نفل کی کرے تو روزہ رمضان کا درست ہے اور اگر رمضان کے مہینے مین دوسرے واجب کی نیت
کی تو رمضان کا روزہ اوسی نیت سے ادا ہو جاویگا اور اگر مریض یا مسافر رمضان مین دوسرے واجب کی
نیت کریگا تو وہی روزہ ادا ہوگا جسکی نیت کی اور اگر ایک شخص نے ایک روزہ رکہنے کی نذر کی یعنی نذر کی کہ
مین فلانے دن روزہ رکہونگا اور اوس روز دوسرے واجب کی نیت کی تو وہی واجب ادا ہوگا جسکی نیت
کی خواہ مسافر ہووے خواہ مقیم اور روزہ نفل کا ادا ہوتا ہے نفل کی نیت سے اور صرف نیت سے

اور جس روزہ رکہونگا اور نیت قبل دوپہر کے کرے اور دوپہر کے بعد نہین اور قضا اور کفارہ اور نذر غیر معین کے واسطے شرط ہے رات سے نیت کرنا اور مقرر کرنا کہ مین فلانا روزہ رکہتا ہون یعنی دلمین مقرر کرے کہ فلانا روزہ رکہونگا یہ شرح وقایہ مین ہے **مسئلہ** اور جس شخص نے رمضان کا یا عید کا چاند اکیلے آپ ہی دیکہا تو روزہ رکہے دونون صورتونمین اگرچہ اوسکا قول قبول نہوگا اور اگر افطار کرے تو قضا کا روزہ رکہے یہ شرح وقایہ مین ہے **مسئلہ** اگر آسمان مین بدلی یا غبار ہووے تو رمضان کے مہینے مین ایک شخص عادل کی خبر کفایت ہے اگرچہ وہ شخص غلام یا عورت ہووے یا زنا کی تہمت کسیکو اوسنے لگائی ہووے اور اوسکے بدلے مین وہ درے مار اگیا ہووے اور پہر اوسنے توبہ کی ہووے اور شوال اور ذی الحجہ مین دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت آزاد خبر دین کہ ہمنے چاند دیکہا اور بغیر بدلی کے شرط ہے تینون مہینے کیواسطے کہ بہت سے آدمی گواہی دین تو اونکا قول قبول کیا جاوے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے بہت آدمی کا اندازہ پچاس مرد کا کیا ہے اور بعضون نے قاضی کی عقل پر چہوڑ دیا ہے اور یہی بہتر ہے یہ مضمون شرح وقایہ اور تیسیر الاحکام کا ہے

## دوسری فصل روزہ کے فاسد ہونے کے بیان مین اور اوسکے قضا اور کفارہ کے بیان مین

جو شخص کہ قصداً جماع کرے یا جماع کیا جاوے قبل یا دبر مین یا کچہ کہاوے یا کچہ پیوے خواہ غذا کیواسطے خواہ دوا کیواسطے یا سنگہی لگاوے یعنی پچہنا لیوے اور معلوم کرے کہ میرا روزہ افطار ہو گیا اور پہر قصداً کہا لیوے تو ان سب صورتونمین قضا کا روزہ رکہے اور کفارہ دیوے ظہار کے کفارہ کی طرح اور کفارہ فقط رمضان کا روزہ قصداً فاسد کرنیکے واسطے ہی ہے اور روزونکے واسطے نہین یہ شرح وقایہ مین ہے **فائدہ** اور کفارہ ظہار کا یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اس شرط پر کہ وہ غلام دیوانہ اور اندہا اور اوسکے دونون انگوٹہے کٹے اور دونون پاؤن کٹے ہوے نہوین یا ایکہی طرفکا ایک ہاتہ اور ایک پاؤن کٹا ہوا نہووے اور وہ غلام مکاتب جو تہوڑا مال دے چکا ہے نہووے اور مدبر اور ام ولد نہووے یہ شرح وقایہ اور تیسیر الاحکام کا مضمون ہے **فائدہ**

مکاتب کہتے ہین اوس غلام کو جسکو اوسکے مالک نے لکھ دیا ہے کہ تو اگر اس قدر مال دیوے تو مین
تجھکو ازاد کرون اور مدبر کہتے ہین اوس غلام کو جسکو اوسکے مالک نے لکھ دیا ہے کہ میرے مرنیکے بعد
تو آزاد ہے اور ام ولد کہتے ہین اوس لونڈی کو کہ جسکے لڑکا ہوا ہووے اوسکے مالک کا جنایا ہوا
**مسئلہ** کفارہ روزے کا یہ ہے کہ ایک بردہ آزاد کرے مسلمان ہووے یا کافر غلام ہووے یا لونڈی
چھوٹا ہووے یا بڑا اور بہرا ہووے یا کانا یا اوسکا ایک ہاتھ ایک طرفکا اور پاؤن دوسری طرفکا کٹا ہووے
یا مکاتب ہووے اور کچھ مال نہ دیا ہووے تو ان سبکا آزاد کرنا درست ہے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے **مسئلہ**
اور اگر غلام آزاد کرنے سے عاجز ہووے تو دو مہینے برابر روزے رکھے رمضان کے مہینے کے سوائے اور پانچ روز
جو اونمین روزہ رکھنا منع ہے اوسکے سوائے اور اگر ان دونون عذر کے سوای اون دو مہینے کے بیچ مین ایک
روزہ بھی توڑے تو پھر سے سر نو روزہ شروع کرے اور اگر روزے سے بھی عاجز ہووے تو ساٹھ مسکین کو آپ
کھانا کھلاوے یا کسیکو نائب کردے وہ کھلاوے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے **مسئلہ** عمدۃ الاسلام مین
سراجیہ سے لکھا ہے کہ ایک عورت روزہ کفارہ کا ادا کرتی ہے اور اوس دو مہینے مین اوس کے حیض کے
ایام پڑینگے تو پھر اوسکا روزہ برابر نہ رہیگا تو اس صورت مین وہ کیا کرے ۔ اوسکا جواب یہ ہے کہ اوس کے
حق مین روزہ افطار کرنا مباح ہے اور اوسکے حق مین تتابع شرط نہین ہے اسواسطے کہ وہ معذور ہے
اور یہی مضمون شرح وقایہ مین لکھا ہے **فائدہ** تتابع کے یہ معنی ہین برابر لگتا تار **مسئلہ** اور اگر خطا سے
روزہ افطار کیا ہو مثلاً اوسکو روزہ یاد تھا اور کلی کرنے لگا تب اوسکے حلق مین بغیر قصد کیے ہوئے
پانی گیا یا کسی نے اوسکو زبردستی افطار کروا دیا یا حقنہ لیا یا ناک یا کان مین دوائی ڈالی یا سر کے
زخم مین دوائی لگائی اور اوسکے دماغ مین دوا گئی یا شکم کے زخم مین دوا لگائی اور اوس کے
پیٹ مین دوا گئی یا اوسنے سنگریزہ نگلا یا بہر منہ بھر اپنی خواہش سے قے کی یعنی آپ سے ردلایا یا تحری کیا یا
یا افطار کیا اس شبہ سے کہ رات ہے اور وہ دن تھا یا سحری کھایا اور شبہ کیا کہ میرا روزہ

افطار ہوگیا تب پہر قصداً کہایا یا عورت سوتی تہی اور اوسکے مرد نے جماع کیا سوتے مین یا رمضان کے تمام مہینے مین نہ روزہ رکہنے کی نیت کی نہ افطار کی یا صبح تک روزیکی نیت نکی تہا اور کچہ کہایا تو ان سب صورتون مین فقط قضا کرے اور اگر کہایا یا پیا یا جماع کیا اور اوسکو یاد تہا کہ مین روزہ ہون یا سویا اور اوسکو احتلام ہوا یا کسی عورت کیطرف نظر کی اور انزال ہوا یا تیل ملا یا سرمہ دیا یا غیبت کی یا اوپر سے قے غالب ہوئی اور اوسنے قے کی یا تہوڑی تہوڑی قے کی یا جنب تہا صبح ہوگئی اور غسل نہ کیا یا اپنے ذکر کے سوراخ مین پانی ڈالا یا اپنے کان مین تیل ڈالا یا غبار یا دہوان یا مکہی اوسکے حلق مین داخل ہوئی تو ان سب صورتون مین روزہ نہ گیا اور اگر مینہ برستا ہے یا برف پڑتی ہے اور اوسکے منہ مین جاوے تو اوسکا روزہ فاسد ہووے اور اگر وطی کیا مردے یا چارپائے سے یا فرج کے سواے دوسرے بدن مین جسطرح ران ہے یا بوسہ لیا یا مساس کیا تو ان سب صورتون مین اگر انزال ہوا تو قضا کرے اور اگر انزال نہوا تو قضا نکرے ایک شخص نے گوشت کہایا جو اوسکے دانت مین چنے برابر رہا تہا تو فقط قضا کرے اور وہ گوشت اگر چنے سے کم رہا ہوگا تو قضا نہ کرے مگر جسوقت کہ اوس گوشت کو منہ سے نکال کے ہاتہ مین لیا تب کہایا اگرچہ چنے سے کم تہا تو قضا کرے فقط اور اگر کسی شخص نے ایک تل نگلا تو اوسکا روزہ فاسد ہو مگر جسوقت کہ اوس تل کو کوچیگا تو اوسکے منہ مین جہتیر اسکے ناچیز ہوجاوے گا اوسکا روزہ نہ فاسد ہوگا اور بہت سی قے یعنی بہر منہ قے آسکے پہر جاوے یا وہ آپسے پہیرے تو روزہ فاسد ہوگا اور تہوڑی سی قے سے دونو حالت مین فاسد نہ ہوگا اور امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ قے کو آپسے پہیرے اگرچہ تہوڑی ہو فاسد ہوگا اور قے کے پہر جانے سے اگرچہ بہت ہو فاسد نہ ہوگا اور بہت سی قے کی آپ پہیرنے مین بالاتفاق فاسد ہوگا اور تہوڑی سی قے کی پہر جانے سی بالاتفاق فاسد نہوگا اور تہوڑی سی قے کو آپسے پہیرنے مین ابو یوسف کے نزدیک فاسد نہوگا خلاف محمد رحمہ اللہ کے اور بہت سی قے کی پہر جانے سے ابو یوسف کے نزدیک فاسد ہوگا امام محمد کے نزدیک نہین یہ سب مسئلے شرح وقایہ مین ہین مسئلہ ایک صائم نے ریشم کا کام

اور اوسنے ریشم منہ مین ڈالا اور ہری یا زردی یا سرخی رنگ اوسکی نکلی اور تھوک مین ملی اور تھوک سبز یا زرد
یا سرخ ہو گیا تب اوس تھوک کو اوسنے نگلا اور اوسکو روزہ اپنا یاد ہے تو اوسکا روزہ فاسد ہوگا یہ کنز العباد سے
ہے **فصل تیسری روزیکے مکروہات کے بیان مین** مسئلہ مکروہ ہے روزہ
دار کیواسطے کسی چیز کا مزا چکھنا اور چبانا مگر لڑکے کیواسطے جسوقت کہ ضرورت پڑے یعنی کوئی چیز اسطرح کی
نملے کہ بغیر چبائے ہوئے لڑکے کو کھلا سکے اور مکروہ ہے بوسہ لینا جسوقت کہ جماع سے بے دہشت ہووے
مسئلہ اور سرمہ دینا اور موچھ مین تیل لگانا اور مسواک کرنا اگرچہ ظہر کے بعد ہووے مکروہ نہین ہے یہ شرح
اور اوس مین ہے مسئلہ مسواک کرنا تر ہووے خواہ خشک ظہر کے قبل خواہ بعد کچھ دہشت نہین ہے یہ شرح
اور اوس مین ہے مسئلہ اگر کسی عورتکا مرد بدخو ہووے کہ نمک کی زیادتی کیواسطے لڑائی کرے تو اوس وقت
اگر نمک چکھے تو مکروہ نہووے یہ عمدۃ الاسلام مین ظہیری سے لکھا ہے اور یہی مضمون کا شرح اور اوس
مین ہے مسئلہ مکروہ ہے دو روزے رکھنا اسطرح کہ اون دونو کے بیچ مین افطار نکرے اور مکروہ ہے
صوم الصمت اور اسکی یہ معنی ہین کہ روزہ رکھے اور بات نکرے چپکا رہے اسواسطے کہ یہ مجوس کا کام
ہے یہ مضمون شرح اور اوس مین ہے مسئلہ مکروہ ہے روزہ دار کو بغیر وضو کے کلی کرنا یہ شرح اور اوس مین بھی
ہے لکھا ہے مسئلہ جو بڈہا ضعیف کہ کمزوری کے سبب روزہ رکھنے سے عاجز ہووے تو وہ روزہ
نرکھے اور ہر روز ایک مسکین کو کھانا دیوے عید فطر کے صدقہ کیطرح اور عید الفطر کے صدقے کا بیان آگے
آویگا انشاء اللہ تعالی اور جب اوس بڈہے کو روزہ رکھنے کی طاقت ہووے تب اوس روزے کی قضا ادا
کرے یہ شرح وقایہ مین ہے مسئلہ اور عورت حاملہ اور عورت دودہ پلانے والی جس وقت کہ اپنی جان یا
بچے کی جان کا خوف رکھے یا مریض ہووے اپنے مرض کی زیادتی کا خوف کرے یا مسافر ہووے تو یہ چارو
افطار کرین اور جب ان چارونکا عذر دفع ہووے تب روزیکی قضا ادا کرین بغیر صدقے کے یہ شرح وقایہ مین ہے
مسئلہ اور جس مسافر کو روزہ رکھنا نقصان نکرے تو اوسکو روزہ رکھنا مستحب ہے اور نقصان کرے تو اوسکو افطار کرنا

صفحہ شرح وقایہ میں ہے مسئلہ اور جو شخص کہ سفر میں مر گیا تو اوسکے روزے کے بدلے میں صدقہ نہ دیا جاویگا اور اگر بیمار رہتا اور
اچھا ہوا یا مسافر رہتا اور مقیم ہوا تب مرا تو اوسکے روزونکے بدلے میں اوسکا ولی صدقہ دیوے یہ اسطور پر کہ اگر وہ شخص صحت
اقامت کی بعد اوسکے جتنے روزے فوت ہوئے تھے اوتنے روزونکی مدت جیا ہووے تو اوسکے سب روزونکے بدلے صدقہ دیوے
اور اگر اوتنے روز نہیں جیا تو جتنے روز تندرست اور مقیم رہا اوتنے ہی روزونکے روزے کا صدقہ دیوے
اوسکی صورت یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص کے دس روزے سفر میں یا بیماری میں فوت ہوے اور وہ شخص رمضان
کے بعد دس روز مقیم یا تندرست رہا تب مرا تو اوسکے دسون روزونکے بدلے صدقہ دیا جاویگا اور اگر
رمضان کے بعد پانچ روز مقیم یا پانچ روز تندرست رہا تب بعد اوسکے مرا تو اوسکے پانچ ہی روزونکے بدلے کا
صدقہ دیا جائیگا اور صدقہ دینے کیواسطے یہ شرط بھی ہے کہ وہ شخص مرتے وقت کسی سے وصیت کر گیا
ہووے ایسے روزونکے بدلے صدقہ دینا اور اوسنے جسقدر مال چھوڑا ہے اوسکے مال کے تیسرے حصے میں سے
ادا کیا جاویگا یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے مسئلہ اور صدقہ ایک وقت کی نماز کا ایک روزہ کے
صدقے کے برابر ہے یعنی ہر وقت کی نماز کے بدلے ایک روزے کے صدقے کے برابر صدقہ دیوے یعنے
کوئی شخص مر گیا اور اوسکی نمازیں فوت ہوئی تھیں تو اوسکے ولی اسقدر صدقہ دیوین اوسکے مال میں سے
اور اوس میں بھی شرط ہے کہ وصیت کر گیا ہووے مرتے وقت مسئلہ اور رمضان کے قضا چاہیے برابر لگا
تار ادا کرے اور چاہے تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کرے اور اگر دوسرا رمضان آجاوے تو اوسی رمضان کا روزہ رکھے
تب بعد رمضان کے پہلے روزے کی قضا کرے بغیر صدقے کے یعنی اوسکو صدقہ دینا نہوگا یہ شرح وقایہ میں ہے
مسئلہ اگر مستحب ہے کہ برابر لگاتار قضا ادا کرے جسمیں اوسکے گناہ سے وہ جب جلدی ساقط
ہو جاوے یہ مضمون عمدۃ الاسلام کا ہے مسئلہ اور مردیکا ولی مردیکے روزے کے بدلے روزہ
نہ رکھے اور اوسکی نماز کے بدلے نماز نہ پڑھے یہ شرح وقایہ میں ہے مسئلہ اور نفل کا روزہ
جب کبھی شروع کیا تب اوسپر اوسکا تمام کرنا فرض ہو جاتا ہے اور اگر اوس روز کو توڑے تو اوسپر

قضا اوس روزہ کی فرض ہووے مگر جس ایام مین روزہ رکھنا منع ہے اگر اوس ایام مین نفل کا روزہ رکھا تو
اوسکا تمام کرنا فرض نہو دیگا اسواسطے کہ اوس ایام مین روزہ رکھنا گناہ ہے پہر گناہ کرنا کسطرح فرض ہووے
اور جن ایام مین روزہ رکھنا منع ہے وہ پانچ روز ہین ایک عید الفطر کے دن اور دوسرے عید اضحی کے دن
اور تین روز اوسکے بعد یعنی ذی الحجہ کی گیارہوین بارہوین تیرہوین **مسئلہ** اور نفل کا روزہ بغیر عذر
نہ توڑے اور ضیافت کی عذر سے نفل کا روزہ توڑنا مباح ہے اور یہ حکم ضیافت کرنیوالے اور ضیافت کہانیوالے
دونو کیواسطے ہے یعنی نفل کا روزہ افطار کرنا ضیافت کے عذر سے دونو کیواسطے ہے یہ شرح وقایہ مین ہے
**مسئلہ** اگر رمضان کے دنونکو ایک لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا تو اوس روز باقی روز کچہ کہاوے نہووے
رمضانکی بزرگی کی سبب سے اور اوس روز کے روزہ کی قضا نہ ادا کرے اگرچہ دوپہر کے پہلے بالغ ہوا تہا
یا مسلمان ہوا تہا اور نیت روزہ کی تہی اور بعد نیت کے کچہ کہایا تب بہی نہ قضا کرے اسواسطے کہ صبح کو اوسپر
فرض نہ تہا اور اگر عورت حیض سے پاک ہوئی یا مسافر اپنی گہر آیا تو یہ دونو باقی روز نہ کچہ کہاوین نہ پیوین
اور اوس روز کے روزہ کی قضا ادا کرین یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے **مسئلہ** ایک مسافر نے افطار کی
نیت کی بعد اوسکے اپنے گہر آیا تب نفل روزہ کی نیت کی اور نیت کرنیکا وقت تہا یعنی دوپہر کے پہلے تو
وہ روزہ درست ہوا اور اگر وہ رمضان کا مہینا تہا اوسپر اوس روزہ کا پورا کرنا واجب ہو گیا اور اگر
اوسنے افطار کیا تو کفارہ نہین ہے اوسیطرح سے اگر مقیم نے رمضان کے دنونکو سفر کیا تو اوسپر بہی روزہ کا
پورا کرنا واجب ہو گیا اور اگر اوسنے افطار کیا تو کفارہ نہین ہے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے **مسئلہ**
چہہ عذر ہین کہ روزہ دار کو افطار کرنا مباح کر دیتے ہین **پہلے** سفر اور دوسرے وہ مرض جو روزے سے
زیادہ ہووے یا اوسکو ہلاک کرے **تیسرے** عورت کا حاملہ ہونا **چوتہے** دودہ پلانا مگر جب روزہ رکہنے سے
ان دونو عورتونکی جان کو یا اونکے لڑکے کو نقصان ہووے اور **پانچوین** بڑی شدت کی پیاس جس سے
ہلاک ہونیکا خوف ہووے اور **چہٹے** بڑی شدت کی بہوک جس سے ہلاک ہونیکا خوف ہووے یہ مسئلہ

شرح اور ادمین لکہا مسئلہ جسوقت غازی رمضان کے مہینے مین دشمن کے مقابل ہووے اور خوف کرے
کہ اوسکو روزہ کمزور کر دیوے گا تو اوسکے واسطے افطار کرنا افضل ہے اسواسطے کہ کمزوری کے سبب جو
خلل کہ دین مین ہوویگا یعنی وہ شخص کفاروں کے قتل کرنے سے باز رہیگا تو اوس خلل کا بدلا غیر اوسوقت کے
نہو سکیگا اور جو خلل کہ افطار کے سبب سے رمضان کے روزے مین ہوویگا تو اوسکا بدلہ دوسرے
ایام مین ہو سکیگا تو اسواسطے افطار کرنا افضل ہوا یہ شرح اور ادمین سے لکہا **فائدہ** غازی کہتے ہین
اون مسلمانونکو جو کفاروں سے دین کیواسطے لڑائی کرتے ہین **مسئلہ** مستحب ہے روزہ رکہنا ایام بیض مین
ایام بیض کہتے ہین ہر مہینے کی تیرہوین چودہوین پندرہوین کو مگر ذی الحجہ کی تیرہوین کو نرکہے یہ شرح اور ادمین لکہا

## فصل چوتہی اعتکاف کے بیان مین

اعتکاف سنت موکدہ ہے اور اعتکاف کے معنی
یہ ہین کہ اعتکاف کی نیت کرکے دیرتک رہنا روزہ دار کا مسجد مین جسمین جماعت ہوتی ہے اور کم
مدت اوسکی ایک روز ہے تو پہر جو کوئی اعتکاف کرے اور ایک روز تمام ہونیکے پہلے چہوڑ دیوے تو اوسپر قضا اوسکی
فرض ہے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے **مسئلہ** اعتکاف سنت موکدہ ہے اسواسطے کہ نبی علیہ السلام اعتکاف
کرتے تہے رمضان کے اخیر عشرے مین یہ مضمون شرح اور اد اور ہدایہ مین ہے **مسئلہ** محیط مین لکہا ہے کہ
اعتکاف دو قسم ہے پہلی قسم نفل اور نفل کے یہ معنی ہین کہ اعتکاف شروع کرے اور اپنے اوپر واجب نکرے
اور دوسرا واجب اور اوسکے یہ معنی ہین کہ اپنے اوپر اعتکاف واجب کرے خلاصہ یہ ہے کہ واجب وہ ہے
کہ اعتکاف کی نذر کرے مثلاً یہ کہے کہ مین اللہ کیواسطے اعتکاف کرونگا ایک روز یا ایک مہینے یا ایک برس اور
نفل وہ ہے کہ مسجد مین اعتکاف کی نیت سے داخل ہووے اور اپنے اوپر واجب نکرے اور یہی مضمون
شرح اور اد کا ہے **مسئلہ** اور معتکف مسجد مین سے باہر نہ نکلے مگر حاجت انسانی کے واسطے جسطرح
پیشاب یا پاخانہ ہے یا جمعے کیواسطے آفتاب ڈہلے نکلے اور جسجگہ مکان جامع مسجد سے دور پڑے
تو وہ ایسے وقت جاوے کہ جمعہ پاوے اور سنتین پڑہے جمعے کے پہلے چہ رکعت وتحیۃ المسجد اور چار رکعت

سنت قبل جمعہ خواہ فقط چار ہی رکعت سنت قبل جمعہ اور جمعہ کے بعد چھ رکعت سنت پڑھے خواہ چار ہی رکعت

**مسئلہ** اور اسقدر پہلے اور پیچھے زیادتی کرنا معتکف کا جامع مسجد میں اعتکاف کو فاسد نہیں کرتا ہے یہ شرح وقایہ میں ہے اور یہی ہدایہ میں ہے کہ اگر معتکف جامع مسجد میں جمعہ اور اوسکے قبل کے بعد کی سنت پڑھکر زیادہ ٹھہر رہا تو اوسکا اعتکاف فاسد نہ ہوگا اسواسطے کہ جامع مسجد میں بھی اعتکاف کی جگہ ہے مگر یہ عیب ہے اسواسطے کہ اوسنے ایک مسجد میں اعتکاف ادا کرنا مقرر کیا تھا سو دوسری مسجد میں بغیر ضرورت کے اعتکاف ادا کیا

**مسئلہ** اور اگر بغیر عذر کے مسجد میں سے ایک ساعت بھی باہر نکلے تو اعتکاف باطل ہو جاوے اور کھاوے اور پیوے اور خرید کرے مسجد میں بغیر سودا حاضر کیے ہوئے یعنی سودا لا کر نہ بیچے اور معتکف کے سوا کوئی دوسرا یہ کام نکرے اور چپ نرہے اعتکاف میں ورنہ نیک بات کہے سوای کچھ بولے یہ شرح وقایہ میں ہے

**مسئلہ** مکروہ ہے اعتکاف میں بالکل چپ رہنا اور مستحب ہے اللہ کا ذکر یہ کنز العباد میں سراجیہ سے لکھا ہے

**مسئلہ** اور اعتکاف کو باطل کرتی ہے وطی اگرچہ انکو بھول سے ہووے اور معتکف کا وطی کرنا غیر فرج میں اور بوسہ لینا اور عورت کا چھونا اور اگرچہ منزل ہووے تو اعتکاف کو باطل کرتا ہے اور اگر منزل نہووے تو اعتکاف باطل نہ ہوتا اگرچہ یہ کام اعتکاف میں حرام ہے یہ شرح وقایہ میں ہے اور یہی ہدایہ میں ہے اور یہی لکھا ہے فائدہ وطی کہتے ہیں جماع کو

**مسئلہ** اور عورت کیواسطے اعتکاف اسکی گھر میں کی مسجد میں ہے اور گھر میں کی مسجد سے وہ مقام مراد ہے جو نماز کیواسطے مقرر ہے اسواسطے کہ اوسکے واسطے اوس مکان میں پردہ ہے اور اگر اعتکاف کرے جماعت کی مسجد میں تب بھی درست ہے یہ [illegible] میں کافی سے لکھا ہے

**مسئلہ** عورت کو نہیں لائق ہے کہ اپنے شوہر کے بغیر اذن اعتکاف کرے یہ کنز العباد میں سراجیہ سے لکھا ہے اور جس شخص نے اپنے اوپر اعتکاف کئی روزنکا واجب کیا تو اوسپر دنوں کی راتوں میں بھی اوسکو اعتکاف کرنا واجب ہو گیا برابر لگاتار اگرچہ اوسنے برابر لگاتار اعتکاف کرنیکی نیت نہیں کی تھی یہ مضمون شرح وقایہ اور ہدایہ اور مختصر قدوری کا ہے

**مسئلہ** اور دو روز کی نیت کی تو دو رات اور دو روز کی رات بھی داخل ہوجاویگی

## فصل پانچویں صدقہ فطر کے بیان میں

**مسئلہ** صدقہ فطر کا گیہوں یا اوسکے آٹے

یا انکے ستو سے یا سوکھے انگور سے آدھی صاع اور خرما یا اوسکے آٹے سے ایک صاع اور وہ صاع جسمیں
آٹھ رطل ماش یا مسور سماوے یہ شرح وقایہ میں ہے **فائدہ** اور اس صاع سے مراد صاع عراقی ہے اور صاع
عراقی چار من کا ہے اور من چالیس استار کا اور استار ساڑھے چار مثقال کا ہے استار کی معنی سیر کی اس حساب سے
من ایکسو اسی مثقال کا ٹھہرا یہ شرح وقایہ میں ہے **فائدہ** اور مثقال بیس قیراط کا ہوتا ہے اور قیراط پانچ جو کا یہ شرح
وقایہ کی باب زکوۃ الاموال میں ہے **فائدہ** صاع آٹھ رطل کا ہے اور ہر رطل تیس سیر کا اور ہر سیر ساڑھے چھ درم
شرعی کا تو اس حساب سے صاع ایکہزار اور چالیس درم شرعی کا ٹھہرا اور ایک درم چودہ قیراط کا ہے اور
ایک قیراط پانچ جو کا تو اس حساب سے ایکدرم ستر جو کا ہے اور گھونگچی کے حساب سے ایکدرم تینتیس گھونگچی ایکجو کا
ہے یہ مضمون شرح اوراد کا ہی **فائدہ** ایک صاع کا بہتر ہزار اور آٹھ سے جو ہوا اور اسقدر جو کی چوبیس ہزار دو سو
چھیاسٹھ رتی ہوتین دو جو اوپر اور رتی ہوتی ہے تین جو کی اور اسقدر رتی کا تین ہزار اور تینتیس ماشہ ہوا اور دو رتی
اور دو جو اوپر اور ماشہ ہوتا ہے آٹھ رتی کا اور اسقدر ماشہ کا دو سو باون تولہ ہوا نو ماشے اور دو رتی
اور دو جو اوپر اور تولہ ہوتا ہی بارہ ماشے کا اور اسقدر تولے کا تین سیر ہوا اڑھائی چھٹانک تین ماشے دو رتی
دو جو اوپر یعنی ایک صاع کا تین سیر ہوا بارہ تولے نو ماشے دو رتی دو جو اوپر اور یہ حساب جونپوری سیر کا
اور جونپوری سیر چھیانوے روپیہ بنارسی کا ہے اور بنارسی روپیہ دس ماشے کا ہے اسلئے اپنے شہر کے
سیر کا حساب جیسا ہے سو تو اس سے لگا لیوے اسی واسطے ہمنے تولہ بھی لکھدیا ہے کیونکہ تولے سے سیر بنا لینا
آسان ہے اور تولہ سب شہر والے سمجھ جاتے ہیں **مسئلہ** اور صدقہ فطر کا واجب ہے اوس شخص پر جو حر
ہووے یعنی آزاد ہووے کسیکا غلام نہووے اور مسلمان ہووے اور وہ شخص مالک ہووے نصاب
زکوۃ کا اور وہ نصاب زیادہ ہووے اوسکے رہنے کے گھر سے اور اوسکے لباس سے اور اوسکے
گھر کے اسباب سے اور اوسکے سواری کے گھوڑے سے اور اوسکے ہتیار سے اور اوسکے غلام سے جو خدمت
کیواسطے ہیں اگرچہ اوس شخص کو مال ملے ہووے ایک برس نہ گذرا ہووے بخلاف اوس نصاب کے

جنہین زکوۃ دینا واجب ہوتا ہی کیونکہ اوس نصاب مین شرط ہے کہ مال بڑہے کے روز سے ایک برس تک رہے
تب زکوۃ دے اور صدقہ فطر دینے کیواسطے شرط نہین ہے اور ایسے شخص پر جس پر صدقہ فطر کا واجب ہے صدقہ زکوۃ
لینا حرام ہے کہ یہ مضمون ہدایہ اور شرح وقایہ کا ہی **فائدہ** اور نصاب زکوۃ کہتے ہین بیس مثقال کے حساب سے بیس
مثقال سونے کو اور ایک مثقال سو جو کا اور چاندی کی حساب سے دو سو درم کو تو پہر جو شخص اسقدر مال کا مالک ہووے
تو اوسپر قربانی کرنا اور صدقہ فطر کا دینا واجب ہوتا ہے **مسئلہ** اور جس شخص پر صدقہ فطر کا واجب ہے وہ ادا کرے
اپنی جان کیواسطے اور اپنے چہوٹے لڑکے کیطرف سے اگر وہ لڑکا مالک نصاب کا نہ ہووے اور اپنے غلام لونڈی
کیطرف سے جو خدمت کیواسطے ہین اگرچہ مدبر ہووے یا ام ولد ہووے یا کافر ہووے اور اپنے جورو کیطرف سے
اور بڑے لڑکے کیطرف سے صدقہ نہ دیوے اور نہ اپنے چہوٹے لڑکی کی طرف سے جو مالک نصاب کا ہے
نہ دیوے بلکہ اوسکے مال ہی مین سے دیوے اور مکاتب کیطرف سے اور اوس غلام کیطرف سے جو سوداگری
کیواسطے ہے نہ دیوے اور اوس غلام کیطرف سے جو بہاگنے والا ہے نہ دیوے مگر جب وہ بہاگنے
کے بعد پہر آیا ہووے تو اوسکی طرف سے دیوے اور جو ایک غلام یا بہت غلام دو شریک کے بیچ مین
ہووین تو اون غلامون کیطرف سے کسی شریک پر صدقہ واجب نہووے اور صدقہ فطر کا واجب ہوتا ہے
عید الفطر کے صبح ہونے سے تو پہر جو شخص مسلمان ہوا یا پیدا ہوا عید الفطر کے صبح ہونیکے پہلے تو اوسکے
واسطے واجب ہوتا ہے اور صدقہ فطر کا واجب نہین ہوتا ہے اوسکیواسطے جو عید الفطر کی رات کو مرا یا جسنے
صبح ہونیکے پہلے چاند رات کو مرا یا مسلمان ہوا یا پیدا ہوا عید الفطر کی صبح ہونیکے بعد تو ان دونون پر صدقہ
واجب نہین ہوتا ہے اور اگر صدقہ فطر کا پہلے سے دیوے تو درست ہے اور مستحب ہے صدقہ
فطر کا صبح ہونیکے بعد جلدی ہی دینا اور اگر تاخیر کرے صدقہ دینے مین تو اوسکے کندہے سے صدقہ
ساقط نہووے بلکہ دینا ہی ہووے **مسئلہ** اگر کوئی مسافر یا مریض یا عورت حاملہ یا عورت دودہ پلانے والی
رمضان کا افطار کرے تو ان سبہون کے کندہے سے صدقہ فطر کا ساقط نہووے یہ عمدۃ الاسلام

مین ہے مسئلہ عمدۃ الاسلام مین سراجی سے لکہا ہے کہ صدقہ فطر کا دینے مین تین چیز کا فائدہ ہے ایک تو
قبول ہونا روزے کا اور دوسرے نجات پانا موت کی وقت جانکندن کی ایذا سے اور تیسرے نجات ہونا
قبر کے عذاب سے

## فصل چھٹی قربانی کے بیان مین

مسئلہ ایک بکری کی قربانی کرنا ایک ہی
آدمی سے درست ہے اور ایک گاے یا ایک اونٹ قربانی ایک آدمی سے بہی درست ہے اور اگر سات آدمی تک
شریک ہو کر ایک گاے یا ایک اونٹ قربانی کرین تب بہی درست ہے مگر جبکہ ساتون آدمی ایسا ہو تو ان
قیمت کا دیوین اور اگر ساتون شریک مین سے ایک بہی ساتوین حصے سے کم قیمت دیویگا تو کسیکی قربانی نہ درست
ہوگی یہ شرح وقایہ مین ہے مسئلہ اور قربانی اونٹ اور گاے یا بہینس اور بکری سے درست ہے یہ قدوری مین ہے
فائدہ دنبہ اور بہیڑ بکری کے حکم مین داخل ہے اور بہینس گاے کی جنس مین داخل ہے مسئلہ اور قربانی گاے کو
شریک لوگ تولکر تقسیم کرین اٹکل سے نہین مگر جب گوشت کے ساتہ پایہ اور چہڑا بہی ملاکر تقسیم کرین تو درست ہے اسطرح پر
کہ ہر ایک کے حصے مین گوشت اور کچہ پایہ یا کچہ چہڑا ہووے اور خواہ ایک حصے مین گوشت اور پایہ ہووے اور دوسرے
حصے مین گوشت اور چہڑا ہووے یہ شرح وقایہ مین ہے مسئلہ اور اگر ایک شخص نے قربانی کیواسطے ایک گاے خریدی
اور خریدنیکے بعد چہ آدمی اور بہی شریک ہوگئے تو درست ہے اور یہ شریک ہونا خریدنیکے پہلے مستحب ہے کیونکہ
خریدنیکے بعد شریک ہونا مکروہ ہے یہ شرح وقایہ مین ہے مسئلہ اور قربانی واجب نہین ہے مگر اوسپر جسپر
فطر کا واجب ہو اور صدقہ فطر کی واجب ہونیکا بیان اوپر گذرچکا اور قربانی جو واجب ہے سو حضرت کی قربانی ہے کہ انہونے
فرمایا مَنْ وَجَدَ سَعَةً وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا اسکے یہ معنی کہ جو شخص کہ مقدور والا ہووے
اور قربانی نکرے تو وہ ہمارے عیدگاہ مین نآوے اور قربانی اپنی ہی جان سے واجب ہے اپنے چہوٹے لڑکے کیطرف سے
نہین یا لڑکے کیطرف سے لڑکے کی مال یا اوسکا باپ یا اوسکا وصی قربانی کرے اور لڑکا آپہی گوشت کہاوے
اور جو اوسکے کہانے سے باقی رہے تو اوس گوشت کو اوس چیز سے بدلے کہ اوس چیز سے لڑکا فائدہ پاوے
مثلاً لباس یا موزہ یہ شرح وقایہ مین ہے فائدہ اور وصی کے یہ معنی کہ مثلاً ایک لڑکے کا باپ مرنے لگے

اور کسی شخص کو مولڑ کا سونپ دے تو جسکو لڑکا سونپا ہے وہی شخص وصی ہے مسئلہ اور قربانی کا اول وقت عید
کی نماز کے بعد ہی اگر شہر مین قربانی کرے اور اگر شہر کے سوا دوسرے مکانمین قربانی کرے تو نحر کے روز کی صبح ہونے کے
بعد اور نحر کا روز ذی الحجہ کی دسوین تاریخ کو کہتے ہین اور قربانی کا آخر وقت ذی الحجہ کی بارہوین تاریخ غروب آفتاب کے
ڈوبنے تہوڑا اسا پہلے تک ہے اور جو شخص کہ قربانی کے اول ایام مین صاحب مال تہا اور آخر ایام مین فقیر ہو گیا تو اوسپر قربانی
نہ واجب ہوویگی اور اگر پیدا ہوا اوسکی شکم سے قربانی کے آخر روز مین تو اوسپر قربانی نہ واجب ہوویگی اور اگر قربانی کے
آخر روز مین مر گیا تو اوسپر قربانی نہ واجب ہوگی یہ شرح وقایہ کا مضمون ہے مسئلہ شرح وقایہ مین ہے کہ مکروہ ہے
ذبح کرنا رات کیوقت اور یہی مضمون کنز العباد مین ہدایہ سے لکہا ہے کہ رات کو ذبح کرنا درست ہے مگر مکروہ ہے اسواسطے
کہ شبہہ ہے کہ اندہیری رات مین ذبح کرنے مین غلطی ہووے مسئلہ اور اگر قربانی ترک کی اور اوسکا ایام گذر گیا تو
جس شخص نے نذر کی ہے کہ مین قربانی کرونگا یا فقیر ہووے اور قربانی کیواسطے جانور خرید کیا ہووے اس صورت مین
لازم ہے کہ دونون زندہ جانور صدقہ کرین اور اگر صاحب مال ہووے تو قیمت جانور کی صدقہ کرے جانور خرید کیا ہو
یا نہین اسواسطے کہ اوسکے اوپر قربانی واجب ہی خرید کرے خواہ نہین یہ شرح وقایہ مین ہے مسئلہ اور درست ہے
چہ مہینے کا دنبہ قربانی کرنا اور چہ مہینے سے کم کا درست نہین اور اونٹ پانچ برس سے کم کا درست نہین اور گاے دو برس
یا زیادہ کی اور دو برس سے کم کی درست نہین اور بکری ایک برس یا زیادہ کی اور ایک برس سے کم کی
درست نہین اگر قربانی کا جانور منڈا ہووے یعنی بے سینگ کا یا خصیا ہووے یا دیوانہ ہووے تو قربانی کرنا درست ہے
اور اگر اندہا ہووے یا کانا ہووے یا بہت لاغر ہووے یعنی اسقدر لاغر ہووے کہ اوسکے ہڈیون مین مغز نہو وے
یا لنگڑا ہووے اسقدر کہ قربانی کرنیکی جگہ تک نہ جا سکے تو ان سب جانورونکو قربانی کرنا درست نہین اور لاغر کے معنے
ولایہ شرح وقایہ مین ہے مسئلہ اور جس جانور کا ایک ہاتھ یا ایک پانون کٹا ہووے یا اوسکا کان تیسرے حصے سے زیادہ
کٹا ہووے یا اوسکے دم تیسرے حصے سے زیادہ کٹی ہووے یا اوسکی آنکہ تیسرے حصے سے زیادہ کٹی ہووے یا اوسکا
تیسرے حصے سے زیادہ کٹا ہووے تو ان سب جانورونکو قربانی کرنا درست نہین یہ شرح وقایہ مین ہے

مسئلہ اور قربانی کرنیوالا قربانی کے گوشت میں سے آپ کھاوے اور غنی اور فقیر کو کھلاوے اور جمع کر رکھے
یہ قدوری اور ہدایہ کا مضمون ہے اور یہی مضمون شرح وقایہ کا ہے فائدہ تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر صاحب
مال کو کوئی قربانیکا گوشت دیوے تو اوسکو لینا درست ہی مسئلہ اور مستحب ہے تصدق کرنا قربانیکا تیسرا حصہ کو
اور عیال دار کو صدقہ نکرنا بہتر واسطے کہ لڑکے بالے فراغت سی کھاوین اور ذبح کرنا اپنے ہاتھ سے اگر بخوبی ذبح کر سکے
اور اگر بخوبی ذبح نکر سکے تو دوسریکو حکم کرے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے مسئلہ اور قبلے کی طرف اوس جانور کا
منہ کر دیوے اور ذبح کیوقت بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَإِلَيْكَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي
وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ
تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اور فلان بن فلان کی جگہ پر قربانی کرنیوالے اور اوسکے باپ کا نام لیا جاوے مثلاً
اسطرح کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اور ذبح کرکے چھوڑ دیوے جب سرد ہووے تب اوسکی کھال کھینچے
اور گوشت بناوے یہ مضمون کنز العباد کا ہے

## فصل ساتوین عقیقے کے بیان مین

مسئلہ شرعۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ حدیث مین آیا ہے کہ عقیقے کا یہ حق ہے کہ بیٹا پیدا ہووے تو دو بکری اور بیٹی پیدا
ہووے تو ایک بکری ذبح کرے اور نبی علیہ السلام نے اپنی طرف سے عقیقہ کیا ہے نبی ہونیکے بعد اور عقیقے
کے ذبح کرتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ عَقِيقَةُ ابْنِي فُلَانٍ دَمُهَا بِدَمِهِ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهِ وَعَظْمُهَا
بِعَظْمِهِ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهِ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لِابْنِي مِنَ النَّارِ
بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اور فلان کی جگہ پر اوس لڑکیکا نام لیوے اور عقیقے کی ہڈی نتوڑے یعنے
اوسکو پکاوے پورا پورا عضو اور دائی کو ایک ران دیوے اور اوسکو تصدق کرے اور عقیقہ پیدا
ہونیکے ساتوین روز یا چودہوین روز یا اکیسوین روز کرے اور لڑکیکا سر منڈوا دیوے اور اوسکے بالکے
وزن برابر چاندی تصدق کرے مسئلہ اور جو شرط اور احکام کہ قربانیکے جانور میں ہے وہی عقیقے میں
ہے اور لڑکیکے داہنے کان میں اذان اور بائین میں اقامت کہی جاوے اور منہ اسکا خرما یا دوسری شیرینی

پھر جب سر منڈاوے اوسکے ناخون کٹادے یہ شرح مشکوۃ مین ہے مسئلہ کنز العباد مین لکھا ہے کہ بیٹا پیدا ہو تو
دو بکری اور لڑکی ہووے تو ایک بکری کرے اور اگر بیٹا ہونے مین ایک ہی بکری کرے تو کچھ دہشت نہین
مسئلہ مستحب ہے کہ جب لڑکا بولنے لگے تب پہلے لا الہ الا اللہ اوسکو سکھلاوے اسواسطے
کہ اوسکی پہلی بات کلمہ ہووے واللہ اعلم بالصواب اب اس فقیر گنہگار نے اس کتاب کو تصنیف
کرنیکی پس بعد حج کے سفر سے پہونچے ہوے ۱۲۵۳ ہجری مین چہوایا تہا سو اب بعضے مقام پر مضمون
مسائل کہ لیے کچھ لفظین زیادہ کین اور دو چار مسئلے ضروری جو چہوٹ گئے تہے سو اونکو اونکے مقام پر
داخل کیا جسکے پاس یہ کتاب ہووے سو اسکے موافق اپنی کتاب کو درست کرے یا رب العالمین جو کوئی اس
کتاب مین [illegible] ہو اوسکو بخشدے اور اس کتاب کے پڑہنیوالونکو اپنا مقبول کر اور اونکے گناہونکو
بخشدے اور [illegible] ذہن کو کہولدے اور اونکو کچھ مسئلہ دان کر اور اونکا دونون جہان مین بہلا کر اور اونپر
اور سب مومن مردون اور عورتون پر رحمت کر آمین رب العالمین

خاتمة الطبع

الحمد للہ کہ کتاب مفتاح الجنۃ مشحون مسائل فقہیہ اردو زبان عام فہم
از تصنیفات فاضل لوذعی مولوی کرامت علی
حسب فرمائش مطبع نامی نامہ منشی نولکشور
واقع لکھنؤ ماہ رجب ۱۲۸۴ ہجری
مطابق ماہ نومبر ۱۸۶۷ عیسوی
طبع ہوئی

